~~یہ کتاب محسن کاظمی کی ہے~~

فوٹو کاپی بشکریہ برادر محسن کاظمی

مجالس حسینیہ

ایک قدیم کتاب

ومولی الکونین ابو الفضل السید **ناصر حسین** لا زالت شموس افاداتہم طالعۃ واقمار افاضاتہم لامعۃ خدمت مین مومنین بالیقین وتابعین شریعت حضرت سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی ابنائہ الطاہرین کی عرض کرتا ہی کہ عنفوان شباب مین تحصیلاً للثواب وابتغاءً لمرضاۃ رب الارباب بعد ترجمہ کرنے اور چھپوانے مجلد عاشر بحار الانوار کے کہ حالات حضرت خامس آل عبا سید الشہدا علیہ آلاف التحیۃ والثنا پر بتفصیل مشتمل ہی اس حقیر سراپا تقصیر کو یہ خیال ہوا کہ اس زمانہ مین کہ طوفان جہالت عام ہی اور اکثر ذاکرین بسبب ناواقفیت کے روایات باطلہ اور احادیث موضوعہ کہ جنکا کتب معتبرۂ علما و محدثین مین کہین پتہ نہین ملتا برابر منبرون پر پڑھتے ہین اور کتابون مین جمع کرتے ہین حالانکہ ایسی کتابون کا تالیف وتصنیف کرنا اور انکا شائع کرنا خلاف حکم خدا و رسول و امام اور سبب شماتت مخالفین مذہب اسلام اور باعث ہتک حرمت اہلبیت کرام ہی بعض حضرات ذاکرین فرماتے ہین کہ ہم اگر ایسی روایات نہ پڑھین تو کیا کرین روایات صحیحہ ومعتبرہ مبکی نہین ہین حالانکہ یہ امر بالبداہتہ غلط ہی بلکہ مصائب حضرت سید الشہدا ع جو کہ کتب معتبرۂ فریقین مین وارد ہوے ہین وہ ایسے مبکی ہین کہ تمام اہل خبرت اس سے واقف ہین پھر کیا وجہ ہی کہ باوجود پائے جانے ایسے کتب معتبرہ کے مضامین باطلہ عوام الناس مین شہرت دیے جائین اور وہ احادیث کہ جنکی نقل مین علماے فریقین اور علی الخصوص علماے اہل تشیع کا اتفاق ہی ترک کیے جائین بناءً علیہ کمترین نے وہ روایات کہ جنپر اکثر علماے شیعہ کا اتفاق ہی یا وہ کہ جو کتب معتبرۂ علما مین مذکور و ماثور ہین اور وہ روایات نہایت مبکی بھی ہین کتب معتبرہ سے انتخاب اور ترجمہ کرکے اس کتاب کو مرتب کیا اور **منتخب المصائب** المعروف بہ **مجالس حسینیہ** نام رکھا امید حضرات علماے اعلام اور محدثین عظام سے یہ ہی کہ اگر بسبب سہو ونسیان کے کہ مقتضاے بشریت ہی کسی مقام پر غلطی پائین تو اصلاح فرمائین ع العذر عند کرام الناس مقبول۔

مجلس اول اشعار پیش خوانی وحدیث افضلیت حسنینؑ از روے حسب و نسب برتمام عالم وقصد سفر حضرت سید الشہدا از مدینہ ومختصر حال شہادت و خبر شہادت رسیدن بمدینہ

...م است کہ آثار محشر است
...ین ہمہ خون شد ز دیدۂ لش...
بہر جہان دہد خبر گریہ و بکا
از بہر یادآوری گریہ آسمان
کردند آنکہ قصد چنین ظلم اہل کین
این سرخی شفق کہ پدید است صبح و شام
از بسکہ شد چنین ستم و جور زیر او
تا آنکہ منکران نتوانند خفیہ کرد
از بہر پاکیان شہیدان کربلا
تاثیر کرد در جبل و دشت و بام و در
در جن والنس و دام و دد و در وحوش و طیر
گل جامہ چاک و بلبل شیدا بشور و شین
آن سینہ و گلو کہ بوسید مصطفٰے
آن لب کہ بارہا چو شکر مصطفٰے مکید
آن سر کہ بود تاج سر عرش کارگار
کردند باغ فاطمہؑ تارا

بر آسمان ہلال کہ بر چرخ خنجر است
گویا کہ از پی رگ جان مثل نشتر است
آری ہلال نیست خطیبی بہ منبر است
انگشت سوی مقتل سبط پیمبرؐ است
انگشت در دہن ز عجب چرخ اخضر است
آثار خون گریستن چرخ اخضر است
این طوق خون بگردن چرخ ستمگر است
خون ہمہ شہید عیان تا بہ محشر است
رنگ شفق ز قصۂ شان یاد آور است
آن غم کدام غم غم سبط پیمبرؐ است
در خاک و باد و آتش و در بحر و در بر است
باد صبا ز فرط الم خاک بر سر است
آن سینہ ہست و شمر و گلو ہست و خنجر است
چوب یزید و آن لب و دندان اطہر است
گہ در تنور و گہ بشجر گاہ بردر است
نی غنچہ و گل ہست نہ سرو و صنوبر است

آن گل کہ بر مزار نبیؐ بود جاے او	اکنون ببین بمارہ بر خاک بستر است
آن دُر کہ بود زیب دو گوش فاطمہؑ	در خاک و خون فتادہ چو یاقوت احمر است

فِی کِتَابِ الرَّوْضَۃِ وَغَیْرِہٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّہٗ قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّ ذَاتَ یَوْمٍ خُطْبَۃً بَلِیْغَۃً فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ لَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ جَدًّا وَجَدَّۃً قَالُوْا بَلٰی کتاب روضہ وغیرہ مین ابن عباس رضؓ سے منقول ہی کہ ایک روز جناب رسالتمآبؐ نے ایک خطبۂ بلیغہ ارشاد فرمایا اثناے خطبہ مین بیان کیا کہ ای گروہ مسلمین آیا آگاہ کرون مین تم کو انسے کہ جو بہترین خلق ہین نسب مین اپنے نانا اور نانی کی طرف سے سب اصحاب نے عرض کیا کہ البتہ یارسول اللہ ہم سب امیدوار ہین ارشاد ہو قَالَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ فَاِنَّ جَدَّھُمَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَجَدَّتُھُمَا خَدِیْجَۃُ الْکُبْرٰی فرمایا اُن حضرتؐ نے کہ وہ بہترین خلق یہ دونون فرزند میرے حسنؑ وحسینؑ ہین کہ نانا اُنکے محمدؐ رسول اللہ ہین اور نانی اُنکی خدیجہ کبرٰی ہین فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ اَبًا وَاُمًّا قَالُوْا بَلٰی قَالَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ فَاِنَّ اَبَاھُمَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَاُمُّھُمَا فَاطِمَۃُ الزَّھْرَاءُ بِنْتُ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ آیا آگاہ کرون مین تمھین اُنسے جو بہتر ہین نسب مین ماں باپ کی طرف سے سب نے عرض کیا کہ ارشاد ہو یارسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ بہترین نسب یہ دونون فرزند ہین میرے حسنؑ وحسینؑ کہ باپ اُنکے علی بن ابیطالبؑ اور ماں اُنکی فاطمہ زہرا بنت محمد مصطفٰے ہی فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ عَمًّا وَعَمَّۃً قَالُوْا بَلٰی قَالَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ فَاِنَّ عَمَّھُمَا جَعْفَرُ نِ الطَّیَّارُ ذُوالْجَنَاحَیْنِ یَطِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ مَعَ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَعَمَّتُھُمَا اُمُّ ھَانِیْ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ آیا آگاہ کرون مین تم کو کہ کون بہترین خلق ہین نسب مین چچا اور پھوپھی کی طرف سے سب نے عرض کی کہ البتہ یارسول اللہ ہم سب امیدوار ہین ارشاد ہو فرمایا حضرتؐ نے کہ وہ بہترین خلق جانب عم اور عمہ سے یہی دونون فرزند ہین میرے حسنؑ وحسینؑ کہ چچا اُنکے جعفر بن ابی طالبؑ ہین جنکو خدا نے دو پر زمرد کے عطا فرمائے کہ جنت مین ہمراہ ملائکہ کے پرواز کرتے ہین اور پھوپھی انکی

حضرتؐ نے فرمایا

کہ آیا آگاہ کرون مین تم کو کہ کون افضل و بہتر ہی از روے نسب کے مامون اور خالہ کی طرف سے اصحاب نے عرض کی کہ ارشاد ہو یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ وہ فرزند میرے حسنینؑ ہین کہ مامون اُنکے قاسم بن محمدؐ اور خالہ اُنکی زینبؑ دختر رسولؐ خدا ہین ثُمَّ قَالَ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا وَجَدَّهُمَا وَجَدَّتَهُمَا وَخَالَهُمَا وَخَالَتَهُمَا وَعَمَّهُمَا وَعَمَّتَهُمَا وَهُمَا کُلُّهُمْ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ پھر حضرت نے فرمایا کہ ایہا الناس بدرستیکہ باپ اُنکے اور مان اُنکی اور نانا اُنکے اور نانی اور ماموں اور خالہ او چچا اور پھوپھی اُنکی اور خود یہ دونون فرزند میرے سب اہل جنت سے ہین اور مسکن ان سب کا بہشت ہی وَمَنْ اَحَبَّهُمَا فِی الْجَنَّةِ وَمَنْ اَحَبَّ مَنْ اَحَبَّهُمَا فِی الْجَنَّةِ اور ایہا الناس جو شخص کہ محبت رکھے میرے ان دونون نور چشمون سے وہ بھی بہشت مین ہوگا بلکہ جو شخص کہ محبت رکھے اُس سے کہ جو اُنسے محبت رکھتا ہی وہ بھی بہشتی ہی پس حضرات یہ جاے گریہ و بکا ہی کہ جو شاہزادے افضل و بہتر و بہتر ہون تمام عالم سے نسب و حسب مین اور محبت جنکی باعث نجات عذاب دوزخ سے ہو اور دوستی جنکی سبب ہو داخل ہونے بہشت کا واے ہو اُن اشقیا پر کہ جنھون نے ایک شہزادے کو زہر دغا سے شہید کیا اور نعش طہر پر اُنکی تیر باران کیے اور اُنھین قریب قبر اقدس جناب رسولؐ خدا کے دفن ہونے نہ دیا اور دوسرے شاہزادے کو آوارہ وطن کیا اور بمکر و دغا طلب کرکے صحراے کربلا مین ہر طرف سے محاصرہ کیا اور اُنھین مع عزیز و اقربا تشنہ لب مثل گوسفند قربانی کے ذبح کیا اور کسی نے بجز ظلم و ستم کے اُس امام مظلوم پر رحم نہ کیا چنانچہ ابن قولویہ علیہ الرحمہ نے بسند معتبر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جب امام حسینؑ نے ارادہ کیا کہ مدینہ سے باہر چلے جائین عورات مخدرات بنی ہاشم جمع ہوئین اور صدا بنوحہ و زاری بلند کی امام حسینؑ نے جب اُنکی نالہ و بیقراری ملاحظہ فرمائی کہا مین تمھین خدا کی قسم دیتا ہون کہ صبر کرو اور رونے پیٹنے سے ہاتھ اُٹھاؤ اُنھون نے کہا ای سید و سردار ہم گریہ و زاری سے کیونکر باز رہین حالانکہ آپ ایسا بزرگوار بحسرت و ناکامی ہم مین سے جاتا ہی

اور ہم بیکسون کو غریب و تنہا چھوڑے دیتا ہی اور انجام کار ہم نہین جانتے کیا ہوگا اب نالہ و زاری کس دن کے لیے رہنے دین قسم ہی خدا کی یہ دن ہمارے نزدیک مثل اُس روز کے ہی جس دن جناب رسولخدا نے دنیا سے انتقال کیا اور مثل اُس دن کے ہی جس روز جناب فاطمہؑ نے انتقال فرمایا اور مثل اُس روز کے ہی جس دن امیر المومنینؑ شہید ہوے اور مثل اُس روز کے ہی جس دن امام حسنؑ کو زہر دیا اور مثل اُس روز کے ہی جسدن رقیہؑ و زینبؑ و ام کلثومؑ نے وفات پائی ای محبوب قلوب مومنان ای یادگار بزرگواران خدا ہماری جانون کو آپ پر سے فدا کرے پس امام حسینؑ کی ایک پھوپھی تشریف لائین اور شیون و زاری کرکے کہا ای نور دیدہ مین گواہی دیتی ہون کہ اسوقت مین نے سنا جنات تم پر نوحہ کرکے کہہ رہے ہین شہید کربلا نے آل بنی ہاشم سے قریش کی گردنون کو ذلیل کیا وہ بزرگوار جو حبیب دل رسول خداؐ تھا اور ہرگز کوئی بدی اُس سے ظاہر نہوئی تھی اُسکی مصیبت نے بینی ہاے مردم کو خاک پر ملدیا اور نیکون کو ذلیل کیا پس اُن مخدرات حجرات طہارت و سیادت نے ایک آواز ہوکر مرثیہ ہاے جانسوز مصیبت امام حسینؑ مین پڑھے اور اشکہاے خونین آنکھوں سے جاری کرکے اُس امام مظلوم کو وداع کیا اور قطب راوندی علیہ الرحمہ وغیرہ نے روایت کی ہی کہ جب امام حسینؑ نے قصد کیا کہ مدینہ سے تشریف لیجائین ام سلمہؓ زوجۂ طاہرۂ رسولخدا سید الشہداؑ کے پاس آئین اور کہا ای فرزند گرامی اپنے عزم سفر عراق سے مجھے اندوہگین و ملول نکرو اسلیے کہ مین نے تمھارے جد بزرگوار سے سنا ہی کہ مکرر فرماتے تھے میرا فرزند دلبند حسینؑ زمین عراق پر تیغ جور اہل کفر و نفاق سے شہید ہوگا اور اُس زمین کا نام کربلا ہی امام حسینؑ نے فرمایا ای مادر محترم مین خود جانتا ہون کہ شہید ہونگا مگر مجھے کوئی چارہ بجز جانے کے نہین ہی اور بحکم خدا تعمیل کرتا ہون اور قسم ہی خدا کی مین جانتا ہون کہ کس روز شہید ہونگا اور کون مجھے شہید کریگا اور کس زمین پر دفن ہونگا اور جانتا ہون کہ میرے ہمراہ میرے اہلبیت اور عزیز شہید ہونگے ای مادر اگر آپ چاہین تو وہ جگہ جہان مین شہید اور دفن ہونگا آپکو دکھا دون پس امام حسینؑ نے دست مبارک سے بجانب کربلا اشارہ کیا اور باعجاز آنحضرتؑ زمینہاے دنیا پست اور زمین کربلا بلند ہوئی

یہانتک کہ حضرت نے محل شہادت و موضع دفن اپنا اور ہر ایک اصحاب کا اور اپنے لشکر کی جگہ ام سلمہ کو دکھادی پس ام سلمہ رض نے فغان و نالہ بلند کرکے گویا در و دیوار کو رلادیا حضرت امام حسینؑ نے فرمایا ای مادر گرامی اسیطرح مقدر ہوا ہی کہ مین بظلم و ستم شہید ہون اور میرے فرزندان و عزیز و اقارب بھی قتل ہون اور میرے اہلبیت و عورات و اطفال قید ہوکر شہر بشہر و دیار بدیار پھرائے جائین اور ہرچند استغاثہ کرین مگر کوئی یار و معین نہ پائین حضرت ام سلمہ رض نے کہا ای فرزند دلبند تمھارے جد عالیمقدار نے تربت تمھارے مدفن کی مجھے دی ہی اور مین نے شیشہ مین رکھ چھوڑی ہی پس حضرت امام حسینؑ نے اپنا ہاتھ بلند کرکے ایک مشت خاک کربلا اُٹھاکے ام سلمہ رض کو دیدی اور فرمایا ای مادر اس خاک کو بھی اُس شیشہ مین رکھیے جب یہ دونون خون ہو جائین جانیے گا کہ مین اُس صحرا مین شہید ہوگیا آہ آہ مومنین کیا حال ہوا ہوگا جناب ام سلمہ رض کا جب یہ حال اپنی آنکھونسے دیکھا ہوگا المختصر مومنین جب وہ وقت آیا جسے خود حضرت سید الشہدا جناب ام سلمہ رض سے ذکر کرچکے تھے تو یہ نوبت پہونچی کہ تمام انصار و رفقا و عزیز و اقربا شہید ہوگئے حتی کہ طفل صغیر بھی ہاتھو نپر تیر ستم کھاکر راہی جنت ہوا اور حضرت یکہ و تنہا میدان کربلا مین باقی رہ گئے اور ایسے زخمی ہوگئے کہ حضرتؑ سے ذوالجناح پر بھی نہ سنبھلا دگیا لقد ذری انّہ لمّا ھوی الحسین من فرسہ الی الارض چنانچہ منقول ہی کہ جب جناب امام حسینؑ بسبب زخمہای کاری کے ذوالجناح پر نہ ٹھہر سکے پس بکمال ضعف و ناتوانی لپشت زین سے زمین پر تشریف لائے ۵ ونادی ابن سعد من یجی برأسہ فصار الیہ الشمر لا یتبرّم شاعر کہتا ہی کہ اُسوقت عمر سعد ملعون نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ کون تم مین ایسا دلیر اور بہادر ہی کہ سر اطہر امام حسینؑ کا تن سے جدا کرے رآوی کہتا ہی کہ کسی شخص کو لشکر اعدا سے جرات اسکی نہوئی کہ اس امر عظیم کو قبول کرے لیکن شمر ملعون آمادۂ قتل فرزند خیر البشر ہوا اور قریب اُس امام بیکس کے آیا پس اُس بیرحم نے اُس امام مظلوم کو اس بیرحمی سے بقصد ذبح زمین پر لٹایا کہ تمام جسم نازنین اُس نازپروردۂ کنار رسول خدا کا خاک و خون مین بھر گیا اور روح اطہر پر یہ صدمہ ہوا کہ غش سے چشمہای مبارک کھولدین دیکھا کہ وہ شقی خنجر بکف آمادۂ قتل سینۂ اطہر پر بیٹھا ہی اُس حالت

بیکسی مین طرف روضۂ اقدس رسول خدا کے بہ نگاہ حسرت دیکھا اور بہ کمال ضعف و ناتوانی یہ کہا کہ ای جد بزرگوار آیا آپ کو اپنے حسینؑ کے حال سے بھی کچھ اطلاع ہی کہ اس شقی نے بکمال سختی واسطے ذبح کے لٹایا ہی اور سینۂ زخمی پر خنجر بکف سوار ہی اور سب استخوان سینہ و پہلو میرے شکستہ ہوگئے ہین ہرچند امام مظلوم نے چاہا کہ وہ شقی میرے قتل مین نہ شریک ہو لیکن اُس ملعون نے مطلق رحم نہ کیا یہانتک کہ سر اقدس تن اطہر سے جدا کیا منقول ہی کہ اُسوقت اس مصیبت عظمیٰ سے ساتون آسمان قریب تھا کہ پھٹ جائین اور زمین شق ہوجائے اور تمام عالم زمین مین سماجائے اور اُسوقت آفتاب کو گہن لگ گیا اور ایسا تیرہ و تاریک ہوگیا کہ دن کو ستارے نظر آنے لگے اور اس غم مین آسمان سے خون تازہ برسنے لگا اور نیچے سے ہر پتھر اور ڈھیلے کے خون تازہ جوش مارنے لگا اور چالیس دن تک یہی حال رہا آہ آہ مومنین کیا حال ہوا ہوگا مدینہ مین جناب ام سلمہ رض کا بروز عاشورا جب دیکھا ہوگا کہ تمام خاک اُس شیشہ کی بالکل خون ہوگئی یقین ہوگیا ہوگا کہ امام حسینؑ شہید ہوگئے اور بعض کتب معتبرہ مین مثل بحار الانوار و جلاء العیون وغیرہ امام زین العابدینؑ سے منقول ہی کہ جب حضرت امام حسینؑ شہید ہوگئے ایک کلاغ خون آنحضرت مین لوٹ کے اُڑ گیا اور مدینہ مین جاکے دیوار مکان فاطمہ دختر امام حسینؑ پر بیٹھا جب نظر فاطمہ کی اُس کلاغ پر پڑی دیکھا خون اسکے پرون سے ٹپکتا ہی یہ حال دیکھ کے فاطمہ فریاد و نالہ کرنے لگی اور کہا یہ خبر شہادت شہدائے کربلا میرے پاس لایا ہی جب اہل مدینہ اس حال پر مطلع ہوے کہا یہ دختر چاہتی ہی کہ جادو سے اولاد عبد المطلب کو تازہ کرے بعد چند روز کے خبر پہونچی کہ جناب امام حسین علیہ السلام اُسی روز شہید ہوے تھے

شعر

فریاد از غریبی و بی یاری حسینؑ
وز نالہای دمبدم و زاری حسینؑ

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

۵ لا یکون ہذا الحدیث من العزاجۃ کما صرح بہ المجلسی فی جلاء العیون ۱۲ منہ مدظلہ

مجلس دوم اشعار بیخوانی و احادیث مراتب مہمان نوازی حال جنگ حضرت مسلم و شہادت بروز عرفہ یعنی نہم ماہ ذیحجۃ الحرام سنہ ۶۰ھ مع شہادت حضرت ہانی و فقرات زیارت ناحیہ مقدسہ متضمن حال شہادت جناب سید الشہدا

ماہ عزا رسید برائے گریستن — کارے دگر مساز سوائے گریستن
از نعرۂ مؤذن و تکبیر بہتر است — آوازۂ بکاؤ صدائے گریستن
ای مردم دو دیدہ بکاکن کہ چون حباب — شد راست بر قد تو قبائے گریستن
قصر گہر بہ قطرۂ اشکے کہ مے دہند — پیش خدا کم است بہائے گریستن
میکرد اشارہ زخم تن شاہ روز جنگ — بنگر کہ خندہ ہاست قفائے گریستن
سلطان دین بجنگ طپان بود و از حرم — مے رفت بر سپہر صدائے گریستن
یوسفؑ بہانہ بود پئے گریۂ حسینؑ — یعقوبؑ خلق گشت برائے گریستن
آہ از گروہ ظالم کہ بر حال اہل بیت — مصروف خندہ بود بجائے گریستن
غافل مشو ز گریہ بہ بزم غم حسینؑ — کوثر بہ جنت است بہائے گریستن
در ماتم حسینؑ بود بیقرار برق — دارد ہمیشہ ابر ہوائے گریستن

بہتر ز گریہ نیست بہ عالم عبادتے
کارے مکن اسیر سوائے گریستن

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضُمَيْرَةَ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُحِبُّ الضَّيْفَ اِلَّا وَيَقُوْمُ مِنْ قَبْرِهٖ وَوَجْهُهٗ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ کتاب انوار الہدایہ مین عاصم بن ضمیرہ سے منقول ہی کہ قبلہ دنیاؤ دین جناب امیر المومنینؑ نے فرمایا جو بندۂ مومن دوست رکھے اپنے مہمان کو اُٹھیگا وہ مومن اپنی قبر سے بروز قیامت درحالیکہ مُنھ اُسکا مثل ماہ شب چہاردہ کے منور و

روشن ہوگا فَيَنْظُرُ اِلَيْهِ اَهْلُ الْجَمْعِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا هٰذَا اِلَّا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ فَيَقُوْلُ مَلَكٌ هٰذَا مُؤْمِنٌ يُحِبُّ الضَّيْفَ وَيُكْرِمُهٗ وَلَا سَبِيْلَ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ پس جب اہل محشر اُس پر نظر کرین گے تو آپس مین کہین گے یہ کوئی نبی مرسل ہے پس ایک فرشتہ اُنکے جواب مین کہیگا یہ ایک بندۂ مومن ہے کہ دار دنیا مین اپنے مہمان کو دوست رکھتا تھا اور باعزاز و اکرام پیش آتا تھا اور اب جزا اُسکی یہ ہوکہ پروردگار عالم اس بندۂ مومن کو داخل بہشت کریگا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَكْرِمُوا الضَّيْفَ وَلَوْ كَانَ كَافِرًا اور فرمایا جناب رسالت مآبؐ نے کہ اکرام کرو مہمان کا اگرچہ وہ کافر بھی ہو وَ قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا اُحِبُّ فِي الدُّنْيَا ثَلٰثَةَ اَشْيَاءَ اَلصَّوْمُ فِي الصَّيْفِ وَالضَّرْبُ بِالسَّيْفِ وَاِكْرَامُ الضَّيْفِ اور فرمایا جناب امیرؑ نے کہ مین دنیا مین تین چیزون کو دوست رکھتا ہون اول روزہ رکھنا فصل گرما مین دوسرے جنگ کرنا تلوار سے تیسرے اکرام کرنا مہمان کا آہ آہ مومنین جناب رسالت مآبؐ اور جناب امیرؑ تو مہمان نوازی کی اسقدر تعریف فرمائین مگر افسوس ہزار افسوس اشقیائے اہل کوفہ نے کیا خوب مہمان نوازی کی اُن کی اولاد کی کہ حضرت مسلمؑ کو جو ایلچی جناب سید الشہدا اور مہمان اہل کوفہ تھے بمکر و دغا کس ظلم و ستم سے شہید کیا چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ جب حضرت مسلمؑ بینتالیس ظالمون کو جہنم واصل کر چکے اُسوقت بکر بن عمر بن عمران ملعون نے ایک ضربت چہرۂ مبارک پر لگائی اُس ضربت کے صدمے سے اوپر کا لب اور دندان مبارک زخمی ہوے مگر پھر بھی جسطرف حضرت مسلم حملہ کرتے تھے کوئی اُنکے سامنے ٹھہر نہ ہوسکتا تھا جب وہ اشقیا لڑائی سے عاجز ہوئے کوٹھون پر جاکر پتھر اور لکڑیان حضرت مسلمؑ پر مارتے تھے اور آگ حضرت مسلمؑ کے سر پر برساتے تھے جب حضرت مسلمؑ نے یہ حال دیکھا اپنی حیات سے ناامید ہوکے تلوار کھینچی اور اون کافرون پر حملہ کیا اور ایک جماعت منافقین کو بھگا دیا اور بروایت سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ ہر چند حضرت مسلمؑ سے اُن اشقیا نے کہا ہمنے تمکو امان دی حضرت مسلمؑ نے قبول نکیا اور مقاتلۂ اعدا مین اہتمام کرتے تھے یہانتک کہ جراحات بے شمار جسم اطہر پر لگے اور ایک سنگدل نے عقب سے نیزہ پشت مبارک پر مارا اور حضرت مسلمؑ اُسکے صدمے سے مُنھ کے بھل

زمین پر گر پڑے کافرون نے ہجوم کیا اور حضرت مسلم کو پکڑ لیا ابن اشعث لعین کے حکم سے حضرت مسلم
کو استر پر سوار کیا اور ہتھیار اُنسے لیلیے اُسوقت حضرت مسلم نے آہ حسرت دل پر درد سے کھینچی اور
سیلاب اشک دیدۂ حق بین سے جاری کرکے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ عبد اللہ
پسر عباس بن مرداس نے کہا ای مسلم کیون روتے ہو جس مقصد بزرگ کا تمہارا ارادہ تھا اُسکی تحصیل
مین یہ آزار بہت نہین ہین حضرت مسلمؑ نے کہا مین اپنے حال پر نہین روتا ہون ولیکن امام حسینؑ اور
اُنکے اصحاب کے حال پر روتا ہون کہ ان منافقین غدار کے فریب سے اپنے شہر اور عزیزون سے جدا
ہوکے اسطرف آتے ہین نہ معلوم اُنپر بھی کیا مصیبت گذریگی پس ابن اشعث سے متوجہ ہوکر کہا
مین جانتا ہون تمہاری امان پر اعتماد نہین ہے اور مجھے قتل کروگے اب ایک امید تمسے یہ ہی کہ
میری طرف سے کسیکو جناب امام حسینؑ کی خدمت مین روانہ کرو کہ آنحضرت مکر و غدر کوفیان بیوفا سے
اسطرف آتے ہین لہذا کہلا بھیجو کہ آپ کا پسر عم عرض کرتا ہی میرے پدر و مادر آپ پر سے فدا ہون آپ
مراجعت فرمایئے کہ مین یہان اسیر ہوگیا ہون اور مترصد قتل ہون یہ اہل کوفہ وہی لوگ ہین جنکے
نفاق سے آپکے پدر بزرگوار پریشان ہوکے آرزوے مرگ کرتے تھے ابن اشعث شقی نے عہد کیا
کہ مین کہلا بھیجونگا اور بعد عہد کے حضرت مسلمؑ کو دروازۂ قصر ابن زیاد روسیاہ پر لایا اور اُس
شقی سے جاکے حال بیان کیا ابن زیاد نے کہا تجھے امان دینے سے کیا کام تھا مین نے تجھے اُنکی
امان دینے کو نہین بھیجا تھا جب حضرت مسلمؑ دروازۂ ابن زیاد پر آئے تشنگی نے غلبہ کیا اُسوقت اکثر
مردمان کوفہ دروازۂ قصر پر منتظر حکم ابن زیاد بیٹھے ہوے تھے حضرت مسلمؑ نے کہا ای منافقو ایک
گھونٹ پانی مجھے پلادو مسلم بن عمرو بدبخت نے کہا ایک قطرہ پانی کا تمکو نہ ملیگا بعد اسکے
حمیم جہنم کا اُس ملعون نے ذکر کیا جسکا وہ خود مستحق تھا حضرت مسلمؑ نے کہا تیری مان تیری
عزا مین بیٹھے ای سنگین دل جفا کار مددگار کفار و اشرار تو ہی سزا وار حمیم پینے اور ہمیشہ
جہنم مین رہنے کا ہی یہ کہکے حضرت مسلمؑ نے بوجہ ضعف و غلبۂ تشنگی دیوار کا تکیہ کیا جب
عمرو بن حریث نے حضرت مسلمؑ کا یہ حال مشاہدہ کیا اپنے غلام کو حکم دیا اور وہ ایک پیالہ

پانی کا حضرت مسلم کے واسطے لے آیا جب حضرت مسلمؑ نے چاہا پانی نوش کرین وہ پیالہ خون سے
بھر گیا پس وہ پانی پھینک دیا اور دوسرا پانی کا پیالہ طلب کیا وہ پیالہ بھی اسیطرح خون سے
بھر گیا تیسری مرتبہ جب پانی کا پیالہ آیا دندانہائے مبارک اُس پیالہ مین گر پڑے پس
حضرت مسلمؑ نے فرمایا الحمد للہ گویا دنیا کا پانی اب تقدیر مین نہین ہی ناگاہ ابن زیاد ولد الزنا
کا آدمی آیا اور حضرت مسلمؑ کو لیگیا جب حضرت مسلم داخل مجلس ابن زیاد ہوے تو اُس شقی سے
بہت دیر تک بحث و گفتگو ہوتی رہی آخرکار حضرت مسلمؑ نے فرمایا اگر تجھے میرا قتل منظور ہی اجازت
دے کہ مین کسیکو اپنا وصی کرون کہ وہ میری وصیتون کی تعمیل کرے ابن زیاد نے کہا جو چاہو
کرو حضرت مسلم عمر بن سعد ملعون کی طرف متوجہ ہوے اور کہا موافق اُس قرابت کے جو مجھ مین
اور تجھ مین ہی میری وصیت قبول کر اُس ملعون نے عبید اللہ بن زیاد روسیاہ کی خوشامد کی
وجہ سے کلام حضرت مسلمؑ کا نہ سنا ابن زیاد نے کہا ای عمر بن سعد مسلمؑ تجھسے رابطۂ قرابت
رکھتے ہین اُنکی وصیت سے کیون انکار کرتا ہی جب عمر سعد نے ابن زیاد سے اجازت
پائی حضرت مسلم کا دست مبارک پکڑکے گوشۂ قصر مین لیگیا حضرت مسلمؑ نے فرمایا میری وصیت
اول یہ ہی کہ اس شہر مین سات سو درہم کا مین قرضدار ہون لازم ہی کہ شمشیر و زرہ میری
فروخت کرکے میرا قرض ادا کردے دوسری وصیت یہ ہی کہ جب مجھے قتل کرین ابن زیاد سے
اجازت لیکر مجھے دفن کر دینا تیسری وصیت یہ ہی کہ امام حسینؑ کو اس مضمون کا خط
لکھنا کہ کوفیون نے مجھسے بیوفائی کی اور آپکے پسر عم کی نصرت و مددگاری نکی اُنکے
وعدون پر اعتماد نہین ہی آپ اسطرف نہ آئین پس ابن زیاد شقی نے بکر بن حمران کو
طلب کیا جس نے اُس روز حضرت مسلمؑ کے دہن مبارک پر ضربت لگائی تھی اور حکم
دیا کہ مسلمؑ کو سقف قصر پر لیجاکر قتل کرے اور سر و تن کو قصر سے نیچے پھینکدے حضرت مسلمؑ
نے فرمایا ای ابن زیاد اگر تو ولد الزنا نہ ہوتا اور مجھ مین تجھ مین قرابت ہوتی تو میرے
قتل کا تو حکم نہ دیتا پس بکر بن حمران ملعون نے حضرت مسلم مظلوم کا ہاتھ پکڑا اور

ف مفصل تصریح جلاء العیون بحار الانوار وغیرہ مین مندرج ہے ۱۳۴۶ ۲۰ فر

سقف قصر پر لیگیا اثناے راہ مین زبان مبارک حضرت مسلمؑ بحمد و ثنا و تکبیر و تہلیل خدا اور بصلوٰۃ سیدانبیا و اہلبیت آنحضرتؑ گویا تھی اور حق تعالیٰ سے مناجات کرتے تھے کہ خداوندا تو مجھ مین اور اس گروہ مین حکم کر کہ جنھون نے مجھے فریب دیا اور مجھسے جھوٹ بولے اور اپنے وعدون پر وفا نہ کی جب وہ لعین بدکردار مسلم نامدار کو قصر پر لایا اور قتل کر کے سر و بدن شریف کو بام قصر سے نیچے پھینکدیا لرزان و خائف ابن زیاد شقی کے پاس آیا اُس لعین نے پوچھا سبب تغیر کیا ہے اُس بدبخت نے کہا جب مین نے مسلم کو قتل کیا ایک مرد سیاہ مہیب کو دیکھا کہ میرے برابر کھڑا ہے اور اپنی انگلیان دانتون سے کاٹتا ہے اور بروایت دیگر قبل قتل اُسنے یہ حالت مشاہدہ کی اور ہاتھ اُس کا خشک ہوگیا جبکہ خبر عبیداللہ بن زیاد کو پہونچی بکر بدکردار کو بلایا اور بعد دریافت حال تبسم کر کے کہا جب تو نے خلاف عادت چاہا کام کرے دہشت تجھپر طاری ہوئی اور تجھے وہم و خیال نے گھیر لیا پس اُس ولد الزنا نے دوسرے روسیاہ کو سقف قصر پر بھیجا جب اُسنے ارادۂ قتل مسلمؑ کیا جناب رسول خداؐ کو دیکھا اور خوف آنحضرتؐ سے پتہ اوسکا پھٹ گیا اور اُسیوقت مرگیا پس ابن زیاد روسیاہ نے تیسری مرتبہ ایک شامی ملعون کو بھیجا اُسنے جاکر حضرت مسلمؑ کو قتل کیا جب حضرت مسلمؑ شہید ہوچکے اوسوقت ابن زیاد نے ہانی کو طلب کیا اور ہرچند محمد بن اشعث وغیرہ نے شفاعت کی مگر اُس بدبخت نے ایک نہ مانا اور قتل ہانی کا حکم دیا غلام ابن زیاد ہانی کو قصر سے باہر لیگیا اور ایک ضربت اُنپر لگائی اُس ضربت نے اثر نکیا ہانی نے کہا اِلَی اللّٰہِ الْمَعَادُ اَللّٰھُمَّ اِلٰی رَحْمَتِکَ وَرِضْوَانِکَ یعنی بازگشت سب کی بجانب خدا ہی خداوندا مجھے اپنی رحمت و خوشنودی کیطرف لیجا پس اُس غلام بدانجام نے دوسری ضربت لگائی اور ہانی برحمت الٰہی ملحق ہوے پس عبیداللہ بن زیاد روسیاہ نے حضرت مسلم و ہانی کے سر کٹوا کے ہانی بن ابی حیۃ اور زبیر بن اروح کو دیے اور یزید پلید کے پاس روانہ کیا اور ایک نامہ لکھا اُس مین حال حضرت مسلم و ہانی کا درج کیا اور جب نامۂ عبیداللہ بن زیاد و سر ہاے

مسلم و ہانی یزید پلید کے پاس پہونچے خوش ہوگیا اور حکم دیا کہ دونون سر دروازۂ دمشق پر لٹکائے گئے اور ابن زیاد کے خط کا جواب لکھا اور اُس مین نوازش و انعام کا امیدوار کیا اور کہا مین نے سُنا ہی کہ امام حسینؑ متوجہ عراق ہوے ہین لازم ہی کہ اُنپر راہین بند کر کے فتح و ظفر مین سعی و کوشش بلیغ کر اور بہ تہمت و گمان لوگون کو قتل کر اور ہر روز جو گذرے مجھے اطلاع دے آہ آہ مومنین آخر اُس ملعون نے وہی کیا جو اُسے یزید پلید نے لکھا تھا اور بہ سبب طمع دنیا کے باغ رسول خداؐ تاراج کردیا اور جناب امام حسینؑ کو تین روز کا بھوکا پیاسا کس ظلم و ستم سے شہید کیا جیسا کہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین وَالشِّمْرُ جَالِسٌ عَلٰی صَدْرِکَ وَوَاضِعٌ سَیْفَہٗ عَلٰی نَحْرِکَ ہاے اے شہید مظلوم شمر لعین آپکے سینۂ اقدس پر بیٹھا تھا اور اپنی تلوار کو آپ کے مقام نحر پر رکھے ہوے تھا قَابِضٌ عَلٰی شَیْبَتِکَ بِیَدِہٖ ذَابِحٌ لَکَ بِمُھَنَّدِہٖ آہ آہ اُسکے ہاتھ مین آپکی ریش مقدس و نورانی تھی اور تیغ آبدار سے آپ کے گلوے خشک کو ذبح کرتا تھا قَدْ سَکَنَتْ حَوَاسُّکَ وَخَفِیَتْ اَنْفَاسُکَ وَرُفِعَ عَلَی الْقَنَاۃِ رَاْسُکَ آہ آہ اُسوقت ساکن ہوگئے حواس آپ کے اور سانس آپ کے خفیہ و نرم ہوگئی اور دم رُک گیا یہانتک کہ سر انور آپکا نیزۂ طویل پر بلند کیا گیا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس سوم اشعار پیشخوانی و روایت آزاد کردن امام حسینؑ غلام خود را بہ سبب اکل پارۂ نان و حال حضرت حُر مع شہادت و حال بیکسی و تشنگی حضرت سید الشہدا علیہ السلام مع فقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ متضمن شہادت مظلوم کربلاؑ

ہر صبح گریہ تعزیت منحز الہداست — پیراہن کبود فلک غرق خون چراست
گر آفتاب شرع نہ در خاک میرود — بر قامت سپہر چہ پیرہن قباست
گر زد ز فراق آن رخ گلگون نسوخت زار — خورشید را چرا رخ لعلین چو کہرباست

روایت از آزاد کردن امام حسین غلام خود را بسبب اکل یک پارہ نان

فِی صَحِیفَةِ الرِّضَا بِسَنَدِہٖ اِلَی الْبَاقِرِ اَنَّہٗ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ اَنَّ الْحُسَیْنَ بْنَ
عَلِیٍّ دَخَلَ الْمُسْتَرَاحَ فَوَجَدَ لُقْمَةً مُلْقَاةً فَدَفَعَهَا اِلٰی غُلَامٍ لَہٗ فَقَالَ یَا غُلَامُ ذَکِّرْنِیْ عَنْ
ہٰذِہِ اللُّقْمَةِ اِذَا خَرَجْتُ فَاَکَلَهَا الْغُلَامُ زبدۂ اصفیا امام اتقیا پناہ غربا شہید زہر جفا علی بن
موسی الرضا علیہ التحیة والثنا بسند خود روایت فرماتے ہین کہ جناب امام حسینؑ ایک مرتبہ صحت خانہ مین
داخل ہوئے اور ایک لقمہ اُس مین پڑا ہوا پایا حضرتؑ نے اُسکو اُٹھا کر ایک غلام کو دیدیا اور کہا
کہ ای غلام مجھکو یہ لقمہ یاد دلانا جب مین باہر نکلون غلام نے اُس لقمے کو کھا لیا فَلَمَّا خَرَجَ الْحُسَیْنُ
قَالَ یَا غُلَامُ ہَاتِ اللُّقْمَةَ قَالَ اَکَلْتُهَا یَا مَوْلَایَ قَالَ اَنْتَ حُرٌّ لِوَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی جب جناب
امام حسینؑ باہر تشریف لائے تو کہا ای غلام تو نے لقمہ کیا کیا اُسنے کہا ای مولا میرے مین نے تو کھا لیا
حضرتؑ نے فرمایا کہ تو آزاد ہی براہ خدا قَالَ لَہٗ رَجُلٌ اَعْتَقْتَہٗ یَا سَیِّدِیْ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ جَدِّیْ
رَسُوْلَ اللّٰہِ وَہُوَ یَقُوْلُ ایک شخص نے حضرتؑ سے تعجباً عرض کیا کہ ای آقا میرے آپنے اُسکو آزاد
کردیا حضرتؑ نے فرمایا کہ ہان سُنا مین نے اپنے نانا جناب رسولِ خداؐ کو فرماتے ہوئے کہ مَنْ وَجَدَ
لُقْمَةً مُلْقَاةً فَمَسَحَ مِنْهَا مَا مَسَحَ وَغَسَلَ مِنْهَا مَا غَسَلَ ثُمَّ اَکَلَهَا لَمْ تَسْتَقِرَّ فِیْ جَوْفِہٖ حَتّٰی یُعْتِقَہُ
اللّٰہُ تَعَالٰی مِنَ النَّارِ یعنی جو شخص پائے کوئی لقمہ پڑا ہوا اور پونچھ ڈالے اُسے جو کچھ کہ پونچھا جاسکے
اور دھو ڈالے جو کچھ کہ دھویا جاسکے پھر کھالے اُسکو وہ لقمہ اُسکے شکم مین مستقر نہ ہونے پائیگا
کہ خداوند عالم اُسکو آتش جہنم سے آزاد کردیگا وَلَمْ اَکُنْ لِاَسْتَعْبِدَ رَجُلًا اَعْتَقَہُ اللّٰہُ مِنَ النَّارِ
اور کیونکر ہوسکتا تھا کہ بندہ بناؤن مین اُس شخص کو جسکو اللہ نے آزاد کیا ہو آتش جہنم سے مومنین
سنی آپ نے رحم دلی اپنے آقا و مولا ناجناب امام حسینؑ کی کہ باوجودیکہ حضرتؑ نے اُسے کھانے کو
حکم نہین فرمایا تھا مگر اُس غلام نے وہ لقمہ کھا لیا چونکہ ایک امر خیر و مستحسن تھا لہٰذا حضرتؑ نے
اُسے آزاد کردیا اسی طرح حضرتؑ نے ایک اور شخص کو بھی آزاد کیا ہی گو کہ اُسنے بھی پہلے حضرتؑ کو کچھ
ایذا پہونچائی تھی اور نافرمانی حکم امام کی تھی مگر چونکہ بعد کو پھر اُسنے توبہ کی حضرتؑ نے اُسکی
تقصیر کو معاف فرمادیا اور وہ بھی آتش جہنم سے آزاد ہوگیا مومنین سمجھ گئے ہونگے وہ حر بن

واقعات ورود حضرت سید الشہداء و آمدن حر بن یزید ریاحی رحم

یزید ریاحی تھے چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ جب حضرتؑ نے مقام شراف مین نزول فرمایا
اور خیمہ برپا کرکے رات اُسی جگہ بسر کی جب صبح ہوئی حکم دیا کہ غلامان و ملازمان و اصحاب آنحضرتؑ
نے بہت پانی بھر کے ہمراہ لیا اور بحول و قوت الٰہی امیدوار ہوکے روانہ ہوئے اور دوپہر تک راہ
چلے ناگاہ ایک شخص نے اصحاب آنحضرتؑ سے اللہ اکبر کہا حضرتؑ نے پوچھا تم نے تکبیر کیون کہی اُسنے
کہا درختان خرما نمودار ہوئے ہین رفقا نے کہا ہم نے اس موضع مین ہرگز خرمے کے درخت نہین
دیکھے ہین شاید نیزون کی نوکین اور گھوڑون کے کان دکھائی دیتے ہین حضرتؑ کو جب معلوم ہوا کہ
علامت لشکر ہی اور اسطرف آتا ہی آپ ایک پہاڑ کی جانب جو وہان تھا متوجہ ہوئے کہ اگر قتال کی
حاجت پڑے پہاڑ کی جانب پشت کرکے اُنسے مقاتلہ کرین جب نزدیک کوہ پہونچے حر بن یزید ریاحی
مع ہزار سوار عین شدت گرما مین قریب لشکر سید الشہداؑ پہونچا اور صف آرا ہوا حضرتؑ نے فرمایا خیمہ
نصب کیا جائے اور اصحاب امام مظلومؑ نے سامنے اُس فوج کے صفین باندھین جب امام حسینؑ
نے اُس لشکر ضلالت اثر مین آثار تشنگی مشاہدہ فرمائے حکم دیا کہ انکی فوج اور جانورون کو پانی دو
اور حضرتؑ نے خود بنفس نفیس متوجہ ہوکے اُنکو اور اُنکے جانورون کو پانی سے سیراب کیا منقول ہی
کہ ابن زیاد روسیاہ نے حصین بن نمیر کو مع لشکر انبوہ استقبال آنحضرتؑ کے لیے قادسیہ مین
بھیجا تھا اور حصین نے حر کو مع ایکہزار سوار کے آگے روانہ کیا تھا الغرض جب وقت نماز ظہر آیا
حضرتؑ نے حجاج بن مسروق کو فرمایا کہ اذان نماز کہے جب وقت اقامت ہوا سید الشہداؑ با جامہ
و نعلین و ردا خیمے سے باہر آئے اور دونون لشکرون کے درمیان مین کھڑے ہوکے حمد و ثنائے
الٰہی بجالائے اور فرمایا ایہا الناس مین تمہاری طرف نہین آیا مگر جبکہ تمہارے خطوط متواتر
اور تمہارے قاصد پیاپی میرے پاس پہونچے تم نے لکھا تھا کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائین
کہ امام و پیشوا ہمارا کوئی نہین ہی شاید خدا ہم کو اور آپ کو حق و ہدایت پر متفق کرے اگر تم اپنے
عہد و گفتار پر برقرار ہو مجھ سے پیمان تازہ کرکے دل میرا مطمئن کردو اور اگر اپنی گفتار سے پھر گئے
ہو اور عہد و پیمان کو شکستہ کردیا ہی اور میرے آنے سے بیزار ہو مین اپنے وطن کو واپس جاتا ہون

آن مکاران وغداران بیوفا نے کچھ جواب نہ دیا پس حضرتؑ نے موذن سے فرمایا اقامت نماز کہو اور حُرسے فرمایا اگر چاہو اپنے لشکر کے ہمراہ نماز ادا کرو حُرنے عرض کی مین آپکے عقب مین نماز پڑھونگا پس جناب امام حسینؑ آگے کھڑے ہوسے اور دونون لشکرون نے عقب آنحضرتؑ نماز ادا کی اور بعد ادائے نماز دونون لشکر اپنی اپنی جگہ چلے گئے جب وقت نماز عصر ہوا پھر حضرتؑ آگے کھڑے ہوسے اور دونون لشکرون کو نماز پڑھائی اور بعد فراغت اپنا روے مبارک بجانب لشکر کیا اور خطبہ ادا فرمایا جسکا حاصل مضمون یہ ہی ایہا الناس اگر خدا سے ڈروگے اور حق ذی حق کا پہچانوگے تم سے خدا خوش ہوگا اور ہم چونکہ اہلبیت رسالت ہین اور بعلم وکمال وعصمت وجلالت موصوف ہین خلافت کے زیادہ تر اُس گروہ سے سزاوار ہین جو بناحق دعوی ریاست کرکے تم مین بجور وظلم سلوک کرتے ہین اگر جہالت وضلالت مین تم راسخ ہو اور رائے تمھاری اُس سے جو کچھ مجھے لکھا تھا پھر گئی ہی مین بھی واپس جاتا ہون حُرنے جواب دیا قسم ہی خدا کی مجھے اُن خطوط اور قاصدون کی جیسا آپ فرماتے ہین مطلق خبر نہین ہی حضرتؑ نے عقبہ بن سمعان سے فرمایا کہ وہ خورجین جس مین خطوط ہین لے آؤ جب دونون خورجینین لائے خطوط کوفیان بیوفا سے بھری ہوئی تھین بعض روایات مین وارد ہوا ہی کہ وہ خطوط بارہ ہزار تھے الغرض حُرنے کہا مجھے ان خطوط سے اطلاع نہین ہی مجھے ابن زیاد نے مقرر کیا ہی کہ جب آپ سے ملاقات کرون جدا نہون تا وقتیکہ آپکو ابن زیاد کے پاس نہ لیجاؤن حضرتؑ نے فرمایا جب تک زندہ ہون یہ ذلت مجھے گوارا نہ ہوگی پس اصحاب کو حکم دیا کہ سوار ہون جب ہو دجہاے حرم محترم اونٹون پر بند ہوگئے حضرتؑ پاے مبارک رکاب مین رکھکر سوار ہوے جب چاہا واپس جائین لشکر مخالف نے راستہ روک لیا اور مانع ہوسے حضرتؑ نے حُرسے خطاب کیا کہ تیری مان تیری عزا مین بیٹھے مجھسے کیا چاہتا ہی حُرنے کہا اگر اور کوئی میری مان کا نام لیتا تو البتہ مین بھی اُسکا جواب دیتا لیکن آپ کی مادر گرامی کے حق مین بغیر تعظیم وتکریم کے کوئی سخن زبان پر نہین لاسکتا ہون حضرتؑ نے فرمایا مطلب تیرا کیا ہی حُرنے کہا مین چاہتا ہون آپکو ابن زیاد پاس لیچلون حضرتؑ نے فرمایا مین تیری

اطاعت نکرونگا حُرنے کہا مین بھی دست بردار نہونگا جب درمیان مین طول سخن ہوا حُرنے کہا مجھے حکم نہین ہی کہ آپ سے جنگ کرون اگر آپکو کوفہ جانا منظور نہین ہی تو مدینہ دوسرے رستہ سے جائیے کہ مین کل کیفیت ابن زیاد کو لکھون شاید کوئی ایسی صورت نکل آئے کہ مین آپ ایسے پیشوا سے محاربہ مبتلا نہ ہون حضرتؑ نے بضرورت راہ قادسیہ سے جانب دست چپ توجہ کی اور وہ لشکر ضلالت اثر بھی ہمراہ ہوا حُرنے قریب امام حسینؑ آکر کہا یا حضرت آپ کو مین قسم دیتا ہون کہ اس گروہ سے مقاتلہ نہ کیجیے گا ورنہ قتل ہوجائیے گا حضرتؑ نے فرمایا تو مجھے موت سے ڈراتا ہی راہ خدا مین مارا جانا اور خوشنودی حق تعالیٰ مین شہید ہونا اسکی مجھے بڑی آرزو ہی اور مین بحکم خدا ان منافقین سے مقاتلہ کرونگا اور مرجانے سے مجھے پروا نہین ہی جب حُرنے جانا کہ سمجھانا کچھ مفید نہین ہی اور حضرت ارادۂ مخالفت ومخاصمت اس لشکر سے مصمم رکھتے ہین اپنے لشکر سے ملحق ہوا اور ہمراہ حضرتؑ چلا تا آنکہ قصر بنی مقاتل مین نزول اجلال فرمایا جب صبح ہوئی نماز صبح ادا کرکے امام حسینؑ سوار ہوے ہرچند چاہتے تھے دوسری طرف جائین لشکر حُر مانع ہوتا تھا یہانتک کہ زمین کربلا پر پہونچے حضرتؑ نے دریافت کیا کہ اس زمین کا کیا نام ہی کہا اس زمین کو کربلا کہتے ہین جب امام مظلومؑ نے یہ نام محنت انجام سنا اشک حسرت چشمہاے مبارک سے جاری ہوے اور فرمایا یہ مقام کرب وبلا اور محل محنت وعنا ہی یہ جگہ وہ ہی جہان خون شہداے کربلا کا بہیگا ناگاہ دور سے ایک سوار نمایان ہوا کہ بسرعت تمام آتا تھا جب نزدیک آیا امام حسینؑ کو سلام نہ کیا اور حُر کو جاکر سلام کیا اور ایک خط ابن زیاد شقی کا حُر کو دیا جب خط کھولا اُس شقی نے لکھا تھا کہ جہان یہ خط میرا تم کو پہونچے اُسی جگہ امام حسینؑ کو اُتارو اور ایسے بیابان مین اُتارنا جہان پانی اور آبادی نہو اور اُنپر سختی کرنا لازم ہی کہ میرا قاصد مجھے یہ خبر ہونچائے کہ تم نے میری اطاعت وفرمانبرداری کی ہی جب حُرنے وہ خط پڑھا مضمون خط باآواز بلند لشکر حضرتؑ کو پڑھکر سنایا یزید بن مہاجر نے قاصد ابن زیاد کو پہچانا اور اُس سے کہا کہ تیری مان تیرے ماتم مین بیٹھے یہ کیا پیام تو لایا ہی اُس ملعون نے کہا مین نے اپنے امام کی اطاعت اور

وفا اپنی بیعت پر کی ہی ابن مہاجر نے کہا بلکہ تو نے اپنے خدا کی معصیت کی ہی عار دنیا و نار عقبیٰ
کو تو نے اپنے لیے مہیا کیا ہی تیرا امام اُن اماموں مین سے ہی کہ جنکے حق مین خداوند عالم فرماتا
ہی وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنْصَرُونَ یعنی ہم نے اُنکو امام کیا وہ
لوگون کو بجانب آتش بلاتے ہین اور بروز قیامت یاری اُنکی نہ کیجائیگی پس حُر وہان اُترا حضرتؑ
نے فرمایا مجھے جانے دو کہ نینوا یا غاضریہ یا اور کسی جگہ جہان پانی اور آبادی ہو وہان اُترون حُر نے کہا
کہ امیر نے اس قاصد کو بھیجا ہی اور یہ حکم لکھا ہی مین اُسکے حکم کی مخالفت نہین کرسکتا زہیرؓ بن
قین نے کہا یا ابن رسول اللہ ہمین اجازت دیجیے کہ ہم انسے مقاتلہ کرین اسلیے کہ اسوقت ہماری
جنگ انسے بہت آسان ہی بمنزلہ اُسکے جبکہ لشکرہاے بیحد و شمار اسکے بعد آئینگے حضرتؑ نے فرمایا مین
چاہتا ہون اینر حجت خدا تمام کرون اور انسے لڑنے مین ابتدا نہ کرون پس بضرورت اُسی جگہ اُترے
تنامین اور خیمے اہلبیتؑ کے لیے نصب کیے گئے بقول ایک جماعت کے تاریخ دوسری ماہ محرم سنہ ۶۱ھ
اکسٹھ ہجری کی تھی اور روز چہارشنبہ یا پنجشنبہ تھا پس حر نے ایک خط ابن زیاد کو لکھا اور حقیقت حال
اُس مین درج کی جب وہ خط ابن زیاد پاس پہونچا اُس شقی نے ایک خط امام حسینؑ کو لکھا اور اُس مین
تحریر کیا کہ مین نے سنا ہی کہ آپ کربلا مین اُترے ہین یزید بن معاویہ نے مجھے خط لکھا ہی کہ آپ کو
مہلت نہ دون یا آپ سے بیعت لون اور اگر انکار کیجیے تو آپ کو قتل کرون جب خط اُس شقی کا حضرتؑ
کے پاس پہونچا اور حضرتؑ نے مطالعہ فرمایا اُس خط کو پھینکدیا اور کہا وہ گروہ رستگار نہوگا جو رضامندی
مخلوق کے لیے عقوبت خالق خرید کرے جب قاصد نے خط کا جواب مانگا حضرتؑ نے فرمایا اُسکے خط کا جواب میرے
پاس نہین ہی عذاب الٰہی اُسپر نازل ہوا ہی جب یہ خبر اُس بدبخت کو پہونچی آتش کفر و نفاق اور زیادہ بھڑکی اور
لڑائی کا اُسنے عزم بالجزم کیا سرداری لشکر کی تکلیف عمر بن سعد ملعون کو دی اُسنے اول انکار کیا مگر چونکہ قبل ازین
حکومت رَی اُسے دے چکا تھا کہا کہ اگر امام حسینؑ سے تو نہ لڑیگا حکومت رَی سے دست بردار ہو مین اور کسی کو
وہان کا حاکم کردونگا پس اُس روسیاہ نے بطمع حکومت رَی شقاوت ابدی و عذاب سرمدی اختیار کرکے
امام حسینؑ سے جنگ قبول کی اور مع چار ہزار ناصر دکربلا کو روانہ ہوا المختصر جب روز عاشورا آیا اور

ذکر حال حضرت حر در روز عاشورا

حر بن یزید ریاحی نے دیکھا کہ آخرکار لڑائی ٹھہری نزدیک عمر بن سعد آیا اور کہا کہ ای عمر بن سعد
ایسے بزرگ سے تو لڑیگا اُسنے کہا ہان ایسی جنگ کرونگا کہ سر جدا ہو جائین اور ہاتھ کٹ جائین
حُر نے کہا اُنکا سوال ہی کہ تم اُنسے دست بردار ہو جاؤ اسپر بھی تو کیا راضی نہین ہی عمر نے کہا
اگر میرا اختیار ہوتا تو مین راضی ہو جاتا ولیکن تمھارا امیر راضی نہین ہوتا ہی یہ سُنکے حُر اپنی جگہ پر گئے
اور قرہ بن قیس سے کہا اپنے گھوڑے کو تو نے پانی دیا ہی اُسنے کہا نہین قرہ کہتا ہی کہ یہ پوچھکر
حُر چلے گئے مین سمجھا کہ اپنے گھوڑے کو پانی دینے گئے ہین اور اگر جانتا کہ امام حسینؑ کے پاس
جاتے ہین تو مین بھی ہمراہ چلا جاتا ناگاہ مین نے دیکھا کہ امام حسینؑ کے لشکر کیطرف جا رہے ہین
پس مہاجر بن اوس حُر کے پاس گیا اور دیکھا حُر کا جسم کانپ رہا ہی مہاجر نے کہا مین تمکو شجاع ترین
اہل کوفہ جانتا تھا یہ کیا حال ہو گیا ہی حُر نے جواب دیا وہ بات نہین ہی جو تو سمجھا ہی ولیکن مین درمیان
اختیار بہشت و دوزخ کے متردد ہون اگر میرے ٹکڑے ٹکڑے کرکے جلادین ہرگز نہین دوزخ کو قبول
نہ کرونگا یہ کہکر گھوڑا دوڑایا اور امام حسینؑ کی خدمت مین حاضر ہوکے (واسطے اظہار ندامت و عاجزی
کے لیے) ہاتھ اپنے سر پر رکھے اور کہا خداوندا مین توبہ کرتا ہون میری توبہ قبول کر بدرستیکہ تیرے
دوستون کے دلونکو مین نے ڈرایا اور تیرے پیغمبرؐ کے فرزند کو مین نے خائف کیا پس حضرتؑ سے
کہا یا ابن رسول اللہ مین وہی ہون جسنے آپکو واپس نہ جانے دیا اور اس مقام پر آپ کو لے آیا ولیکن
مین نہ جانتا تھا کہ یہ ستمگار آپ سے ایسا سلوک کرینگے آیا توبہ میری قبول ہوگی حضرتؑ نے فرمایا
ہان اگر توبہ کروگے توبہ تمھاری قبول ہوگی حُر نے کہا یا ابن رسول اللہ مجھے اجازت دیجیے کہ پہلے
ان کافرونسے مین ہی لڑنے جاؤن جب اجازت پائی رجز خوان معرکہ مین آکے لشکر مخالف کو
آواز دی کہا ای اہل کوفہ تمھاری مائین تمھارے ماتم مین گرفتار رہون فرزند رسولؐ کو بوعدہ ہاے
دروغ تم نے طلب کیا اور اب تلوارین اُنپر کھینچی ہین اور اُنھین اجازت واپس جانے کی بھی نہین
دیتے ہو اور آب فرات کو یہود و نصاری و مجوس و سگ و خوک پیتے ہین اور امام حسینؑ کے اہلبیت
کو نہین دیتے ہو اپنے پیغمبر کو یہی عوض دیتے ہو خدا تم لوگون کو بروز قیامت تشنگی سے نجات نہ دے

جب اُن کافرون نے حُر کو نشانۂ تیر ہاے ظلم وستم کیا حُر امام حسینؑ کی خدمت مین واپس آئے کہ حضرت کو وداع کرین پس عمر بن سعد ملعون نے تیر کمان مین رکھکر لشکر سعادت اثر امام بحر وبر کیطرف پھینکا اور کہا گواہ رہنا کہ پہلے جسنے تیر لشکر حضرت امام حسینؑ کی جانب پھینکا وہ مین تھا پس بیکدفعہ جمیع کافران بیحیا نے تیر ہاے شقاق کمان نفاق سے اُس امام آفاق پر برسائے اصحابؓ جناب امام حسینؑ سے کوئی کم بچا جو مجروح نہوا ہو اور موافق ایک روایت کے اس حملے مین پچاس مجاہد شربت شہادت نوش کرکے جمیع سعدا وشہدا سے ملحق ہوے پس جناب امام حسینؑ نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا مردانہ رہو کہ تیر تمھاری جان کا قصد ان کافران غدار ہین پس حُر نے کہا یابن رسول اللہ چونکہ مین ہی پہلے راہ مین آپکا متعرض ہوا تھا چاہتا ہون مجھے اجازت دیجیے کہ پہلے مین ہی آپکی راہ مین قتل ہون جب رخصت ملی معرکۂ قتال مین آئے رجز پڑھکر شجاعان معرکۂ نبرد کو خاک ہلاک پر گرایا یہانتک کہ چالیس اشقیاے بیدین کو جہنم وصل کیا اور بروایت امام زین العابدینؑ اٹھارہ کافر روانۂ سقر کیے المختصر جب اسپ حُر پے کیا گیا پیادہ جنگ کی یہانتک کہ اُن اشقیا نے گرادیا اور ایوب بن مسروح شقی نے حضرت حُر کو شہید کیا اور اصحاب امام حسینؑ معرکۂ قتال سے اٹھا لائے اُسوقت ایک رمق جان باقی تھی اور خون رگون سے جاری تھا آہ آہ مومنین کیا رحمدل تھے آپ کے آقاے مظلوم سید الشہداؑ راوی کہتا ہی کہ اُسوقت امام حسینؑ نے اپنا دست مبارک حُر کے منھ پر پھیرا اور فرمایا تمھاری مان نے تمھارا نام حُر رکھا تھا اب تم دنیا وعقبیٰ مین آزاد ہو افسوس ہزار افسوس مومنین ابھی آپنے سنا کہ بعد شہادت حضرت حُر کو اصحابؓ امام حسینؑ مقتل سے اٹھا لائے اور کسقدر رحمت وشفقت امام حسینؑ نے حضرت حُر پر کی آہ آہ کون تھا بعد شہادت اصحاب واقربا جو جناب امام حسینؑ پر رحم کرتا حالانکہ وہ جناب زبان مبارک بسبب شدت تشنگی کے بار بار چباتے تھے اور ایک ایک شقی سے پانی طلب فرماتے تھے مگر کوئی ملعون جواب تک نہ دیتا تھا آخر اسی ظلم وستم سے اُن جناب کو شہید کیا اور ایک قطرہ پانی کا نہ دیا

از آب ہم مضائقہ کردند کوفیان
خوش داشتند حرمت مہمان کربلا

بودند دیو ودد ہمہ سیراب ومی مکید
خاتم ز قحط آب سلیمان کربلا
زان تشنگان ہنوز بعیوق می رسد
آواز العطش ز بیابان کربلا

چنانچہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ نُکِثَتْ ذِمَّتُہٗ سلام خدا ہو اُن جناب کے جنکا عہد توڑا گیا اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ ھُتِکَتْ حُرْمَتُہٗ سلام خدا ہو اُن جناب پر جنکی ہتک حرمت کی گئی اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اُرِیْقَ بِالظُّلْمِ دَمُہٗ سلام خدا ہو اوپر اُن جناب کے جنکا خون بظلم وستم بہایا گیا اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُغْتَسِلِ بِدَمِ الْجِرَاحِ سلام خدا ہو اوپر اس جناب کے جو اپنے زخمونکے خون مین نہلایا گیا اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُجَرَّعِ بِکَاسَاتِ الرِّمَاحِ سلام خدا ہو اُس پیاسے پر جسے جام نیزہ ہاے آبدار سے سیراب کیا اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُضَامِ الْمُسْتَبَاحِ سلام خدا ہو اُس مظلوم پر جس پر ظلم وستم کرنا مباح سمجھا گیا اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَنْحُوْرِ فِی الْوَرٰی سلام خدا ہو اُس مظلوم پر جو خلق اللہ میں نحر کیا گیا اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ تَوَلّٰی دَفْنَہٗ اَھْلُ الْقُرٰی سلام خدا ہو اُس بیکس پر جسکے دفن کے اہل قریہ متولی وتکفل ہوے اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ۝

مجلس چہارم اشعار پیشخوانی وفضائل اصحاب جناب سالتمآب وصحاب جناب امام حسینؑ واشعار در وصف بہشت وحال وہب بن عبد اللہ کلبیؓ وشہادت وفقرات زیارت ناحیہ مقدسہ وآمدن ذوالجناح بر در خیمہ بعد شہادت حضرت سید الشہداؑ ونوحہ حضرت زینبؑ وام کلثومؑ مع فقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ

باز این چہ شورش است کہ در خلق عالم است
باز این چہ نوحہ وچہ بکا وچہ ماتم است
باز این چہ رستخیز عظیم ست کز زمین
بی نفخ صور خاستہ تا عرش اعظم ست
این صبح تیرہ باز دمید از کجا کزو
کار جہان وخلق جہان جملہ درہم ست
گویا طلوع می کند از مغرب آفتاب
کاشوب در تمامی ذرات عالم ست

گرخوانمش قیامت دنیا بعید نیست	این رستخیز عام کہ نامش محرم است
در بارگاہ قدس کہ جائے ملال نیست	سرہای قدسیان ہمہ بر زانوی غم است
جن و ملک بر آدمیان نوحہ می کنند	گویا عزای اشرف اولاد آدم است
خورشید آسمان و زمین نور مشرقین	پروردۂ کنار رسول خدا حسینؑ

۶ فی صحیفۃ الرضا انہ قال رسول اللہ ان اللہ عز و جل امرنی بحب اربعۃ علی و ابی ذر و سلمان و مقداد یعنی لاشہ زبدۃ الاصفیا امام الاتقیا پناہ غربا شہید زہر جفا علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ و الثنا بسند خود روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسالت سے کہ تحقیق کہ خداوند عز و جل نے حکم دیا مجھکو چار آدمیوں کی دوستی کا علی اور سلمان اور ابوذر اور مقداد بن اسود سبحان اللہ کیا اصحاب تھے جناب رسالت مآب کے کہ جنکی دوستی کا حکم خود خداوند علی اعلیٰ نے اپنے حبیب کو دیا تھا مگر مومنین صحاب امام حسین بھی کیا اصحاب باوفا تھے کہ جنکی تعریف خود حضرت امام حسینؑ نے فرمائی ہی سبحان اللہ کیسی شجاعت ان بہادروں نے دکھادی اور حق وفاداری تھا ادا کردیا اور سب کے سب راہ خدا مین شہید ہو گئے چنانچہ ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے بسند معتبر روایت کی ہی کہ ایک شخص نے جناب صادقؑ سے سوال کیا کہ یا ابن رسول اللہ اسکا کیا سبب تھا کہ اصحاب امام حسینؑ باوجودیکہ جانتے تھے کہ قتل ہو جائینگے جہاد پر سبقت کرکے بیباکانہ دریاے جنگ مین کودپڑتے تھے حضرتؑ نے فرمایا پردہ اُنکے سامنے سے اٹھادیا گیا تھا کہ اپنے منازل بہشت مین دیکھتے تھے پس مبادرت کرتے تھے کہ قتل ہو کر اپنی منزلوں مین پہونچین اور اپنی حوروں سے ہم آغوش ہون اور قطب راوندی نے بسند صحیح ابوحمزہ ثمالی سے روایت کی ہی کہ امام زین العابدینؑ نے فرمایا اُس رات کو جسکی صبح میرے پدر بزرگوار شہید ہوے مین اُنکے ہمراہ تھا پس میرے پدر بزرگوار نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا کہ اب رات ہو گئی موقع نکل جانیکا تم مل گیا ہی الحرم کہ اس بات کو غنیمت جانو اور نکل جاؤ کہ اس گروہ جفاکار کو مجھ سے غرض ہی اور کسی سے مطلب نہین ہی اگر مجھے قتل کرین تمہارا تعاقب نہ کرینگے مین نے اپنی بیعت تمہاری گردنوں سے نکال لی اصحاب نے عرض کیا خدا کی قسم ہی یہ ہرگز نہ ہوگا حضرتؑ نے فرمایا کل کے دن قتل ہو گے

اور تم مین سے ایک بھی نہ بچیگا اصحاب نے کہا کہ ہم خدا کی حمد کرتے ہین کہ اُسنے ہم کو اس کرامت سے مشرف کیا کہ ہمراہ آپ کے شہید ہون پس اصحاب شہادت پر مستقل ہو گئے اور حضرتؑ نے اُنکے لیے دعا کی اور فرمایا سر اونچا کرکے نظر کرو جب نظر بلند کی اپنے منازل و درجات بہشت مین دیکھے اور حضرتؑ نے ہر ایک کی جگہ اُسے دکھادی یہانتک کہ سب نے اپنی اپنی منزلین پہچان لین اور حور و قصور و نعمتہاے خدا کا معاینہ کرلیا اس سبب سے اس صحرا میں نیزہ و شمشیر کا مطلق خیال نہ کرکے دوڑ پڑتے تھے کہ کہین جلد اپنی منزل میں پہنچ کے نعیم ابدی سے متنعم ہوں ؎

هَنِيئاً لَكُمْ رَوْحُ الْجِنَانِ وَطِيبُهَا	نَعِيماً مُقِيماً دَائِماً يَتَجَدَّدُ

اے اصحاب جناب سید الشہداؑ اسیر باغ جنت کی تمھیں مبارک ہو خوشبو و عطریات بہشت لگاؤ اور گوارا ہون تمھین نعمتین فردوس کی کہ وہ نعمتیں ایسی ہیں جنکو دوام و قیام ہی کبھی تم سے منقطع نہ ہونگی اور ہمیشہ اُس مین لذت تازہ لطف بے انداز پاؤ گے۔

وَأَشْجَارُهَا مَمْلُوَّةٌ مِنْ ثِمَارِهَا	وَأَطْيَارُهَا مِن

اور اُن باغہاے بہشت مین درخت میوہ ہاے گوناگوں سے لدے ہوئے درختوں پر جانوران رنگارنگ و بوقلموں خوش و عن نغمہ زن ہیں۔

دِيَارٌ مِنَ الْيَاقُوتِ وَالْأَرْضُ فِضَّةٌ	وَفِيهَا قُصُورٌ لُؤْلُؤٌ وَزَبَرْجَدُ

اور مبارک ہون تمھین شہرہاے جنت کے ایسے شہر جنکی شہر پناہ کی دیواریں ایک ڈال یاقوت سرخ کی ہین اور زمین اُن شہرونکی خالص چاندی کی ہی اور قصور ہیں وہ ایک ڈال دُر بے بہا اور زمرد سبز کے ہیں

وَأَنْهَارُهَا خَمْرٌ وَمِسْكٌ تُرَابُهَا	دخیمات مرجان و بیہا محمد

اور نہرین شراب طہور سے مملو اُن قصر و محلوں مین جابجا خوش ترتیبی سے جاری ہین اور ہر ایک اُن نہرونکی مشک خالص سے ہی اور جابجا خیمے مروارید کے استادہ ہین اور کبھی کبھی اُن خیمونکو جناب رسالتمآبؐ اپنے قدوم میمنت لزوم سے مزین فرمائینگے اور سر افتخار تمہارا عرش علی پر پہونچائینگے الغرض جب وہ وقت آیا جسے جناب امام حسینؑ فرماتے تھے اور لڑائی شروع ہو گئی اول حر بن یزید

ریاحی داخل جنت ہوئے بعد اُسکے بُریر بن حضیر ہمدانی بدرجۂ شہادت فائز ہوئے پس وہب بن عبداللہ کلبی نے رخصت مبارزت طلب کی اُنکے ہمراہ اُنکی زوجہ اور مادر بھی تھی مادر سعادتمند محاربہ و مقاتلہ کی اپنے پسر کو ترغیب کرتی تھی جب وہب معرکۂ کارزار مین آئے ایک گروہ اشرار کو طعمۂ شمشیر آبدار کرکے اپنی زوجہ اور والدہ کے پاس واپس آئے اور کہا ای مادر آپ مجھسے راضی ہوئین اُس مؤمنہ نے کہا ای فرزند تجھسے مین اُسوقت راضی ہونگی جب نصرت امام حسینؑ مین تو قتل ہو جائیگا زوجہ نے کہا مجھے بیکس وغریب نہ چھوڑے جاؤ مان نے کہا ای فرزند سعادتمند اسکی بات نہ سنو اور اپنی جان امام حسینؑ پر فدا کرو کہ بروز قیامت اپنے جد بزرگوار سے وہ تمھاری شفاعت کرین پس وہب بن عبداللہ کلبی جنگاہ مین پھر گئے اور دریائے جنگ مین غوطہ مار کے دلیرانہ محاربہ کیا یہانتک کہ اُنیس۱۹ سوار اور بارہ۱۲ پیادے لشکر شقاوت اثر کے واصل جہنم کیے آہ آہ مومنین آخر الامر ظالمون نے اُنکے ہاتھ کاٹ ڈالے مادر وہب نے جب یہ حال اپنے پسر کا دیکھا چوب خیمہ ہاتھ مین لیکر متوجہ معرکہ ہوئی اور کہتی تھی میرے پدر و مادر ای فرزند تجھپر سے فدا ہون حرم محترم و مکرم جناب رسولخدا کی نصرت کرکے شہید ہو جا اور سعادت ابدی حاصل کر وہب ہر چند چاہتے تھے ان کو پھیر دین مگر وہ نہ مانتی تھی جب امام حسینؑ نے وہ حال مشاہدہ کیا فرمایا خدا تمھین جزائے خیر عطا کرے کہ نصرت اہلبیت مین تم نے کوئی دقیقہ نہین چھوڑا ای زن صالحہ واپس چلی آ عورتونپر جہاد نہین ہی المختصر جب وہب نے شربت شہادت نوش کیا اُسکی زوجہ بیتابانہ اُسکے پاس گئی اور اپنا مُنھ اُسکے مُنھ پر رکھکر خاک شوہر کے مُنھ سے جھاڑنے لگی آہ آہ مومنین اُسوقت شمر لعین نے اپنے غلام سے کہا اُسنے ایک گرز اُس سوگوار کے سر پر ایسا لگایا کہ اپنے شوہر سے ملحق ہوئی اور حدیث مین حضرت امام زین العابدینؑ سے منقول ہی کہ وہب پہلے نصرانی تھے بعد اُسکے وہ اور اُنکی مان امام حسینؑ کی بیعت سے مسلمان ہوئے اور جب معرکہ مین پہونچے سات یا آٹھ شقی قتل کیے اور بروایت دیگر چوبیس پیادے اور بارہ سوار منافقان نابکار کے طعمۂ تیغ آبدار کیے اور جب کثرت جراحات سے مجبور ہو گئے اُنکو قید کرکے عمر بن سعد کے پاس لیگئے اُس ملعون نے حکم دیا کہ

اُنکا سر کاٹ کر لشکر امام حسینؑ مین پھینکدیا اُنکی مان نے تلوار اپنے پسر کی اُٹھائی اور متوجہ لشکر مخالف ہوئی امام حسینؑ نے فرمایا ای مادر وہب لڑنے نہجا خدا نے جہاد کا عورتون کو حکم نہین دیا ہی تجھے بشارت ہو کہ تو اور تیرا پسر بہشت مین میرے جد بزرگوار کے پاس ہوگا اور بروایت دیگر سر اپنے فرزند کا بجانب لشکر مخالف پھینکدیا اور ایک ظالم کو ہلاک کیا پس چوب خیمہ اُٹھا کر دو کافرونکو قتل کیا حضرتؑ نے فرمایا ای مادر وہب خدا تجھے ناامید نہ کریگا اور تو مع پسر خدمت سید المبشرین درجہ عطائے بہشت مین ہوگی اللہ اکبر مومنین کیا مرتبہ ہی شہدائے کربلا کا ملاحظہ کیجیے کہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین ان بزرگوار ونپر کیونکر سلام کرتے ہین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الْجُیُوبِ الْمُضَرَّجَاتِ سلام خدا ہوا وپر اُن گریبانون کے جو خون آلودہ ہوئے اَلسَّلَامُ عَلَی الشِّفَاهِ الذَّابِلَاتِ سلام خدا ہو اُن ہونٹھونپر جو شدت تشنگی سے پژمردہ ہوگئے تھے اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَجْسَادِ الْعَارِیَاتِ سلام خدا ہو اُن اجسام طاہرہ پر جو عریان کیے گئے اَلسَّلَامُ عَلَی الْجُسُومِ النَّاحِلَاتِ سلام خدا ہو اُن بدنون پر جو متغیر و لاغر ہوگئے تھے اَلسَّلَامُ عَلَی الدِّمَاءِ السَّائِلَاتِ سلام خدا ہو اُن دماء پر جو جاری کیے گئے یعنی وہ لہو جو بظلم وستم بہائے گئے اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَعْضَاءِ الْمُقَطَّعَاتِ سلام خدا ہو اُن اعضا پر جو ٹکڑے ٹکڑے کیے گئے اَلسَّلَامُ عَلَی الرُّؤُوسِ الْمُشَالَاتِ سلام خدا ہو اُن سرونپر جو نیزرون پر بُلند کیے گئے اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَبْدَانِ السَّلِیبَةِ سلام خدا ہو اُن بدنون پر جو برہنہ کیے گئے اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُجَدَّلِینَ فِی الْفَلَوَاتِ سلام خدا ہو اُن اجسام پر جو صحرا مین خاک و خون مین غلطان تھے اَلسَّلَامُ عَلَی النَّازِحِینَ عَنِ الْاَوْطَانِ سلام خدا ہو اُن حضرات پر جو وطنون سے جدا کیے گئے اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَدْفُونِینَ بِلَا اَکْفَانٍ سلام خدا ہو اُن بیکسونپر جو بے کفن دفن ہوئے اَلسَّلَامُ عَلَی الرُّؤُوسِ الْمُفَرَّقَةِ عَنِ الْاَبْدَانِ سلام خدا ہو اُن سرونپر جو بدنون سے جدا کیے گئے افسوس ہزار افسوس مومنین ابھی آپ نے سنا کہ جب حضرت وہبؓ نے شہادت پائی تو جناب امام حسینؑ نے اُنکی مان کو سمجھایا اور پُرسا اور دلاسا دیا مگر آہ آہ کون تھا بعد قتل امام حسینؑ جو اہلبیت کو پُرسا دیتا

ہان البتہ ایک راہوار جناب امام حسینؑ کا جسپر حضرت نے سوار ہوکر جہاد فرمایا تھا وہ اہلبیت عصمت
وطہارت کے پاس سُنانی لیکر پُرسا دینے کو آیا تھا چنانچہ امام زین العابدینؑ سے منقول ہی کہ
جب جناب امام حسینؑ کو شہید کیا اسپ آنحضرتؑ نے خون امام حسینؑ سے اپنی پیشانی رنگین کی
اور فریاد کرتا ہوا خیمہ ہاے حرم محترم کی طرف دوڑا جب مخدرات خیام حرم عصمت وجلالت نے
گھوڑے کی آواز سنی سروپا برہنہ خیمون سے باہر نکل آئین جب گھوڑے کو دیکھا اور سوار کو نہ دیکھا
فریاد وَاحُسَیْنَاہُ وَاِمَامَاہُ کی بلند کی ام کلثومؑ خواہر آنحضرتؑ سر پیٹ کے نوحہ وزاری کرتی
تھین اور کہتی تھین وَامُحَمَّدَاہُ اسوقت تمھارے حسینؑ بے عمامہ و ردا تیغ اہل جفا سے قتل
ہوکے صحراے کربلا مین پڑے ہین حضرت زینبؑ خواہر آنحضرتؑ رو رو کے کہتی تھین وَامُحَمَّدَاہُ
یہ وہی حسینؑ تمھارا پیارا ہی جو خاک وخون مین غلطان پڑا ہی اور اُنکے اعضا جدا جدا ہوگئے ہین آپکی
دختر انکو اسیر کرتے ہین مین خداؐ و محمد مصطفےٰ و علی مرتضیٰ وحمزہؑ سیدالشہدا سے اپنے حال کی شکایت
کرتی ہون وَامُحَمَّدَاہُ یہ تمھارا حسینؑ ہی کہ تیغ اولاد زنا سے شہید ہوگیا اور عریان صحراے کربلا مین
پڑا ہی وَاکُرْبَتَاہُ آہ میرے جدامجد محمد مصطفےٰ زندہ نہین ہین آہ اصحاب محمد مصطفےٰؐ یہ ذریت
تمھارے پیغمبرؐ کی ہی کہ اہل جور وجفا نے اُنھین قید کیا ہی آہ آہ مومنین اسی حالت کو یاد کرکے
حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین وَاَسْرَعَ فَرَسُکَ شَارِدًا اِلٰی خِیَامِکَ قَاصِدًا
مُحَمْحِمًا بَاکِیًا اور اُسی حالت سقیم مین آپ کے فرس نے جلدی کی کہ دوڑتا ہوا آپ کے اہلحرم
کے خیام کی جانب آیا کہ بقصد اطلاع اہلحرم حمحمہ کرتا تھا اور روتا جاتا تھا فَلَمَّا رَاَیْنَ النِّسَاءُ
جَوَادَکَ مَخْزِیًّا وَنَظَرْنَ سَرْجَکَ عَلَیْہِ مَلْوِیًّا پس جب آپکے اہلحرم نے آپکے خاصہ کے گھوڑے
کو آپ سے خالی دیکھا اور زین آپ کی سواری کا اُس گھوڑے پر جُھکا ہوا نظر آیا بَرَزْنَ مِنَ
الْخُدُوْرِ نَاشِرَاتِ الشُّعُوْرِ تو خیمون سے بال سرون کے چہرون پر بکھرائے ہوے باہر نکل پڑین
عَلَی الْخُدُوْدِ لَاطِمَاتٍ وَبِالْوُجُوْہِ سَافِرَاتٍ وَبِالْعَوِیْلِ دَاعِیَاتٍ وَبَعْدَ الْعِزِّ مُذَلَّلَاتٍ
وَاِلٰی مَصْرَعِکَ مُبَادِرَاتٍ اپنے رخسارون پر طمانچے مارتی تھین اور چہرے اُن سب کے کھلے ہوے

تھے اور فریاد وزاری بآواز بلند کرتی تھین اور بعد عزت کے ذلیل ہوگئی تھین اور مقام شہادت
کیطرف آپکے دوڑتی ہوئی پہونچین الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس پنجم فضائل جناب امیرالمومنینؑ و اشعار در مدح حیدر کرار و حال حضرت قاسمؑ واشعار رجز وشہادت حضرت قاسمؑ وحال پامالی وغیرہ وحال بیکسی وتشنگی

جناب سیدالشہدا علیہ السلام

فِیْ صَحِیْفَۃِ الرِّضَا اَنَّہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لِعَلِیٍّ یَا عَلِیُّ اِنَّکَ سَیِّدُ الْمُسْلِمِیْنَ وَیَعْسُوْبُ الدِّیْنِ وَ
اِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ زبدۂ اصفیا امام اتقیا پناہ غربا شہید زہر جفا علی بن موسیٰ
الرضا علیہ التحیۃ والثنا بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے جناب امیر سے
کہ اے علیؑ تم سردار ہو مسلمانون کے اور یعسوب ہو دین کے اور پیشوا ہو متقیوں کے اور امیر لشکر ہو
اُن مومنون کے جنکے اعضاے وضو روشن ہین قَالَ اَبُوالْقَاسِمِ الطَّائِیُّ سَاَلْتُ اَحْمَدَ بْنَ
یَحْیٰی عَنِ الْیَعْسُوْبِ فَقَالَ ھُوَ الذَّکَرُ مِنَ النَّحْلِ یَتَقَدَّمُھَا وَیُحَامِیْ عَنْھَا ابوالقاسم طائی
کہتے ہین کہ دریافت کیا مین نے احمد بن یحیی سے معنی یعسوب کو اُنھون نے کہا وہ ایک نر ہوتا
ہو شہد کی مکھیون مین کہ سب سے آگے رہتا ہی اور اُن سب کی حفاظت کرتا ہی او رچونکہ جناب
امیرالمومنینؑ دین جناب رسالتمآبؐ کے بادشاہ اور اُسکے حامی وپشت پناہ ہین اسوجہ سے
حضرتؑ کا لقب یعسوب الدین ہوا وَبِاِسْنَادِہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَمَّا اُسْرِیَ بِیْ اِلَی السَّمَاءِ
اَخَذَ جِبْرَئِیْلُ بِیَدِیْ وَاَقْعَدَنِیْ عَلٰی دُرْنُوْکٍ مِنْ دَرَانِیْکِ الْجَنَّۃِ اور پھر جناب امام رضاؑ
بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ شب معراج جب مین آسمان پر پہونچا
تو جبرئیلؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجکو ایک فرش پر فرشہاے جنت سے بٹھایا ثُمَّ نَاوَلَنِیْ سَفَرْجَلَۃً
فَاَنَا اُقَلِّبُھَا اِذِ انْفَلَقَتْ فَخَرَجَتْ مِنْھَا جَارِیَۃٌ حَوْرَاءُ لَمْ اَرَ اَحْسَنَ مِنْھَا فَقَالَتْ اَلسَّلَامُ

عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ پھر مجھے ایک بہی دی پس مین اُسکو حرکت دے رہا تھا ناگہان وہ شق ہوگئی اور ایک دختر سیاہ چشم اُسمین سے نکلی کہ مین نے اُس سے زیادہ تر خوبصورت کوئی اور نہ دیکھی تھی اُسنے کہا سلام ہو آپ پر اے محمد مصطفیٰ قُلْتُ مَنْ اَنْتِ فَقَالَتْ اَنَا الرَّاضِیَةُ الْمَرْضِیَّةُ خَلَقَنِی الْجَبَّارُ مِنْ ثَلٰثَةِ اَصْنَافٍ اَسْفَلِیْ مِنْ مِّسْكٍ وَ اَوْسَطِیْ مِنْ كَافُوْرٍ وَ اَعْلَایَ مِنْ عَنْبَرٍ عُجِنْتُ مِنْ مَّآءِ الْحَیَوَانِ مین نے کہا تو کون ہی اُسنے کہا میرا نام راضیۂ مرضیہ ہی خداوند جبار نے مجھے تین قسمون سے پیدا کیا اسفل بدن میرا مُشک کا ہی اور بیچ کا بدن میرا کافور کا ہی اور اوپر کا بدن میرا عنبر کا ہی میرا خمیر آبحیات سے کیا گیا ہی قَالَ لِیَ الْجَبَّارُ كُوْنِیْ فَكُنْتُ خَلَقَنِیْ لِاَخِیْكَ وَ ابْنِ عَمِّكَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ پھر مجھسے خداوند جبار نے فرمایا کہ موجود ہو جا تو پس موجود ہو گئی مین مجھے خدا نے پیدا کیا ہی آپکے بھائی اور ابن عم علی بن ابی طالبؑ کے واسطے

وَ بِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَا عَلِیُّ اِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰهَ فِیْكَ خَمْسَ خِصَالٍ فَاَعْطَانِیْ الخ پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ ای علیؑ تمہارے حق مین مین نے خدا سے پانچ باتین طلب کین اور اُسنے عطا فرمائین اَمَّا اُوْلٰهُنَّ فَسَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ تَنْشَقَّ عَنِّی الْاَرْضُ وَ اَنْفُضَ التُّرَابَ عَنْ رَاْسِیْ وَ اَنْتَ مَعِیْ فَاَعْطَانِیْ پہلی یہ کہ مین نے سوال کیا کہ بروز حشر جب میری قبر شق ہو اور مین خاک اپنے سر سے جھاڑتا ہوا اُٹھون تو تم میرے ساتھ ہو پس خدا نے مجھے یہ بات عنایت کی وَ اَمَّا الثَّانِیَةُ فَسَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ یُّوْقِفَنِیْ عِنْدَ كِفَّةِ الْمِیْزَانِ وَ اَنْتَ مَعِیْ فَاَعْطَانِیْ دوسری یہ کہ مین نے چاہا اپنے رب سے کہ مجھے ٹھہرائے پلۂ میزان کے پاس اور تم میرے ساتھ ہو پس یہ بات بھی عنایت کی مجھکو وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ فَسَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ یَّجْعَلَكَ حَامِلَ لِوَآئِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ هُوَ لِوَآءُ اللّٰهِ الْاَكْبَرُ تَحْتَهُ الْمُفْلِحُوْنَ الْفَآئِزُوْنَ فِی الْجَنَّةِ فَاَعْطَانِیْ اور تیسری یہ کہ سوال کیا مین نے اپنے رب سے کہ تمھین میرے عَلَم کا حامل کرے اور وہ عَلَم میرا عَلَم خداوند اکبر ہی اور تحت مین اُسکے وہ لوگ ہونگے کہ جو رستگار اور جنت مین فائز ہونگے پس یہ بات بھی خدا نے مجھے عنایت فرمائی وَ اَمَّا الرَّابِعَةُ فَسَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ یَّجْعَلَكَ

قَائِدَ اُمَّتِیْ اِلَی الْجَنَّةِ فَاَعْطَانِیْ اور چوتھی یہ کہ سوال کیا مین نے اپنے رب سے کہ تمھین پیشوا میری امت کا کرے تاکہ تم اُنھین جنت کی طرف لیجاؤ پس یہ بات بھی مجھے عنایت کی وَ اَمَّا الْخَامِسَةُ فَسَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ یَّسْقِیَ اُمَّتِیْ مِنْ حَوْضِیْ وَ اَنْتَ مَعِیْ فَاَعْطَانِیْ اور پانچوین یہ کہ سوال کیا مین نے اپنے رب سے کہ سیراب کرے میری امت کو میرے حوض سے اور تم میرے ساتھ ہو پس یہ بات بھی مجھے عنایت کی وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ بِذٰلِكَ اور تمام حمد اُس اللہ کے لیے ہی کہ جسنے احسان کیا مجھپر اسکے ساتھ

مرا ہم قبلۂ باشد کہ می گویند مدح او — خدا و مصطفیٰ و جبرئیلؑ و قدسیان یکسر
بود آن سید و سرور انیس و یار پیغمبر — شہِ شاہان شہ مردان شہ دوران شہ صفدر
بعلم اعلم بفضل افضل بزرم اکرم برزم اشجع — برخ یوسفؑ بکف موسیٰؑ بدم عیسیٰؑ بلب کوثر
دم طوفان آب و آتش و ظلمات و سد بستن — بُدی ہمراہ با نوحؑ و خلیلؑ و خضرؑ و اسکندر
رفیق و ہمدم و یار و سپہ دار نبیؐ بودی — بفتح مکہ و بدر و اُحد در خندق و خیبر
قطعہ
زپیکان و سنان و گرز و شمشیر شہ مردان — بود ترسان بود لرزان بود حیران بود مضطر
بدریا و بصحرا و بکوہ و بیشہ روز و شب — نہنگ بحر و ببر دشت و فیل مست و شیر نر
قطعہ
بہر میدان کہ فوجِ نصرتِ آن شاہ دریا دل — روان گردید با تیغ و سنان و ناوک و خنجر
زمین و آسمان و کوہ و دریا را ازین ہیبت — بلرزد تن بریزد دل بلغزد پا بگردد سر
قطعہ
زضرب نیزہ و تیر و کمند و ذوالفقار او — بروز جنگ مردان را بہست و پا و جسم و سر
گہے تا ہوش گہے پیچ گہے ریزد گہے افتد — عنان از کف رکاب از پا زرہ از بر کلہ از سر

سبحان اللہ مومنین کیا فضائل و مناقب اور خصائل و مراتب ہین جناب امیر شاہ خیبر گیر اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالبؑ کے کہ جو حد حصر و شمار سے باہر ہین کیا مجال ہی بشر کی بلکہ جن و ملک کی کہ اُنکا احاطہ کر سکے سوا سے خداوند عالم کے مگر افسوس ہزار افسوس مومنین کہ ایسے امام برحق اور ہادی مطلق کی اولاد امجاد پر کیا کیا ظلم و ستم اعداے دین کے ہاتھ سے گذرے کہ اطفال

نابالغ تک کو انھون نے زندہ نہ چھوڑا بلکہ تین روز کا بھوکا پیاسا شہید کیا اور کچھ پاس حضرت کی قرابت کا نہ کیا چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ بعد شہادت انصار جب اولاد حضرت عقیل و حضرت جعفر طیار بھی بدرجۂ شہادت فائز ہوچکی تب قاسم پسر امام حسنؑ کہ اُنکا چہرۂ مبارک مثل پارۂ ماہتاب کے تابان تھا اور ہنوز بحد بلوغ نہ پہونچے تھے اپنے عم بزرگوار پاس آئے اور رخصت جہاد طلب کی امام مظلومؑ نے حضرت قاسمؑ کو آغوش مبارک مین لیلیا اور اسقدر روئے کہ روتے روتے دونون بزرگوار بیہوش ہوگئے ہرچند حضرت قاسمؑ طلب رخصت مین مبالغہ کرتے تھے مگر حضرت اجازت نہ دیتے تھے یہانتک کہ حضرت قاسمؑ اپنے چچا کے پانون پر گر پڑے اور اسقدر روئے اور اجازت مانگی کہ آخر حضرت امام حسینؑ نے رخصت قتال دیدی جب اجازت پائی میدان قتال کو نور جمال سے روشن کیا اور باوجود خوردسالی ایک عدد مین پینتیس سنگین دلان بیحیا کو بعرصۂ فنا روانہ کیا اور کتاب بحار الانوار مین منقول ہی کہ حضرت قاسمؑ نے یہ اشعار رجز مین پڑھے

إِنْ تُنْكِرُونِي فَأَنَا ابْنُ الْحَسَنْ سِبْطُ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى وَالْمُؤْتَمَنْ
هٰذَا حُسَيْنٌ كَالْأَسِيرِ الْمُرْتَهَنْ بَيْنَ أُنَاسٍ لَا سُقُوا صَوْبَ الْمُزُنْ

ای اعدائے دین اگر تم مجھکو نہین پہچانتے ہو تو جان لو کہ مین خاتم الانبیا کے نواسے کا پارۂ جگر قاسم بن الحسن ہون یہ حسین فرزند رسول الثقلین ہین کہ جنکو دشمنان دین نے مانند گنہگار کے بیکس و ناچار کر رکھا ہی حق سبحانہ تعالی عوض اس ظلم و ستم کے باران ابر رحمت سے اُنھین سیراب نہ کرے اور بروایت دیگر حمید بن مسلم کہتا ہی مین عمر بن سعد شقی کے لشکر مین تھا کیا دیکھتا ہون کہ ایک صاحبزادہ لشکر جناب امام حسینؑ سے جدا ہوکر متوجہ میدان ہوا نور جبین مبین سے تابان تھا ایک قمیص و ازار پہنے تھا اور دو موزے چڑھائے تھا بند نعل راست ٹوٹا ہوا تھا اُسوقت عمر بن سعد ازدی نے کہا خدا کی قسم مین جاکے اسے قتل کرتا ہون راوی کہتا ہی مین نے کہا سبحان اللہ آیا تیرے دل سے اس امر کی تاب ہوسکیگی کہ تو اُسپر ضربت لگائے خدا کی قسم اگر وہ مجھپر تلوار

مارے تو مین اُسکے دفع کرنے مین ہاتھ نہ اُٹھاؤنگا یہ فوج جو اُسے گھیرے ہی اُسکے لیے کافی ہی پس اُس ظالم نے گھوڑا دوڑا کر ایک ایسی ضربت حضرت قاسمؑ کے سر انور پر لگائی کہ مُنھ کے بھل زمین پر گرے اور فریاد کی کہ يَا عَمَّاهُ أَدْرِكْنِي یعنی ای چچا جان میری خبر لیجیے ناگاہ مین نے دیکھا کہ جناب امام حسینؑ مثل عقاب آئے اور صفونکو شگافتہ کرکے مثل شیر خشمناک اُن کافران بیباک پر حملہ کیا اور ایک تلوار عمر بن سعد ازدی قاتل قاسمؑ پر لگائی اُس ملعون نے بھی ہاتھ اُٹھایا حضرتؑ نے ہاتھ اُسکا جدا کردیا وہ شقی چلایا لشکر اہل نفاق جمع ہوگیا کہ اُسے دست زبردست امام حسینؑ سے چھڑالیجائیں لڑائی ہونے لگی پس وہ ملعون قتل ہوا آہ آہ مومنین اس اثنا مین اِدھر کے سوار اُدھر گئے اور اُدھر کے سوار اِدھر آئے اور وہ طفل زیر سُم اسپان چور چور ہوگیا الحاصل جناب امام حسینؑ نے اُن کافرونکو دور کردیا اور اپنے بھتیجے پاس پہونچے دیکھا کہ ایڑیان زمین پر رگڑ رہے ہین اور عازم سفر آخرت و گلگشت بہشت ہین جب حضرت قاسمؑ کا یہ حال جناب امام حسینؑ نے دیکھا دریائے اشک حسرت دیدہ ہائے مبارک سے جاری ہوا اور کہا خدا کی قسم چچا پر تیرے بہت گران ہی کہ تو اُسے اپنی نصرت و مدد کو بلائے اور وہ نصرت نہ کرسکے خدا اپنی رحمت سے اُن اشقیا کو دور کرے جنھون نے تجھے قتل کیا اور اُس گروہ پر وائے ہو جسکے دشمن تیرے جد و پدر ہون پس امام مظلومؑ نے اُس شہید معصوم کو اُٹھایا اور اُسکا سینہ اپنے سینہ پر رکھا پانون اُس طفل کے زمین پر رگڑتے جاتے تھے اسطرح اُٹھالے گئے اور شہدائے اہلبیتؑ مین جاکر لٹادیا اور کہا خداوندا ہمارے قاتلون کو تو قتل کر اور اُنکی جمعیت کو پراگندہ کردے اور اُن مین سے ایک کو نہ چھوڑ اور ہرگز اُنکو نہ بخشنا پس فرمایا ای میرے بھتیجو اور ای میرے اہلبیتؑ اور ای میرے بھائیو صبر کرو کہ اس روز کے بعد پھر کوئی ذلت و خواری نہ دیکھوگے اور بعزت و سعادت ابدی پہونچوگے کیون حضرات ابھی آپ نے سنا کہ جب حضرت قاسمؑ سر مبارک پر ضربت کھاکر گھوڑے سے زمین پر تشریف لائے اور فریاد کی کہ يَا عَمَّاهُ أَدْرِكْنِي تو جناب سید الشہداؑ مجرد سننے اس آواز کے مثل عقاب تشریف لائے اور حضرت قاسمؑ کے قاتل کو قتل کیا اور لاش اُنکی اُٹھاکر شہدائے اہلبیتؑ مین لیگئے آہ آہ کون تھا وقت شہادت جناب سید الشہداؑ کہ

بیکس و تنہا کی مدد کو آتا اور ضرر اہل شقاوت کو دفع کرتا اور ایک جرعۂ آب اس وقت آخر میں پلا دیتا ۵

بِنَفْسِیْ شِفَاهًا ذَابِلَاتٍ مِّنَ الظَّمَا	وَلَمْ تَحْظَ مِنْ مَّاءِ الْفُرَاتِ بِقَطْرَةٍ

فدا ہو جان میری اُن لبہائے نازنین پر جو شدت تشنگی سے مثل برگ خشک کے پژمردہ ہو گئے تھے
اور اُن لبون تک تین شبانہ روز ایک قطرہ پانی کا نہ پہونچا ۵

بِنَفْسِیْ عُیُوْنًا غَائِرَاتٍ سَوَاهِرًا	اِلَی الْمَاءِ مِنْهَا نَظْرَةً بَعْدَ نَظْرَةٍ

فدا ہو جان میری اُن چشمہائے انور پر جن مین بسبب شدت تشنگی اور نایابی آب و بیخوابی کے حلقے پڑ گئے تھے اور جو پیاس کی شدت مین بکمال حسرت دیاس آب فرات کی طرف مکرر دیکھا کین اور تا دم آخر ایک جرعۂ آب میسر نہ ہوا ۵

ای آب خاک شو کہ ترا آبرو نماند	شرمندہ رفت از تو لب تشنۂ حسین

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۵

مجلس ششم احادیث فضائل جناب امیرؑ و اشعار امام شافعی بمدح حضرت علیؑ و اشعار جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ و شہادت حضرت عباسؑ و نوحہ و زاری حضرت ام البنینؑ در مدینہ و حال بیکسی لاش حضرت سید الشہداؑ و محفوظ ماندن از پامالی اعدا بسبب نگہبانی شیر کربلا

فِیْ صَحِیْفَةِ الرِّضَا اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَا عَلِیُّ اِنَّكَ قَسِیْمُ النَّارِ وَالْجَنَّةِ وَاِنَّكَ تَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ فَتَدْخُلُهَا بِلَا حِسَابٍ زبدۂ اصفیا امام اتقیا پناہ غربا شہید زہر جفا علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ ای علیؑ بتحقیق کہ تم تقسیم کرنیوالے ہو نار اور جنت کے اور در جنت پر دق الباب کر کے بلا حساب داخل جنت ہو گے وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَا عَلِیُّ اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ كُنْتَ وَوُلْدُكَ عَلٰی خَیْلٍ بُلْقٍ

مُتَوَّجِیْنَ بِالدُّرِّ وَالْیَاقُوْتِ فَیَاْمُرُ اللّٰهُ بِكُمْ اِلَی الْجَنَّةِ وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ ای علیؑ جب روز قیامت ہو گا تو تم اور تمھاری اولاد ابلق گھوڑون پر سوار اور در اور یاقوت کے تاج پہنے ہونگے پس خداوند عالم تم لوگون کو جنت مین داخل ہونیکا حکم کریگا اور سب آدمی دیکھتے ہونگے وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیَاْتِ بَابَهَا اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ مین شہر علم ہون اور علی دروازہ اُسکے ہین پس جو شخص ارادہ کرے علم کا چاہیے ہے کہ آئے در پاس وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ نُوْدِیْتُ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ یَا مُحَمَّدُ نِعْمَ الْاَبُ اَبُوْكَ اِبْرَاهِیْمُ وَنِعْمَ الْاَخُ اَخُوْكَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اور پھر جناب امام رضا علیہ السلام بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ جب روز قیامت ہو گا ندا کیا جاؤنگا مین عرش سے کہ ای محمد مصطفےٰ کیا اچھے والد ہین والد تمھارے ابراہیم اور کیا اچھے برادر ہین برادر تمھارے علی بن ابی طالبؑ وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَاَبُوْهُمَا خَیْرٌ مِّنْهُمَا اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ سردار جوانان اہل بہشت کے حسنؑ اور حسینؑ ہین اور والد ماجد اُنکے بہتر ہین اُنسے وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَا عَلِیُّ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ وَلِاَهْلِكَ وَلِشِیْعَتِكَ وَلِمُحِبِّیْ شِیْعَتِكَ فَاَبْشِرْ فَاِنَّكَ الْاَنْزَعُ الْبَطِیْنُ مَنْزُوْعٌ مِّنَ الشِّرْكِ مَبْطُوْنٌ مِّنَ الْعِلْمِ اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ ای علیؑ بخشا اللہ تعالی نے تم کو اور تمھارے اہلبیتؑ کو اور تمھارے شیعون کو اور تمھارے شیعون کے دوستون کو اور تمھارے شیعون کے دوستون کو پس بشارت ہو تمکو پس تحقیق کہ تم انزع اور بطین ہو یعنی مبرا ہو شرک سے اور بھرے ہوے ہو علم سے وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَا عَلِیُّ لَوْلَاكَ لَمَا عُرِفَ الْمُؤْمِنُوْنَ بَعْدِیْ اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ ای علیؑ اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد

مومن نہ پہچانے جاتے وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ مَنْ اَحَبَّنِيْ وَجَدَنِيْ عِنْدَ مَمَاتِهٖ بِحَيْثُ يُحِبُّ وَمَنْ اَبْغَضَنِيْ وَجَدَنِيْ عِنْدَ مَمَاتِهٖ بِحَيْثُ يَكْرَهُ اور پھر جناب امام رضا ؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب علی بن ابی طالب ؑ نے جو شخص کہ دوست رکھے مجکو پائیگا مجکو نزدیک اپنی موت کے اُس حیثیت سے کہ اُسکو دوست رکھتا ہے اور جو شخص کہ دشمن رکھے مجھکو پائیگا مجھکو نزدیک اپنی موت کے ایسی حیثیت سے کہ وہ اُسکو مکروہ رکھتا ہو وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا عَلِيُّ اِنَّكَ اُعْطِيْتَ ثَلَاثًا قُلْتُ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَمَا اُعْطِيْتُ قَالَ اُعْطِيْتَ صِهْرًا مِثْلِيْ وَاُعْطِيْتَ مِثْلَ زَوْجَتِكَ فَاطِمَةَ وَاُعْطِيْتَ مِثْلَ وَلَدَيْكَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اور پھر جناب امام رضا ؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب علی ؑ بن ابی طالب ؑ نے کہ ارشاد کیا مجھ سے جناب رسالتمآب ؐ نے کہ اے علی ؑ تحقیق کہ تمھین تین باتین ایسی عنایت ہوئی ہین کہ وہ مجھے بھی نہین ملی ہین عرض کیا مین نے فدا ہون آپ پر مان باپ میرے وہ کیا چیزین ہین جو مجھے عنایت ہوئی ہین حضرت ؐ نے فرمایا کہ ایک تو یہ کہ تمھین مجھسا خسر دیا گیا دوسری یہ کہ فاطمہ سی زوجہ تمھین عنایت ہوئی تیسری یہ کہ حسن ؑ وحسین ؑ سے فرزند تمھین ملے وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ مومنین بزرگی وہ بزرگی ہے کہ جسکی اعدا بھی گواہی دین چنانچہ امام شافعی کہ جو ائمۂ اربعہ اہل سنت وجماعت سے ہین اُنھون نے کیا خوب نظم کیا ہے ؎

عَلِيٌّ حُبُّهٗ جُنَّةٌ	
قَسِيْمُ النَّارِ وَالْجَنَّةِ	وَصِيُّ الْمُصْطَفٰى حَقًّا
اِمَامُ الْاِنْسِ وَالْجِنَّةِ	

یعنی محبت جناب امیر ؑ کی سپر ہے آتش دوزخ سے اور یہی حضرت تقسیم کرنیوالے ہین دوزخ وبہشت کے جسے چاہین دوزخ مین داخل کرین جسے چاہین بہشت مین داخل کرین اور وصی مصطفے برحق ہین اور امام ہین تمام انس وجن کے اور پھر فرماتے ہین ؎

كَفٰى فِيْ فَضْلِ مَوْلَانَا عَلِيٍّ	
وُقُوْعُ الشَّكِّ فِيْهِ اَنَّهُ اللّٰهُ	وَمَاتَ الشَّافِعِيُّ وَلَيْسَ يَدْرِيْ
عَلِيٌّ رَبُّهٗ اَمْ رَبُّهُ اللّٰهُ	

یعنی کافی ہے فضیلت مین ہمارے مولا وآقا جناب علی ؑ بن ابی طالب ؑ کے کہ اُمین بہت لوگونکو شک واقع ہوگیا کہ اُنھین خدا کہنے لگے (یہ اشارہ ہے قوم نصیری کی طرف) اور شافعی مرگیا درآنحالیکہ وہ

دریافت اور معلوم نہ کرسکا کہ علی ؑ اُسکا پروردگار ہے یا اللہ اُسکا پروردگار ہے اشعار

بیا ساقی ای محفل آرای من / صفا بخش من شمع شبہای من
سیہ خانہ ام بیت معمور کن / بیک جلوہ ام شعلۂ طور کن
ز لبہای میگون شرابم بدہ / بعد دلہای محزون کبابم بدہ
شرابی مصفا چو آب گہر / ز دامان باد صبا پاک تر
سحری زند دم ز نور و ضیا / بیا ساقیا می بیار و بیا
بیا ساز و برگ جوانی بیار / ایاغ مئی ارغوانی بیار
بدہ ساغری چون سحاب کرم / ز خمخانۂ ساقی کوثرم
علی آن جن و انس را مقتدا / علی آن حبیب حبیب خدا
علی آن وصی نبی ؐ کریم / علی آن قسیم نعیم و جحیم
علی مقصد آیۂ انما / علی مورد سورۂ ہل اتا
علی فاتح جنگ بدر و حنین / گذارندۂ طاعت قبلتین
علی قاضی دین و دین نبی ؐ / بنص خدا نفس و عین نبی ؐ
علی معنی آیت قل کفی / فرازندۂ رایت مصطفیٰ ؐ
علی آنکہ دلہاست شیدای او / بود جزو ایمان تولای او
در شہر علم پیمبر ؐ علی ؑ / سپر ساز از باب خیبر علی ؑ
گہے زینت بستر مصطفیٰ ؐ / گہے رونق منبر مصطفیٰ ؐ
کمر بستہ بر قتل شیطان گہی / نظر بستہ بر جمع قرآن گہی
بتزویج حق عقد زہرا ؑ ازو / بترویج دین خلع دنیا ازو
گوارا برادر رد سائل نبود / ولی رد خورشید مشکل نبود
ز مہرش چنان مہر شد بیقرار / کہ یک روز آمد بگرد و دو بار

چنان ہیبتش بود در رزمگاه	کہ می کشت خلقی بہ تیغ نگاه
زسر پنجۂ او ہمی شد عیان	زرہ ہا زچشم تماشائیان
فتد تیغ او گر بر اعدای دین	شود سرخ از خون گاوِ زمین
بسبکی چو تیر ہوائے زند	حباب فلک بی صدا بشکند

سبحان اللہ مومنین کیا فضائل و مناقب ہین سید المسلمین یعسوب الدین امام المتقین قائد الغر المحجلین امیر المومنینؑ کے کہ جنکا حصر و شمار انس و جن و ملک سے بھی محال ہی اور سوائے خداوند ذوالجلال کوئی اُنکا احاطہ نہین کر سکتا مگر افسوس ہزار افسوس کہ اس امت بدکار نے اُنھین کی اولاد اطہار کو کس ظلم و ستم سے تین روز کا بھوکا پیاسا شہید کیا خصوصًا وہ فرزند جو مشابہ تھا حضرت امیرؑ سے صورت و سیرت مین چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ حضرت عباسؑ بن علیؑ اپنے سب بھائیون سے بڑے اور بحسن و جمال و صباحت و شجاعت و قوت و شوکت و تنومندی و بلندی قامت اپنے ہمعصرون سے ممتاز تھے جب بڑے گھوڑون پر سوار ہوتے تھے تو زمین پاہاے مبارک کے بوسے لیتی تھی اور لوگ اُنکو ماہ بنی ہاشم کہتے تھے اُس روز حضرت عباسؑ علمدار فوجِ امام ابرار تھے جب حضرت عباسؑ نے دیکھا کہ اب کوئی بغیر امام حسینؑ و فرزندان آنحضرتؑ باقی نہین رہا اپنے برادر گرامی جناب امام حسینؑ کی خدمت مین حاضر ہوے اور کہا ای برادر مجھے رخصت دیجیے کہ اپنی جان آپ پر سے قربان کر کے بدرجۂ رفیعۂ شہادت فائز ہون امام مظلومؑ اس کلام حسرت انجام کے استماع سے زار زار روئے اور کہا ای برادر نامدار تم میرے لشکر کے علمدار ہو تمھارے جانے سے میرا لشکر منتشر ہوگا حضرت عباسؑ نے کہا ای برادر بزرگوار میرا سینہ بھائیون اور دوستون کے قتل ہونے سے تنگ ہو اور اپنی زندگی سے ملول ہون اور آرزومند لقاے حق تعالی ہون اب تاب مصیبت دوستان باوفا نہین ہی مین چاہتا ہون اپنے بھائیون اور دوستون کا ان مخالفون سے طلب خون کر کے انھین پسپا کر دون امام حسینؑ نے فرمایا کہ اگر ارادۂ سفر آخرت ہی تو کچھ پانی اہلبیت رسالت

اور بچون کے لیے حاصل کرو کہ پیاس سے بیتاب ہو رہے ہین پس حضرت عباسؑ حق شناس اُن سنگین دلان ظلم اساس کے پاس گئے اور کہا ای بے شرمو اگر تمھارے گمان ناقص مین ہم گناہگار ہین تو ہماری زنان و اطفال نے کیا گناہ کیا ہی اُنپر رحم کرو اور تھوڑا سا پانی دیدو جب حضرت عباسؑ نے دیکھا کہ نصیحت اُن کافران بے حمیت کو اثر نہین کرتی خدمت بابرکت امام حسینؑ مین واپس گئے ناگاہ خیمہ ہاے حرم محترم سے صدائے العطش العطش آئی پس حضرت عباسؑ بیتاب ہو کے اپنے گھوڑے پر سوار ہوے اور نیزۂ و مشک لیکے قصد نہر فرات کیا جب حضرت قریب نہر پہونچے چار ہزار کفار اشرار موکل آب فرات تھے اُنھون نے حضرت عباسؑ کو گھیر کے جسم شریف کو تیر باران کر دیا حضرت عباسؑ نے بھی اُس فوج بیقیاس پر حملہ کیا اور اسی شقی تن تنہا قتل کر کے نہر فرات پر پہونچے جب ایک چلو پانی اُٹھایا کہ پی لین اُسوقت پیاس حضرت امام حسینؑ اور اُنکے اہلبیت کی یاد آئی وہ پانی چلو سے پھینک دیا اور مشک پانی سے بھر کے دوش مبارک پر رکھی اور لڑتے ہوے متوجہ خیمہ ہاے حرم محترم ہوے وہ کافران بیحیا سد راہ ہوے اور حضرت عباسؑ کو گھیر لیا مگر حضرت عباسؑ اُن اشقیا سے لڑتے چلے آتے تھے ناگاہ یزید بن وقاد کمینگاہ سے آیا اور حکیم بن طفیل شقی نے بھی اُسکی مدد کی اور ایک ضربت دست راست پر ایسی لگائی کہ ہاتھ کٹ گیا حضرت عباسؑ نے مشک دوش چپ پر رکھی اور تلوار بھی دست چپ مین اُٹھا کے جہاد شروع کیا اور راہ طے کرتے تھے ناگاہ حکیم بن طفیل لعین نے دوسری ضربت دست چپ پر لگائی اور وہ ہاتھ بھی کٹ گیا مومنین قربان ہو جان ہم شیعون کی اس وفاداری پر کہ اُس حال مین بھی حضرت عباسؑ نے مشک دانتون سے پکڑ کے گھوڑا دوڑایا کہ کسی طرح پانی پیاسون تک پہونچ جائے ناگاہ ایک تیر مشک پر لگا اور پانی زمین پر بہگیا اور دوسرا تیر سینۂ اقدس پر لگا کہ گھوڑے سے زمین پر گر پڑے اُسوقت آواز دی کہ یا اخاہ اَدرِکنِی یعنی ای برادر بزرگوار میری خبر لیجیے آور بروایت دیگر نوفل بن ازرق شقی نے ایسا گرز سر مبارک پر لگایا کہ روح حضرت عباسؑ نے بال سعادت

جانب ریاض جنت پرواز کی اور آب کوثر اپنے پدر بزرگوار کے ہاتھ سے نوش فرمایا جب امام حسینؑ نے اپنے بھائی کی آواز سنی جلد تشریف لائے اور جب حضرت عباسؑ کا وہ حال دیکھا آہ حسرت دل پُردرد سے کھینچی اور قطرات اشک خونین دیدۂ حق بین سے جاری ہوے اور نعش اپنے علمدار کی اُٹھاکر جانب خیمہ لے چلے اور فرمایا اَلْآنَ اِنْکَسَرَ ظَهْرِیْ وَقَلَّتْ حِیْلَتِیْ یعنی اب وقت پشت میری شکستہ ہوگئی اور راہ چارہ و تدبیر مسدود ہوگئی اور بروایت جناب امام جعفر صادقؑ خدا نے بعوض دو ہاتھوں کے حضرت عباسؑ کو دو باز و عنایت فرمائے کہ باغ جنت مین اُن بالہاے سعادت سے پرواز کرتے ہین اور صاحب بحار الانوار لکھتے ہین کہ جب ام البنینؓ مادر حضرت عباسؑ نے خبر شہادت مدینے مین سُنی تو وہ معظمہ ہر روز قبرستان بقیع مین جاکر اپنے فرزند پر نوحہ وزاری اور فریاد و بیقراری کرتی تھین اور اہل مدینہ صداے نوحہ وزاری سنکر روتے تھے یہانتک کہ مروان لعین باوجود عداوت اہلبیت طاہرینؑ انکا نوحہ سنکر روتا تھا اور بیتاب ہوجاتا تھا کیون حضرات ابھی آپ نے سنا کہ جب حضرت عباسؑ سینۂ اقدس پر تیر کھاکر گھوڑے سے زمین پر تشریف لائے اور آواز دی کہ یَا اَخَاهُ اَدْرِکْنِیْ تو جناب سید الشہداؑ بمجرد سننے اُس آواز کے کیسی جلدی تشریف لائے اور لاش اپنے علمدار کی اُٹھاکر جانب خیمہ لے چلے آہ آہ کون تھا وقت شہادت حضرت مظلوم کربلا کہ اُس بیکس و تنہا کی مدد کو آتا و ضرر اہل شقاوت کو دفع کرتا اور ایک گھونٹ پانی کا اُس وقت آخر مین پلادیتا البتہ ایک شیر جو کربلا کے جنگل مین رہتا تھا جب حسب حکم جناب زینبؓ فضہؓ اُسکو بلانے گئین اور وہ حاضر ہوا تو اُسنے دونون ہاتھ اپنے جسد امام حسینؑ پر حفاظت کی غرض سے رکھدیے اور گھوڑے جو بقصد پامالی لاش اطہر قریب حضرتؑ کے آچکے تھے اُس شیر کے ڈر سے آگے نہ بڑھ سکے کیون مومنین اگر وہ شیر اُسوقت حفاظت کے لیے نہ آتا تو اعدا تو قصد پامالی مصمم کرچکے تھے اور گھوڑون کی نعل بندیان بھی ہوچکی تھین اُس شہید مظلوم کی لاش اقدس پامال سُم اسپان ہوجاتی الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا

ای منقلب ینقلبون

مجلس ہفتم مذمت ضحک و اشعار جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ و حال حضرت یحییٰؑ و شہادت جناب علی اکبرؑ و بیرون آمدن حضرت زینبؑ از خیمہ محترم بر لاش حضرت علی اکبرؑ و شہادت طفل صغیر پسر حضرت شہر بانوؑ

رُوِیَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ اَنَّهٗ مَرَّ بِشَابٍّ یَضْحَکُ فَقَالَ لَهٗ یَا هٰذَا هَلْ مَرَرْتَ بِالصِّرَاطِ قَالَ لَا قَالَ وَهَلْ اِلَی الْجَنَّةِ تَصِیْرُ اَمْ اِلَی النَّارِ قَالَ لَا اَدْرِیْ قَالَ فَمَا هٰذَا الضِّحْکُ فَالَّا الرَّاوِیْ فَمَا رُءِیَ ذٰلِكَ الْفَتٰی بَعْدَهَا ضَاحِکًا منقول ہے کہ ایک روز جناب امام حسنؑ کہین تشریف لیے جاتے تھے اثناے راہ مین ایک جوان کو ہنستے دیکھا آپ نے فرمایا کہ ای شخص کیا باعث ہے تیرے ہنسنے کا اور کیون ہنستا ہے آیا تو پل صراط سے گذر گیا اُسنے کہا کہ نہین حضرتؑ نے فرمایا کہ آیا تجھے معلوم ہے کہ تو جنت مین جائیگا یا دوزخ مین اُسنے عرض کی کہ مجھے معلوم نہین آپ نے ارشاد فرمایا پس یہ ہنسی کیسی ہے راوی کہتا ہے کہ اُس روز سے کسی نے اُس جوان کو پھر کبھی ہنستے نہ دیکھا چنانچہ اس مضمون کو جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ نے کیا خوب نظم فرمایا ہے اشعار

ای کلاہ کج نہادہ برسرت / وی غرور نوجوانی در سرت
بر بساط قاقمی بنشستۂ / با نشاط و خرمی بنشستۂ
ساغر عشرت دمادم می زنی / مثل گلہا خندہ پیہم می زنی
شاید از جسر سقر بگذشتۂ / وز حساب و وزن فارغ گشتۂ
گوئیا جوش جہنم شد فرو / یا مُسَلَّم شد بہشت از بہر تو
از خدا باری حیا می کن حیا / باش خائف از جناب کبریا
گریہ کن اینجا مقام خندہ نیست / پیش مولا خندہ کار بندہ نیست
عمر تو کوتاہ و این طول امل / می نخوہی خندان می خندد اجل

چون رسد در گوش تو پیغام مرگ — تلخ گردد کام تو از جام مرگ
ریزد از ہم غنچۂ خندان تو — بگسلد سلک دُرِ دندانِ تو
یاد کن از رو ضۂ قبرای جوان — خون دل میریز چون لا برای جوان
از غل و زنجیر دوزخ یاد کن — وز خیالش غلغل و فریاد کن
تا بہ کی شادی بکنج غم نشین — خود برای خویش در ماتم نشین
می رسد سیل بلاہا آہ آہ — چیست در محنت سرا این قاہ قاہ
بر گل و گلزار دنیا دل منہ — نعرہ زن چون بلبل و چون گل مخند
کیست کز کوہ الم آسودہ است — خندۂ کبک دری بیہودہ است
زہر در کام تو می ریزد جہان — خندہ نوشین مکن ای خستہ جان

مؤمنین حقیقت میں یہ دار دنیا مقام سرور و طرب و خندہ بالعجب نہین ہی کیسے کیسے انبیاؑ و رسل اس عالم مین گذرے مگر کسی نے کبھی دنیا کی طرف توجہ نہ کی بلکہ ہمیشہ خوف خدا سے گریہ وزاری اور آہ و نالہ وبیقراری کیا کرتے تھے چنانچہ حضرت یحییٰؑ کہ جنھین خداوند حمید نے قرآن مجید مین بلفظ حصوراً یاد فرمایا ہی حصور اُس شخص کو کہتے ہین جو عورتون سے رغبت نہ رکھتا ہو اُنکے حال مین لکھا ہی کہ سن طفولیت مین عابد و زاہد لوگونکے پاس گئے اُنکی صحبت نے تاثیر کی جب اپنی مادر گرامی پاس آئے اظہار حال کیا اور اُنکی صحبت کی خواہش کی جب حضرت زکریاؑ کو یہ حال معلوم ہوا کہا کہ ای فرزند تم ابھی کم سن ہو حضرت یحییٰؑ نے عرض کی کہ ای پدر بزرگوار آپ نے دیکھا ہوگا کہ مجھ سے بھی کم سن لڑکے بہت سے مر گئے آخر مجبور ہوکر حضرت زکریاؑ نے اجازت دی حضرت یحییٰؑ رہبانون کے پاس تشریف لے گئے اور مردم دنیا سے عزلت گزین ہوے اور بیت المقدس مین جاکر مقام کیا وہان یہ حال تھا کہ راتونکو نہ سوتے تھے جسم اطہر خشک ہو گیا تھا آنکھین ہر وقت تر رہتی تھین بال کے کپڑے پہنے رہتے تھے سوا ذکر خدا کے اور کوئی کام نہ تھا اور سوا سے غم دین اور کوئی مونس و یاور نہ تھا ایک روز جو نگاہ اپنے جسم پر پڑی اپنی نحافت و لاغری پر رونے لگے خداوند یزدان

کی طرف سے خطاب ہوا کہ ای دوست ہمارے تو اپنی لاغری پر شور کرتا ہی اگر ایک نگاہ جہنم کو دیکھے تو ان بال کے کپڑونکو اُتار ڈالے اور ہنگامۂ شور و فغان بلند کرے اور لوہے کے کپڑے پہنے جب یہ آواز گوش دل حضرت یحییٰؑ مین پہونچی تو اُنکی نالہ و زاری اور زیادہ ہوئی حضرت بہت چیخ چیخ کر روئے اور ہمیشہ یونہین رویا کرتے تھے یہانتک کہ رخسارونمین زخم پڑ گئے حضرت زکریاؑ نے جو یہ حال مشاہدہ فرمایا ارشاد کیا ای پسر یہ کیا حال ہی کب تک اشکباری کروگے مین نے خدا سے استدعا کی تھی کہ مجھے ایک فرزند عنایت ہو کہ اُسکے سبب سے مجھے آرام و راحت ہو اور میری آنکھونکا نور اور مایۂ عیش و سرور ہو حضرت یحییٰؑ نے کہا کہ ای بابا یہ جو کچھ حال آپ میرا دیکھتے ہین سب آپ کے کلام کی وجہ سے ہی کہ آپ نے ایک دن فرمایا تھا کہ درمیان جنت و جہنم کے ایک مقام سخت پہاڑ و نسے بنایا گیا ہی کہ جسپر سے آدمی گذر کرینگے اُس سے گذرنا بہت دشوار ہی مگر وہ شخص کہ جو خوف الٰہی سے روتا ہو وہ بسہولت گذر جائیگا حضرت زکریاؑ نے فرمایا کہ تم سچ کہتے ہو جہانتک ہو سکے سعی کرو

جہد کن در گریۂ و ذکر و دعا	لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی

چونکہ بغیر نصیحت حضرت یحییٰؑ اپنے تئین ہمیشہ دردمند رکھتے تھے لہذا حضرت زکریاؑ نے بالکل وعظ و پند کرنا موقوف کر دیا تھا جب کبھی مجلس مین دیکھ پاتے تھے تو وعظ فرمانا موقوف کر دیتے تھے قضائے کار ایک روز مجلس وعظ مین نہ دیکھا کچھ ذکر محشر کا بنی اسرائیلؑ کے سامنے کرنے لگے اتنے مین حضرت یحییٰؑ عبا سے اپنا منھ لپیٹے ہوے اسطرح سے تشریف لائے کہ حضرت زکریاؑ کو بالکل معلوم نہ ہوا اُسی طرح وعظ فرماتے رہے اثنائے کلام مین بیان کیا کہ جبرئیلؑ مجھسے کہتے تھے کہ دوزخ مین ایک کوہ عظیم ہی کہ اُسکا نام سکران ہی اور اُسکے درمیان مین ایک جنگل ہی کہ اُسکا نام غضبان ہی کہ خداوند قہار نے اُسے اپنے قہر سے روشن کیا ہی اور اُس وادی پُر خوف مین ایک چاہ عمیق ہی کہ جسکا قعر مثل راہ صد سالہ ہی اور اُس مین صندوقہائے آتش ہین اور وہ کنوان بھی آگ سے مملو ہی یہ سنکر حضرت یحییٰؑ نے کہا کہ افسوس مین کسقدر نادان ہون کہ سکران و غضبان سے غافل ہون یہ کہکر روتے ہوے جانب صحرا روانہ ہوے آخر والدین

عقب مین گئے کہ سراغ تو نہین ملے والدۂ ماجدہ نے ایک جنگل مین ایستادہ دیکھا حضرت پیہم
رو رہے تھے کثرت گریۂ وبکا سے زمین وادی تر ہوگئی تھی اور صداے گریہ تا آسمان بلند تھی
رو رو کر درگاہ الٰہی مین عرض کرتے تھے کہ ای مولا و آقا میرے تیرے نزدیک میری جگہ کہان ہی
میری منزل وماویٰ مجھے دکھا دے ورنہ مجھے دنیا سے کوئی کام نہین ہی مین اب سرد نہ ہونگا
اور میرا درد والم کوئی صورت سے برطرف نہوگا والدۂ ماجدہ حضرت کی اتنے مین قریب پہونچ گئین
اور اپنی گود مین بٹھا لیا اور دست شفقت رخ وسر پر پھیرا اور محزون وبیقرار ہوئین اور بمنت تمام
اپنے گھر لیگئین اور کہا کہ مین لباس نرم تمھارے واسطے تیار کرتی ہون تم اس نمد کو اُتار ڈالو اور اُسے
پہنو بسبب اصرار مادر گرامی حضرت نے قبول کیا اور والدۂ ماجدہ نے حضرت کے واسطے آش عدس
پکایا اُسے نوش فرماکر حضرت تھوڑی دیر سو رہے اتنے مین وقت نماز کا رہ گیا خداوند بے نیاز کی
جانب سے خطاب ہوا کہ ای ہوا خواہ میرے ای عاشق میرے میرے گھر کے سوا تو اور گھر مین رہنا چاہتا
ہی اور میرے گل وگلزار سے دور ہوتا ہی اور میرے سایۂ دیوار کو چھوڑے دیتا ہی حضرت بیقرار ہوگئے
اور عرض کرنے لگے کہ ای پروردگار تو اپنا لطف میرے شامل حال رکھ اور جو لغزش کہ مجھسے
سرزد ہوئی ہی اُسے معاف فرما تیرے سوا مجھے کسی کا اشتیاق نہین ہی اور سایۂ بیت المقدس
مجھے کافی ہی بعد اُسکے حضرت نے وہی اپنا جامۂ موئین طلب کیا جب مادر گرامی نے دوبارہ
پھر وہی حال مشاہدہ فرمایا دامن پکڑ لیا حضرت زکریا نے ارشاد کیا کہ دامن چھوڑ دو اور انکا
لباس انھین دیدو اسواسطے کہ پردے انکے دل سے اُٹھ گئے ہین اور یہ اب اس عالم مین
رہنے کے قابل نہین رہے ہین آلغرض شرمسار واشکبار وعذرخواہ خانقاہ کی جانب روانہ
ہوے اور مسجد مین جاکر قرار کیا وہین دعا وذکر خدا مین مصروف رہا کرتے تھے اور راہبون
کے ہمراہ بسر کرتے تھے یہانتک کہ شہادت پائی مدت العمر دنیا سے کوئی غرض نہ تھی اور سوا
غم دین کوئی چیز آنکے دل مین نہ تھی مومنین مقام تعجب ہی کہ انبیا ومرسلین تو خوف الٰہی سے کسقدر
گریہ وزاری کرتے تھے اور اگر ادنیٰ سی کوئی لغزش ہوجاتی تھی تو درگاہ احدیت مین توبہ و

انابت کرتے تھے مگر افسوس ہی کہ اس امت جفاکار نے کچھ پاس اولاد وعترت اطہار کا نہ کیا کیسے کیسے
جوانون کو شہید کیا کہ جنکا مثل ونظیر عالم مین نہ تھا چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ جب
حضرت عباسؑ بدرجۂ علیۂ شہادت فائز ہوے اُسوقت کوئی اہلبیت رسالت سے بغیر اولاد
کرام امام باقی نہ رہا پس علی اصغر کہ مشہور بعلی اکبرؑ ہین اپنے پدر بزرگوار کے پاس آئے اور رخصت
میدان طلب کی اُسوقت اُنکی عمر اٹھارہ سال کی تھی اور پچیس سال بھی کہتے ہین مگر روایت
اول زیادہ ترصحیح ہی حضرت علی اکبرؑ حسن وجمال وفضل وکمال مین بے عدیل تھے اور صورت مین
جناب رسالتمآبؐ سے بہت مشابہ تھے جب اہل مدینہ مشتاق لقاے رسالتؐ پناہ ہوتے تھے
حضرت علی اکبرؑ کے پاس حاضر ہوکر اُنکے جمال باکمال پر نظر کرتے تھے امام زین العابدینؑ نے فرمایا
کہ جب وہ امام زادۂ عالی تبار متوجہ میدان کارزار ہوا امام اخیارؑ زار زار روئے اور آسمان کیجانب
دیکھ کے فرمایا خداوندا تو گواہ رہنا کہ فرزند رسولؐ اور شبیہ ترین مردم بآنحضرتؐ ان اشقیا کیجانب
جاتا ہی جب مین مشتاق لقاے پیغمبرؐ خدا ہوتا تھا اس اپنے فرزند کو دیکھ لیتا تھا خداوندا برکتہاے
زمین کو انسے منع کر اور انکو پراگندہ کردے اور حاکمونکو ان سے راضی نہ رکھ اس لیے کہ
انھون نے مجھے نصرت کرنے کے لیے بلایا اور شمشیر مجھپر کھینچی پس عمر سعد لعین کو حضرت نے آواز
دی کہ ای بدترین اشقیا مجھسے کیا چاہتا ہی خدا تیرے رحم کو قطع کرے اور کوئی کام تجھپر
مبارک نہ کرے اور بعد میرے تجھپر اُسکو مسلط کرے جو تجھے درمیان رخت خواب ذبح کرڈالے
جسطرح تونے مجھ سے قطع رحم کیا اور قرابت حضرت رسالتؐ کی میرے حق مین رعایت نہ کی پس
اس آیہ کو بآواز بلند جو اہلبیتؑ کی شان مین نازل ہوا ہی تلاوت فرمایا اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ وَ
نُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ
پس وہ شاہزادۂ نامدار مانند خورشید تابان افق میدان سے طالع ہوا اور صحرائے نبرد کو اپنے
نور جمال سے منور وروشن کردیا جمیع لشکر مخالف حیران جمال باکمال آنجناب عزت وجلال تھا
جب حضرت علی اکبر علیہ السلام درمیان میدان کے پہونچے ہرچند مبارز طلب کیا مگر کسیکو جرأت

حرب وضرب اسنے نہ پڑی پس جناب علی اکبرؑ نے تیغ نیام سے کھینچ کے اُن اشقیا کو طعمۂ شمشیر آتشبار کیا جس طرف حملہ کرتے تھے ایک گروہ کو ہلاک کر دیتے تھے اور جس جانب پھر پڑتے تھے کشتون کے پشتے لگاتے تھے یہانتک کہ بروایت امام زین العابدین علیہ السلام ہنبا یس اشقیاے پرتلبیس کو جہنم روانہ کیا اور بروایت معتبر و دیگر ایک سو بیس بے دینان بداختر کو جاب عذاب سقر پہونچایا پس اپنے پدر عالیمقدار پاس آئے اور کہا ای پدر بزرگوار پیاس مجھے مارے ڈالتی ہی اگر تھوڑا پانی مل جاتا تو مین دشمنو نکو خوب ہلاک کرتا جناب امام حسینؑ نے جب یہ سنا سیلاب اشک دیدۂ حق بین سے جاری فرما کر کہا ای فرزند ارجمند سعادتمند محمد مصطفےٰ و علی مرتضیٰؑ اور تیرے پدر پر دشوار معلوم ہوتا ہی کہ تجھے اس حال سے پیاسا دیکھین اور پانی نہ دیسکین پس امام انس و جان نے زبان اپنے فرزند نوجوان کی اپنے دہن معجز نشان مین لیکر چوسی اور اپنی انگوٹھی فرزند دلبند کو دیدی کہ اپنے مُنھ مین رکھین اور فرمایا ای نور چشم جاؤ اور دشمنان بدین سے جنگ کرو کہ بہت جلد اپنے جد بزرگوار کے ہاتھ سے باب کوثر سیراب ہوگے پس مکرر جگر گوشۂ سید الشہدا فرزند شیر خدا قلب لشکر اعدا پر جا پڑا اور پھر ساٹھ ظالمان جفا کار کو طعمۂ تیغ آبدار کرکے روانہ کیا آخرکار منقذ بن مرۂ عبدی لعین نے ایک ضربت حضرت علی اکبرؑ کے سر پر ایسی لگائی کہ وسکے صدمہ سے گھوڑے کی گردن سے لپٹ گئے گھوڑا لشکر مخالفین کی طرف بھاگا آہ آہ مومنین اس مقام پر عجب طرح کا فقرہ روایت مین وارد ہوا ہی علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین فَقَطَّعُوْہُ اِرْبًا اِرْبًا یعنی اُن بے دینان پر جفا نے اُس جگر گوشۂ رسولؐ خدا کو تلوارون سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا پس حضرت علی اکبرؑ نے آواز دی کہ ای پدر بزرگوار مجھے میرے جد عالیمقدار نے ایک کاسہ سے ایسا سیراب کر دیا کہ ہرگز پیاسا نہونگا اور دوسرا کاسہ دست مبارک پر لیے ہوے آپ کے منتظر ہین اور بروایت دیگر ایک تیر حلق مبارک پر لگا اور سیلاب خون گلوے علی اکبرؑ سے جاری ہوا اُسوقت اپنے خون مین لوٹنے لگے اور آواز دی کہ ای پدر مہربان میرا سلام پہونچے اسوقت میرے جد بزرگوار جناب رسولؐ خدا آپکو سلام کہتے ہین

پس ایک نعرہ مارا اور روح کثیر الفتوح نے بریاض جنان پرواز کی جب سید الشہدا اپنے فرزند شہید تیغ ظلم و جفا کے پاس آئے اور وہ حال اپنے نور چشم کا دیکھا رونے لگے اور آہ جانسوز سینۂ غم اندوز سے کھینچ کے کہا خدا اُس گروہ کو قتل کرے جسنے ای فرزند تجھے ناحق شہید کیا اور تیرے شہید کرنے مین خدا اور رسول و ہتک حرمت حضرت رسالتؐ پر اُنھون نے بڑی جرات کی یَا بُنَیَّ عَلَی الدُّنْیَا بَعْدَکَ الْعَفَا ای فرزند بعد تیرے اس دنیا اور زندگانی دنیا پر خاک ہو حمید بن مسلم کہتا ہی جب حضرت علی اکبر شہید ہوے مین نے دیکھا ایک بی بی مثل خورشید تابان خیمۂ حرم محترم سے بیتابانہ باہر نکل آئی اور فریاد وَا وَیْلَاہُ وَا ثُبُوْرَاہُ بلند کرکے فرماتی تھین ای نور دیدہ اخیار ای میوۂ دل افگار ای حبیب قلب برادر بزرگوار پس با نالہ و زاری و اندوہ و بیقراری آکر جسد مطہر علی اکبر کو اپنی آغوش مبارک مین لیلیا مین نے پوچھا یہ خاتون کون ہی لوگون نے کہا یہ حضرت زینب خواہر امام حسینؑ ہین ناگاہ حضرت امام حسینؑ آئے اور اُنکو خیمے مین بھیجدیا پس اپنے فرزند دلبند کو اُٹھایا اور درمیان جمیع شہدا کے لٹا دیا امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ اول جو فرزندان ابوطالبؑ سے اُس صحراے پر آشوب و بلا مین تیغ اہل جفا سے شہید ہوے وہ علی اکبرؑ تھے راوی کہتا ہی اُسوقت مین نے دیکھا کہ ایک صاحبزادہ مانند خورشید تابان خیمہ سے باہر آیا دو گوشوارے اُسکے کانون مین تھے اور دہشت و حیرت سے داہنے بائین دیکھتا تھا اور دونون گوشوارے کانون مین ہلتے تھے ناگاہ ہانی بن ثبیت ملعون سنگین دل لشکر عمر سعد نحس سے نکلا اور ایک ضربت اُس معصوم پر لگا کے شہید کیا حضرت شہربانوؑ اُسوقت بیہوش کھڑی تھین کلام و حرکت نکر سکتی تھین الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس ہشتم فضائل جناب امیرؑ و اشعار مدحیہ و ارادہ جہاد نمودن سید سجادؑ و استغاثہ سید الشہدا و شہادت علی اصغرؑ و سبب دفن للش علی اصغرؑ و فقرۂ زیارت ناحیہ مقدسہ

فِیْ مَنَاقِبِ الْخَوَارَزْمِیِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ الرِّیَاضَ

اَفلامُ وَالْبحرُ مِدَادٌ وَالجِنُّ حُسَّابٌ وَالاِنسُ کُتّابٌ مَا اَحصَوا فَضَائِلَ عَلیِّ بنِ اَبی طَالِبٍ

کتاب مناقب خوارزمی مین کہ وہ اعاظم علماے اہلسنت وجماعت سے ہین مجاہد سے اور اُسنے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ اگر تمام درخت دنیا کے بجاے قلم ہون اور دریا بجاے سیاہی ہون اور تمام جن حساب کرنیوالے ہون اور کل انسان لکھنے والے ہون تو جب بھی فضائل ومناقب علیؑ بن ابیطالبؑ کا احصا نہین کرسکتے ہین وَ بِذٰلِکَ الاِسنَادِ عَن عَلیٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ اِنَّ اللہَ تَعَالیٰ جَعَلَ لِاَخِی عَلیِّ بنِ اَبی طَالِبٍ فَضَائِلَ لَا تُحصیٰ کَثرَۃً فَمَن ذَکَرَ فَضِیلَۃً مِن فَضَائِلِہٖ مُقِرًّا بِھَا غَفَرَ اللہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ اور نیز خوارزمی نے بسند خود جناب امیرؑ سے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ بتحقیق کہ خدایتعالی نے گردانے ہین میرے بھائی علیؑ بن ابی طالبؑ کے واسطے وہ فضائل کہ جنکا احصا بسبب کثرت کے نہین ہوسکتا پس جو شخص کہ ذکر کرے ایک فضیلت کا اُنکے فضائل ہین سے درآنحالیکہ مقر ہو ساتھ اُنکے (یعنی اُنکے امام اور خلیفۂ بلافصل ہونے کا اقرار واعتقاد رکھتا ہو اور اُس فضیلت کو سچ جانتا ہو) تو خدایتعالی اُسکے تمام گناہان گذشتہ وآیندہ کو بخشدیتا ہی وَمَن کَتَبَ فَضِیلَۃً مِن فَضَائِلِہٖ لَم تَزَلِ المَلَائِکَۃُ تَستَغفِرُ لَہٗ مَا بَقِیَ لِتِلکَ الکِتَابَۃِ رَسمٌ اور جو شخص کہ لکھے ایک فضیلت کو اُنکے فضائل ہین سے تو ہمیشہ ملائکہ طلب مغفرت کرتے ہین اُس شخص کے لیے جب تک کہ اُس کتابت کا نشان باقی رہے وَمَنِ استَمَعَ فَضِیلَۃً مِن فَضَائِلِہٖ غَفَرَ اللہُ لَہُ الذُّنُوبَ الَّتِی اکتَسَبَھَا بِالاِستِمَاعِ اور جو شخص کہ کان دھر کرسنے ایک فضیلت کو اُنکے فضائل ہین سے تو خداوند کریم ورحیم اُن گناہونکو جو اُسنے کان سے کسب کیے ہین بخشدیتا ہی وَمَن نَظَرَ اِلیٰ فَضِیلَۃٍ مِن فَضَائِلِہٖ غَفَرَ اللہُ لَہُ الذُّنُوبَ الَّتِی اکتَسَبَھَا بِالنَّظَرِ اور جو شخص کہ نظر کرے ایک فضیلت کی طرف اُنکے فضائل ہین سے تو خداوند غفار اُن گناہون کو جو اُسنے نظر سے کسب وحاصل کیے ہین بخشدیتا ہی ثُمَّ قَالَ اَلنَّظَرُ اِلیٰ

وَجہِ عَلیِّ بنِ اَبی طَالِبٍ عِبَادَۃٌ وَذِکرُہٗ عِبَادَۃٌ لَا یَقبَلُ اللہُ اِیمَانَ عَبدٍ اِلَّا بِوِلَایَتِہٖ وَالبَرَاءَۃِ مِن اَعدَائِہٖ پھر ارشاد فرمایا حضرتؐ نے کہ نظر کرنا روے مبارک علیؑ بن ابی طالبؑ کی طرف عبادت ہی اور ذکر اُنکا عبادت ہی خداوند عادل ایمان کسی بندہ کا قبول نکریگا مگر اُنکی ولایت کے ساتھ اور اُنکے اعدا کی برائت کے ساتھ (یعنی جب تک کہ حضرتؑ کو دوست نہ رکھتا ہو اور آپ کے اعدا کو دشمن نہ رکھتا ہو اُسکا ایمان مقبول نہوگا) وَبِالاِسنَادِ قَالَ الخَطِیبُ اَخبَرَنِی الحَافِظُ اَبُو العَلَاءِ الھَمدَانِیُّ مَرفُوعًا اِلیٰ عَبدِ اللہِ بنِ عَبَّاسٍ وَقَد قَالَ لَہٗ رَجُلٌ سُبحَانَ اللہِ مَا اَکثَرَ مَنَاقِبَ عَلیٍّ وَفَضَائِلَہٗ اِنِّی لَاَحسَبُھَا ثَلٰثَۃَ اٰلَافِ مَنقَبَۃٍ قَالَ ابنُ عَبَّاسٍ اَوَلَا تَقُولُ اِنَّھَا اِلیٰ ثَلٰثِینَ اَلفًا اَقرَبُ خلاصہ یہ کہ خطیب خوارزمی روایت کرتا ہی کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا سبحان اللہ کیا کثیر ہین مناقب علیؑ اور فضائل اُنکے تحقیق کہ مین اُنھین خیال کرتا ہون کہ تین ہزار منقبت ہون ابن عباسؓ نے کہا کہ یہ کیون نہین کہتا ہی کہ فضائل علیؑ بن ابیطالبؑ تیس ہزار کے قریب ہین مومنین اس مقام پر قرینۂ کلام سے ظاہر ہوتا ہی کہ ابن عباسؓ کو تیس ہزار حدیثین فضائل جناب امیرؑ مین معلوم تھین وَبِالاِسنَادِ عَنِ الحُسَینِ بنِ عَلیِّ بنِ اَبی طَالِبٍ عَن عَلیٍّ عَنِ النَّبِیِّ یَقُولُ لَو حَدَّثتُ بِکُلِّ مَا اُنزِلَ فِی عَلیٍّ مَا وَطِیَ عَلیٰ مَوضِعٍ فِی الاَرضِ اِلَّا اُخِذَ تُرَابُہٗ اِلَی المَاءِ اور نیز خوارزمی نے بسند خود جناب امام حسینؑ سے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امیرؑ نے کہ حضرت رسول خدا فرماتے تھے کہ اگر بیان کردیتا مین جو کچھ کہ نازل ہوا فضائل علیؑ مین تو کوئی موضع زمین سے باقی نہ رہتا جس مقام پر کہ علیؑ بن ابی طالبؑ قدم رکھتے مگر یہ کہ لوگ وہان کی خاک اسقدر تبرک سمجھکر اُٹھاتے کہ پانی ظاہر ہو جاتا وَمِنہَا اَیضًا مِن کِتَابِ المَنَاقِبِ لِلخَوَارِزمِیِّ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ اَنَا مَدِینَۃُ العِلمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا فَمَن اَرَادَ العِلمَ فَلیَاْتِ البَابَ اور اُسی کتاب مین یعنی کتاب مناقب خوارزمی مین ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ وہ کہتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ مین شہر علم کا ہون اور علیؑ دروازہ ہین اُسکے پس جو شخص کہ علم کا ارادہ کرے پس چاہیے کہ دروازہ پاس آئے مومنین یہ حدیث انھین الفاظ کے ساتھ بعینہ اکثر کتب اہل تشیع مین مثل امالی ابن بابویہ وامالی شیخ جعفر طوسی ومجالس

شیخ طوسی و امالی شیخ مفید وغیرہ موجود ہی اور اس حدیث شریف کو بادنی تغیر و تبدل الفاظ صدہا اہلسنت و جماعت نے اپنی کتابوں میں روایت کیا ہی اور کتاب عبقات الانوار فی امامۃ الائمۃ الاطہار میں اس حدیث کی تحقیق اور ذکر روایات بطرق متعددہ بتفصیل تمام مذکور ہی جو کتب اہلسنت سے منقول ہی جن حضرات کو تفصیلاً ملاحظہ فرمانا ہو اُس کتاب مستطاب کیطرف رجوع کرین وَقَدْ رَوَی الْبَیْہَقِیُّ فِیْ کِتَابِہِ الْمُصَنَّفِ فِیْ فَضَائِلِ الصَّحَابَۃِ یَرْفَعُہٗ بِسَنَدِہٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی اٰدَمَ فِیْ عِلْمِہٖ وَاِلٰی نُوْحٍ فِیْ تَقْوَاہُ وَاِلٰی اِبْرَاہِیْمَ فِیْ حِلْمِہٖ وَاِلٰی مُوْسٰی فِیْ ہَیْبَتِہٖ وَاِلٰی عِیْسٰی فِیْ عِبَادَتِہٖ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ الْعَلَّامَۃُ الْاَرْبِلِیُّ رَحِمَہُ اللّٰہُ فَقَدْ ثَبَتَ لِعَلِیٍّ مَا ثَبَتَ لَہُمْ مِّنْ ہٰذِہِ الصِّفَاتِ الْمَحْمُوْدَۃِ وَاجْتَمَعَ فِیْہِ مَا تَفَرَّقَ فِیْ غَیْرِہٖ اور بیہقی نے کہ یہ بھی اعاظم علماے اہلسنت سے ہین اپنی کتاب مین جو اُنھون نے فضائل صحابہ مین تصنیف کی ہی بسند خود جناب رسالتمآب سے روایت کی ہی کہ فرمایا اُن حضرتؐ نے جو شخص ارادہ کرے یہ کہ نظر کرے حضرت آدمؑ کی طرف اُنکے علم مین اور حضرت نوحؑ کی طرف اُنکے تقوے و پرہیزگاری مین اور حضرت ابراہیمؑ کیطرف اُنکے حلم و بُردباری مین اور حضرت موسیٰؑ کی طرف اُنکی ہیبت مین اور حضرت عیسیٰؑ کی طرف اُنکی عبادت مین پس ہر آئینہ چاہیے کہ نظر کرے طرف علیؑ ابن ابی طالبؑ کے علامہ اربلی صاحب کشف الغمہ فرماتے ہین کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو فضائل جمیع انبیاؑ کے لیے ہین وہ سب جناب امیرؑ کے لیے ثابت ہین اور وہ فضائل جو اور انبیاؑ مین متفرق ہین وہ سب اُنکی ذات والا صفات مین جمع ہین ؎

بمدح علیؑ خامہ سر سے کنم — زمین تا فلک پر گہر سے کنم
علیؑ صورت قدرت کردگار — علیؑ در جہان حجت کردگار
علیؑ درۃ التاج فرق وجود — علیؑ مالک الملک اقلیم جود
علیؑ صاحب اختیار جہان — علیؑ صاحب حکم بر آسمان
روان ست تا عرش فرمان او — ملائک چو حجاب و دربان او
خبر کردہ اذعان تکمیل او — گہرہاے اسرار تحویل او

وصی نبیؐ جفت پاک بتولؑ — فروزندۂ شمع دین رسولؐ
فشانندۂ جان براہ خدا — نمائندۂ کفر از دین جدا
نگارندۂ باغ سرسبز دین — برآرندۂ بیخ کفر از زمین
فرازندۂ رایت مصطفیٰؐ — برازندۂ افسر لا فتیٰ
درآرندۂ عمرو و مرحب ز پاے — برآرندۂ باب خیبر ز جاے
رہانندۂ موسیٰؑ از رود نیل — دمانندۂ گل ز نار خلیلؑ
بساحل رسانندۂ فلک نوحؑ — کشایندۂ باب ہاے فتوح
نشینندۂ مسند انما — رسانندۂ ما بمطلوب ما
خدا را مباہات ز ایجاد او — نبیؐ را تفاخر ز امداد او
ہواخواہ او جبرئیل امینؑ — بفرمان او آسمان و زمین
بدان تا نگردد نمازش قضا — خدا باز گرداند خورشید را
ببین نزد حق حشمتش را ببین — گران قدری طاعتش را ببین
تعجب مدار ہیچ چندان مکن — کہ در قدر او نیست جاے سخن
برش مہر و مہ را چہ وزن و وقار — کہ گر خواہد آن صاحب اختیار
بگرداند این طارم چنبری — بانگشت کہتر چو انگشتری
وجود زمین بہر میدان اوست — فلک سایبانی ز ایوان اوست
از و کار ایمان برونق شدہ — دل کفر از تیغ او شق شدہ
چو او در وفا پائداری کہ کرد — شب ہجرت آن جانسپاری کہ کرد
نیاید ز کس جز شناسد حجان — بُرید دل از جان و جان از جہان
در ایوان قدرش ز راہ یقین — نہم آسمان پایۂ اولین
چو آورد او بر زمین پشت کفر — قلم شد باسلام انگشت کفر

برافگندن بت چو ہمت گماشت — بدوش نبی از شرف پا گذاشت
بضرب دو دستی ز طاق حرم — ہمآورد و زد بر زمین صد صنم
نہ کس جز نبیؐ ہم ترازوی او — قوی دست قدرت ز بازوی او
ندانی خدا مر علیؑ را و لے — ندانی خدا تا ندانی علےؑ
چہ گویم دگر جای گفتار نیست — سخن در خور وصف کرار نیست
دل ہر کہ از مہر او نیست شاد — اگر آفتاب ست بی نور باد

کیون مومنین جن حضرت کا یہ مرتبہ ہو اُنکی اولاد امجاد پر کیا کیا ظلم و ستم اعداے دین نے کیے کہ جنکا شمار نہین ہو سکتا تین پہر کے عرصہ مین تمام انصار و رفقا اور عزیز و اقربا کو شہید کر ڈالا یہانتک کہ دودھ پیتے بچے کو جسکا قتل کرنا کسی مذہب و ملت مین جائز نہین ہی زندہ باقی نہ رکھا چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ جب اہلبیت حضرت رسالت مین بغیر امام حسینؑ اور امام زین العابدینؑ کے کوئی باقی نہ رہا اُسوقت باوجودیکہ امام زین العابدینؑ بیمار تھے اور قوت تلوار اُٹھانے کی نہ تھی مگر اُسی حال مین جب اپنے پدر عالیمقدار کو تنہا دیکھا تلوار اُٹھا کے چاہا معرکۂ کارزار مین جائین ام کلثومؑ نے فریاد کی کہ ای نور دیدہ کہان جاتے ہو حضرت امام زین العابدینؑ نے کہا ای پھوپھی مجھے چھوڑ دیجیے کہ اپنی جان پدر بزرگوار پر فدا کرون جب حضرت امام حسینؑ ارادۂ فرزند گرامی سے مطلع ہوے کہا ای ام کلثومؑ اس نور چشم کو میدان مین نہ جانے دینا کہ میری نسل اس سے ہوگی اور ذریت حضرت رسالتؐ اسی فرزند سے باقی رہیگی اور یہی میرا خلیفہ و جانشین ہوگا پس امام حسینؑ نے اتمام حجت کے لیے باواز بلند فرمایا کوئی ہی کہ حرم حضرت رسالت سے دفع ضرر اہل شقاوت کرے کوئی خدا پرست ہی کہ میرے حق مین خدا سے خوف کرے کوئی فریادرس ہی کہ ہماری فریادرسی کیوجہ سے امیدوار ثواب ہو جب حرم محترم حضرت امام حسینؑ نے صداے استغاثۂ امام غریب سنی صداہاے گریہ و زاری سراپردہ ہاے عصمت و طہارت سے بلند ہوئین تب امام حسینؑ دروازۂ خیمۂ حرم پر آئے اور کہا میرے چھوٹے فرزند

عبداللہ کو لاؤ کہ اُس سے وداع کرون اور بعضون نے اُنکو علی اصغر کہا ہی الغرض جب اُس طفل معصوم کو امام مظلومؑ نے اپنے ہاتھون پر لیا پیار کیا اور کہا ان کا فرون پر واے ہو جبکہ تیرے جد بزرگوار محمد مصطفےٰؐ ان اشقیا کے دشمن ہون ناگاہ حرملہ بن کاہل لعین نے ایک تیر کمان سے حلق معصوم پر لگایا اور وہ بچہ اپنے پدر نامدار کی گود مین شہید ہو گیا اور مرغ روح نے جانب شاخ سدرۃ المنتہی پرواز کی پس حضرت اپنے چلو مین خون اُس شہید معصوم کا بھر کے آسمان کیطرف پھینکتے تھے اور فرماتے تھے راہ خدا مین یہ سب مصیبتین سہل و آسان ہین حضرت امام محمد باقرؑ فرماتے ہین کہ اُس خون کا ایک قطرہ زمین پر نہ گرا پس جناب امام حسینؑ نے فرمایا خداوندا یہ میرا فرزند دلبند تیرے نزدیک بچۂ ناقۂ صالح سے کم نہوگا خداوندا اگر اسوقت مصلحت میری نصرت مین نہین ہی تو جسقدر آزار مجھپر گذر رہے ہین اُنکو موجب تضاعف ثواب آخرت کر پس اُس طفل معصوم کو امام مظلومؑ نے درمیان شہدا لٹا دیا اور بروایت دیگر اُسی جگہ دفن کر دیا مومنین مقام تامل ہی کہ امام حسینؑ نے کسی کی لاش دفن نہ کی کیا وجہ ہی کہ اس طفل کو حضرتؑ نے دفن کیا شاید وجہ یہ ہو کہ بعد شہادت اُن جناب کی لاش اطہر سے بے ادبی ہونیوالی تھی اور ابن سعد لعین کے حکم سے بڑا ظلم عظیم ہونیوالا تھا حضرتؑ نے شاید اسی خیال سے اُس بچے کی لاش کو دفن کر دیا کہ اس پامالی مین لاش اُس ننھے بچے کی ریزہ ریزہ نہو جائے حضرات اسی طفل صغیر کیطرف اشارہ کر کے حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الرَّضِیْعِ الصَّغِیْرِ یعنی سلام خدا ہو اُس شیر خوار پر جو حالت صغر سن مین شہید ہوا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس نہم حدیث زرارہ و حال رحلت حضرت امام حسینؑ از اہلبیتؑ و جہاد آنحضرتؑ و تعداد مقتولین و اشعار جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ متضمن حال شہادت حضرت سید الشہدا علیہ آلاف التحیۃ والثنا و فقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ

فِیْ بِحَارِ الْاَنْوَارِ عَنْ زُرَارَۃَ قَالَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ یَا زُرَارَۃُ اِنَّ السَّمَآءَ بَکَتْ عَلَی الْحُسَیْنِ

اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا بِالدَّمِ وَاِنَّ الْاَرْضَ بَکَتْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا بِالسَّوَادِ وَاِنَّ الشَّمْسَ بَکَتْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا بِالْکُسُوْفِ وَالْحُمْرَۃِ وَاِنَّ الْجِبَالَ تَقَطَّعَتْ وَانْتَثَرَتْ وَاِنَّ الْبِحَارَ تَفَجَّرَتْ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ بَکَتْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا عَلَی الْحُسَیْنِ کتاب بحارالانوار مین بسند معتبر زُرارہؓ سے منقول ہی وہ کہتے ہین کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے اے زُرارہ بدرستیکہ آسمان چالیس صباح خون کے آنسوؤن سے امام حسینؑ پر رویا اور زمین بسیاہی چالیس صباح روئی اور آفتاب چالیس صباح بسرخی وکسوف رویا اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور پراگندہ ہوگئے اور دریاؤن مین جوش وخروش ہوا اور ملائکہ چالیس صباح امام حسینؑ پر روئے مومنین بعد اسکے حضرتؑ عجب طرح کا کلمہ ارشاد کرتے ہین فرماتے ہین وَمَا اخْتَضَبَتْ مِنَّا امْرَاَۃٌ وَلَا ادَّھَنَتْ وَلَا اکْتَحَلَتْ وَلَا رَجَّلَتْ حَتّٰی اَتَانَا رَاْسُ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ لَعَنَہُ اللّٰہُ وَمَا زِلْنَا فِیْ عَبْرَۃٍ بَعْدَہٗ اور کسی عورت نے زنان بنی ہاشم سے خضاب نہ کیا اور روغن نہ ملا اور سرمہ نہ لگایا اور بالون مین کنگھی نہ کی تا آنکہ عبیداللہ بن زیاد دمشقی کا سر نجس ہمارے پاس لائے اور ہم ہمیشہ مصیبت امام حسینؑ پر گریان ہین بعد اسکے حضرتؑ نے ایک حدیث طویل ارشاد فرمائی کہ جسکے بعض فقرات کا ترجمہ یہ ہی کہ کوئی آنکھ خدا کے نزدیک محبوب زیادہ اور کوئی گریہ پسندیدہ تر نہین ہی اُس آنکھ سے جو مصیبت امام حسینؑ پر روئے اور اُن آنسوؤن سے جو مصیبت امام حسینؑ مین نکلین اور جو کوئی امام حسینؑ پر روتا ہی وہ جناب فاطمہ زہراؑ سے نیکی کرتا ہی اور بدلہ اُنکا ہی اور اُسنے جناب رسالتمآبؐ سے بھلائی کی اور ہم اہل بیتؑ کا حق اُسنے ادا کیا ہی اور بروز قیامت کوئی شخص محشور نہ ہوگا جسکی آنکھ گریان نہو مگر وہ شخص جو امام حسینؑ کے مصائب پر رویا ہی کہ وہ بادیدۂ خندان محشور ہوگا اور اُسے خدا کی جانب سے بشارت پہونچیگی اور آثار سرور وشادی اُسکے چہرہ سے ظاہر ہونگے اور جمیع خلائق ترس وبیم مین ہونگی اور امام حسینؑ کے رونیوالے بیخوف ہونگے بعد اسکے حضرتؑ نے اور بہت سے فضائل گریہ وبکا اور مراتب شیعیان علی مرتضیٰؑ بیان کیے اور حدیث کو ختم فرمایا حضرات علاوہ اس حدیث کے اور بہت سے

احادیث واخبار اس امر پر دلالت کرتے ہین کہ کوئی چیز دنیا مین خواہ ذی روح ہو خواہ غیر ذی روح ایسی باقی نہین رہی کہ جو مصیبت امام حسینؑ پر نہ روئی ہو جیساکہ بحارالانوار ودیگر کتب احادیث ومقاتل مین بطرق متعددہ وانواع مختلفہ منقول ہی مومنین آسمان وزمین وآفتاب وماہتاب وکوہ ودریا ودیو ودد ووحوش وطیور وجانوران دریا وصحرا وہوا وملائکہ وجن وانس کیون نہ روتے مصائب امام حسینؑ پر کہ اُن جناب کو اشقیاے امت نے تین دن کا بھوکا پیاسا مانند گوسفند قربانی کے صحراے کربلا مین ذبح کیا اور حرمت اسلام کو ضائع وبرباد کردیا چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ جب حضرت علی اصغرؑ بھی شہید ہوچکے اُسوقت امام حسینؑ نے پردگیان سُرادق عصمت وطہارت کو طلب کیا اور اپنی دخترون اور خواہرونکو وداع کرکے بتوابہاے خدا تسلی ورد لاسادیا اس رخصت سے صداے شیون نالہ وزاری خیمہ ہاے حرم محترم سے بلند ہوئی اور آواز الوداع الوداع اور نالۂ الفراق الفراق زمین سے آسمان تک پہونچا سکینہ دختر نیک اختر آنحضرتؑ نے مقنع سر سے پھینکدیا اور کہا اے پدر عالی مقدار آپ مرنے جاتے ہین مجھے کس پر چھوڑے جاتے ہین امام حسینؑ رونے لگے اور فرمایا اے دختر جسکا کوئی دوست ویاور باقی نہ رہے یقین ہی وہ جینے سے سیر ہوگا اے دختر سب کا خدا یاور ومعین ہی اور رحمت خدا دنیا وعقبیٰ مین تم سے جدا نہوگی صبر کرو اور برضاے خدا راضی رہو کہ بہت جلد دنیاے فانی گذر جائیگی اور نعیم ابدی آخرت کو زوال نہین ہی پس امام زین العابدینؑ کو طلب کیا اور اسرار امامت وخلافت اُنکے سپرد کرکے اُنھین اپنا خلیفہ و جانشین کیا اور وصیتین کین چونکہ امام حسینؑ کو اپنی شہادت کی خبر تھی اسوجہ سے قبل سفر عراق کتب اور جمیع ودائع انبیا واوصیا امّ سلمہؓ زوجۂ حضرت رسول خداؐ کے سپرد کردیے تھے کہ جب امام زین العابدینؑ کربلا سے واپس آئین سب تبرکات حضرت امّ سلمہؓ اُنکے سپرد کردین چونکہ امام زین العابدینؑ بیمار تھے وصیت نامہ امام حسینؑ نے اپنی دختر فاطمہؑ کے سپرد کیا کہ امام زین العابدینؑ کو دیدینا چنانچہ حدیث معتبر مین امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ جب وقت شہادت امام حسینؑ پہونچا حضرتؑ نے اپنی دختر بزرگ فاطمہؑ کو بلایا اور نامہ لپیٹ کر وصیت ظاہرہ اُن سے بیان کین اس لیے کہ امام

زین العابدینؑ کو مرض اسہال تھا اور لوگون کو گمان نہ تھا کہ اُس مرض سے صحت حاصل ہوگی پس
جب امام زین العابدینؑ کو صحت حاصل ہوئی فاطمہؑ نے وصیت نامہ اُنکے سپرد کیا اور اب وہ وصیت نامہ
ہمارے پاس ہی پس حضرت سید الشہداؑ نے کمر شہادت باندھی اور بقدم یقین و ایمان و آرزوے
شوق لقای خداوند عالمیان متوجہ کافران و منافقان ہوے اور اپنے مناقب و فضائل رجز
مین بیان کرکے مبارز طلبی کی جو کوئی مقابلہ کو آتا تھا حضرتؑ اُسے واصل جہنم کرتے تھے جب
کسی کی جرأت مقابلۂ آنحضرتؑ مین نہ پڑی اُسوقت امام حسینؑ نے میمنہ و میسرۂ لشکر ضلالت اثر
پر حملہ کیا اور ہر حملہ مین جماعت کثیر کو بجانب سعیر روانہ کیا جس طرف حملہ کرتے تھے وہ گروہ انبوہ مثل
مگس و ملخ آگے سے بھاگ جاتا تھا جب حملہ کرکے حضرت پھرتے تھے ایک لحظہ توقف کرکے فرماتے
تھے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ اُسوقت امام حسینؑ پر تشنگی کا غلبہ تھا ہر چند اُن کافران بیدین سے
پانی مانگا مگر اُنھون نے نہ دیا پس عمر بن سعد لعین نے کہا یہ فرزند سید المرسلینؐ و نور دیدۂ کشندۂ
عرب ہی تم لوگ جدا جدا اُن سے مقاتلہ نہ کر سکو گے مناسب ہی کہ ہر طرف سے امام حسینؑ کو بیچ مین
گھیر کے تیرباران کرو پس چار ہزار نامرد کماندار اشرار نے اُن امام ابرار کو گھیر لیا اور راہ خیمہاے
حرم مسدود کردی امام حسینؑ نے اُن اشقیا سے کہا ای کافرو اگر دین کو تم نے کھو دیا حمیت
عرب کیا ہوگئی تم کو مجھسے کام ہی خیمہ ہاے حرم کی طرف کیون جاتے ہو پس شمر لعین نے اُس
گروہ بیدین کو منع کیا کہ نزدیک خیمہ ہاے حرم نہ جائین اور حکم دیا کہ امام حسینؑ کا جلد کام تمام کرو
کہ اُنکا حسب و نسب تم سے بہتر ہی اُنکی تلوار سے مارے جانے مین ننگ و عار نہین ہی جب پیاس کا
بہت غلبہ ہوا امام تشنہ لب جانب نہر فرات روانہ ہوے جب قریب فرات پہونچے سوارون اور
پیادون نے راستہ روک لیا اور وہ اشقیا چار ہزار سے زیادہ تھے امام مظلوم نے باوجود شدت
تشنگی بہت کفار کو جانب نار روانہ کیا اور صفوف لشکر کو شگافتہ کرکے گھوڑا پانی مین ڈالدیا اور
اپنے اسپ باوفا سے فرمایا پہلے تو پانی پی لے اُسکے بعد مین پیونگا گھوڑا اپنی تھوتھنی پانی سے
اُٹھائے رہا اور منتظر تھا کہ پہلے امام تشنہ لب پانی پی لین جب امام حسینؑ نے چلو مین پانی

اُٹھایا اور چاہا کہ نوش کرین ایک ملعون نابکار نے آواز دی کہ یہان آپ پانی پیتے ہین اُدھر لشکر
مخالف خیمہ ہاے حرم مین پہونچ گیا یہ سنتے ہی حضرتؑ نے وہ پانی ہاتھ سے پھینکدیا اور بجانب خیمہ
روانہ ہوے جاکے دیکھا تو مطلق اثر اُس خبر کا نہ پایا جانا یہی مقدر مین ہی کہ آج کا روزہ آپ کوثر سے
بدست مبارک حضرت خیر البشرؐ افطار کرین پس دوسری دفعہ اہلبیت رسالت و پردگیان سرادق
عصمت و طہارت کو حضرتؑ نے وداع کیا اور بصبر و شکیبائی حکم فرماکے بوعدۂ مثوبات غیر متناہی
کی تسکین دیکے ارشاد کیا چادرین سر سے اوڑھ لو اور آمادۂ لشکر مصیبت و بلا رہو کہ خدا تمھارا حافظ
و حامی ہر شر اعدا سے تم کو وہی نجات دیگا اور تمھاری عاقبت بخیر کریگا اور تمھارے دشمنو کو بانواع
عذاب و بلا مبتلا کریگا اور تمھین ان بلاؤن اور مصیبتون کے عوض دنیا و عقبیٰ مین بانواع نعمت و
کرامتہاے بے اندازہ سرافراز فرمائیگا ہرگز ہرگز صبر و شکیبائی سے دست بردار نہونا اور کلام
ناخوش زبان پر نہ لانا کہ موجب نقص ثواب ہوگا یہ ارشاد کرکے پھر دوسری مرتبہ میدان کارزار مین
تشریف لائے اور صف لشکر مخالف پر حملہ کرکے باوجود جراحت و تشنہ لبی کشتون کے پشتے لگا دیے
مثل برگہاے خزان سرہاے کافران بیدینان قلم کرکے زمین پر گرادیے اور بضرب شمشیر آبدار خون
اشرار فجار خاک معرکۂ کارزار مین ملادیا روایت ہی کہ اُس روز امام حسینؑ نے ایکہزار نوسو پچاس
کافران شقاوت اساس کو ہلاک کیا اور بروایت مسعودی ایکہزار آٹھ سو کافران بیحیا کو جہنم واصل
کیا پس عمر بن سعد لعین نے تیر اندازون کو حکم دیا کہ امام مظلوم پر تیر برسائین ایک دفعہ چار ہزار
کافران غدار نے امام ابرار پر تیر لگائے امام تشنہ لب راہ خدا مین تیر ہاے جور و جفا کو چہرۂ مبارک
اور سینۂ مقدس اور گلوے مطہر پر لیتے تھے اور جہاد اعدا مین کوشش کرکے فرماتے تھے تم نے اپنے
پیغمبرؐ کی رعایت اُنکی عترت کے حق مین بہت بُری کی میرے قتل کرنے کے بعد کسی بندۂ مومن کے
قتل سے پروا نہ کروگے قسم ہی خدا کی مین دست خدا پاس جاتا ہون اور شہادت کو اُسکی راہ
مین اپنی سعادت جانتا ہون بیپروا رہو کہ خدا دونون جہان مین تم سے میرا انتقام لیگا حصین
ابن مالک نے کہا کس طرح ہم سے خدا انتقام لیگا حضرتؑ نے فرمایا خداوند عالم ایسا کریگا

تم اپنی تلوارین ایک دوسرے پر کھینچو گے اور اپنا خون بہاؤ گے دنیا سے منتفع نہوگے اور تمھاری امیدہاے دلی بھی حاصل نہونگی جب جانب سراے آخرت جاؤ گے وہان عذاب ابدی تمھارے لیے مہیا ہی اور تمھارا عذاب بدترین عذاب اہل کافران سے بہ یقین ہوگا آخر کار اس ظلم و ستم نے اس امام تشنہ کام کو اشقیاے کوفہ و شام نے گھوڑے سے زمین پر گرا دیا ؎

بلند مرتبہ شاہی زصدر زین افتاد		اگر غلط نکنم عرش بر زمین افتاد	

اب مین حال شہادت تو عرض کرونگا لیکن اسقدر کہ شمر ولد الزنا اپنے گھوڑے سے نیچے اترا اور بارہ ضربتوں سے سر مقدس امام حسینؑ کا بدن مطہر سے جدا کیا حضرات اب چند شعر اور سن لیجیے جنھین جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ نے نظم فرمایا ہے ؎

خدارا ای لعین کم کن جفارا — مرنجان بوسہ گاہ مصطفا را
نمی بینی کہ مولانا نوان ست — تہِ خنجر دم نزع روان ست
چہ گویم از گلوے نازنینش — اذیت می دہد شمرِ لعینش
بقا از بہر او تا ساعتی نیست — درین حالت بخنجر حاجتی نیست
نباشد چون تو قصابی دم ذبح — بحیوان می دہند آبی دم ذبح
تو او را در چنین تشنہ دہانی — باب تیغ کردے میہمانی
بدہ مہلت کہ آرامے بگیرد — ز دست مرتضی جامے بگیرد
زصدرِ سینہ آنکا فرود آ — فرود آ ای لعین زینجا فرود آ
کہ از بارِ تو بیکانہائی دک — فرو رفتہ است در جسم مبارک
مقامش پشت خیر المرسلین بود — نہ جایش زیر پایت ای لعین بود
بترس ای دشمن آل محمدؐ — بترس از شیون آل محمدؐ
زعدل حضرتِ داور حذر کن — ز قہر احمدؐ و حیدرؑ حذر کن
ز مژگان ترِ زہراؑ بپرہیز — ز آہِ دخترِ زہراؑ بپرہیز

آہ آہ مومنین اسی حالت کو یاد کر کے حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین فَقَدْ رَشَحَ بِالْمَوْتِ جَبِیْنُكَ وَاخْتَلَفَتْ بِالْاِنْقِبَاضِ وَالْاِنْبِسَاطِ شِمَالُكَ وَيَمِيْنُكَ یعنے تحقیق کہ پسینا موت کا آپکی پیشانی پر آگیا تھا اور آپ کے اعضا کو ایسا تشنج تھا کبھی آپ ہاتھ پانون سمیٹ لیتے تھے اور کبھی پھیلا دیتے تھے اور کبھی بائین طرف کروٹ لیتے تھے اور کبھی داہنی طرف کروٹ لیتے تھے تُدِيْرُ طَرْفًا خَفِيًّا اِلٰى رَحْلِكَ وَبَيْتِكَ وَقَدْ شُغِلْتَ بِنَفْسِكَ عَنْ وُلْدِكَ وَاَهَالِيْكَ اور آپ اسوقت بھی گوشۂ چشم پھرا پھرا کر بنگاہ حسرت چشم نیم وا سے اپنے اسباب و خیمہ گاہ اہل حرم کی طرف دیکھتے تھے حالانکہ وہ وقت ایسا نازک تھا کہ آپکا وقت جانکنی تھا اور آپکی جان پاک بر بنی تھی اور خیال و پاس اولاد و اہل حرم کا محل نہ تھا وَالشِّمْرُ جَالِسٌ عَلٰى صَدْرِكَ وَوَاضِعٌ سَيْفَهٗ عَلٰى نَحْرِكَ قَابِضٌ عَلٰى شَيْبَتِكَ بِيَدِهٖ ذَابِحٌ لَكَ بِمُهَنَّدِهٖ ان فقرات کا ترجمہ کس زبان سے عرض کرون حضرت فرماتے ہین کہ ہاے اے جد مظلوم شمر لعین آپ کے سینۂ اقدس پر بیٹھا تھا اور اپنی تلوار کو آپکے مقام نحر یعنی حلق مطہر پر رکھے ہوے تھا آہ آہ اسکے ہاتھ مین آپکی ریش مقدس و نورانی تھی اور تیغ آبدار ہندی سے آپکے گلوے خشک کو ذبح کرتا تھا قَدْ سَكَنَتْ حَوَاسُّكَ وَخَفِيَتْ اَنْفَاسُكَ وَرُفِعَ عَلَى الْقَنَاةِ رَاْسُكَ آہ آہ اسوقت ساکن ہو گئے حواس آپکے اور سانس آپکی خفی و نرم ہو گئی اور دم رک گیا اور سر انور آپکا نیزۂ طویل پر بلند کیا گیا ؎

ای آب خاک شو کہ ترا آبرو نماند		شرمندہ رفت از تو لب تشنۂ حسین	

الا لعنة اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۵

مجلس ہفتم حدیث فضیلت حضرت حسینؑ و حال ولادت سبطین و اشعار مصائب و شمار زخمہاے جسد مبارک حضرت امام حسینؑ باختلاف روایات و حال زخمی شدن حضرت سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا و حال شہادت حضرت عبد اللہ بن حسنؑ

فی ... قال رسول اللہ اَوْلَادُ رَيْحَانَةٌ وَرَيْحَانَتَاىَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ

زبدۂ اصفیا امام اتقیا پناہ غربا شہید زہر جفا علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا بسند خود روایت
فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآب نے کہ فرزند مثل ریحان کے ہوتا ہی اور میرے ریحان حسنؑ
و حسینؑ ہین آور پھر جناب امام رضا بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب امام زین العابدینؑ
نے کہ بیان کیا مجھسے اسماء بنت عمیس نے وہ کہتی ہین کہ مین قابلہ بنی تھی آپکی جدۂ ماجدہ فاطمہ زہرا
کی حسنؑ و حسینؑ کی ولادت کی مرتبہ پس جبکہ پیدا ہوے امام حسنؑ تو جناب رسالتمآبؐ میرے پاس
تشریف لائے اور فرمایا ای اسماء لاؤ میرے فرزند کو پس مین نے امام حسنؑ کو ایک زرد کپڑے مین
لپیٹ کر آنحضرتؐ کی خدمت مین دیا پس حضرتؐ نے اُسکو پھینکدیا اور فرمایا ای اسماء آیا مین نے
تم سے نہ کہا تھا کہ مولود کو زرد کپڑے مین نہ لپیٹنا اسماء کہتی ہین کہ مین نے امام حسنؑ کو سفید کپڑے
مین لپیٹ کر حضرتؐ کی خدمت مین دیا پس حضرتؐ نے اُنکے داہنے کان مین اذان کہی اور بائین
کان مین اقامت کہی پھر جناب امیرؑ سے کہا کہ تم نے میرے اس فرزند کا کیا نام رکھا جناب امیرؑ نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین انکے نام رکھنے مین آپ پر کیونکر سبقت کر سکتا تھا لیکن مجھے محبوب
یہ ہی کہ انکا نام حرب ہو پس جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا کہ مین بھی انکے نام رکھنے مین اپنے رب
عزوجل پر سبقت نہ کرونگا اس اثنا مین حضرت جبرئیلؑ نازل ہوے اور کہا کہ یا رسول اللہ ہر آئینہ
علی اعلی آپکو سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ علیؑ آپ سے بمنزلہ ہارون ہین موسیٰؑ سے اور کوئی نبی
آپکے بعد نہین ہی پس اس اپنے فرزند کا وہی نام رکھو جو ہارونؑ کے بیٹے کا نام ہی پس جنابِ رسالتمآبؐ
نے فرمایا کہ ای جبرئیل ہارونؑ کے بیٹے کا کیا نام تھا حضرت جبرئیلؑ نے عرض کی شبر جناب
رسالتمآبؐ نے فرمایا میری زبان تو عربی ہی حضرت جبرئیلؑ نے عرض کیا کہ انکا نام حسنؑ رکھیے
اسماء کہتی ہین پس حضرتؐ نے اُنکا نام حسنؑ رکھا پس جبکہ اُنکو ساتوان دن ہوا جناب رسالتمآبؐ
نے دو گوسفندون سے جن مین سفیدی اور سیاہی ملی ہوئی تھی اُنکا عقیقہ کیا اور ایک ران
قابلہ کو عنایت فرمائی اور سر مبارک اُنکا حلق کرایا اور بالون کے وزن کے برابر سونا تصدق
فرمایا اور اُنکے سر اطہر مین خلوق جو ایک طرح کی خوشبو ہوتی ہی ملی پھر ارشاد فرمایا کہ ای اسماء

خون سر مین ملنا جاہلیت کا فعل ہی اسماء کہتی ہین کہ جب ایک سال بعد تولد امام حسنؑ گذرا تو امام
حسینؑ پیدا ہوے پس حضرت رسول خدا میرے پاس تشریف لائے اور کہا کہ ای اسماء میرے فرزند
کو لاؤ پس مین نے اُنکو ایک سفید کپڑے مین لپیٹ کر حضرتؐ کی خدمت مین دیا پھر حضرتؐ نے اُنکے
داہنے کان مین اذان فرمائی اور بائین کان مین اقامت کہی اور اپنی گود مین رکھا اور رونے
لگے اسماء کہتی ہین کہ مین نے اُن حضرتؐ سے عرض کی فدا ہون آپ پر مان باپ میرے آپ کے
رونے کا کیا باعث ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ مین اپنے اس فرزند کے سبب سے روتا ہون مین نے
عرض کی کہ وہ تو ابھی پیدا ہوے ہین فرمایا کہ ای اسماء اسکو ایک جماعت باغیون کی میرے بعد
قتل کریگی خدا اُنکو میری شفاعت نصیب نہ کرے پھر فرمایا کہ ای اسماء فاطمہ زہرا کو خبر نہ کرنا پس
تحقیق کہ وہ ولادت سے قریب العہد ہین پھر جناب امیرؑ سے فرمایا کہ تم نے اس فرزند کا کیا نام رکھا
حضرتؑ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ انکے نام رکھنے مین مین آپ پر کیونکر سبقت کر سکتا تھا ہان
مجھے محبوب تھا کہ مین انکا نام حرب رکھون پس حضرتؐ نے فرمایا کہ مین بھی سبقت نہ کرونگا نام رکھنے
مین انکے اپنے رب عزوجل پر پس جبرئیلؑ آنحضرتؐ کے پاس آئے اور عرض کی کہ خداوند جبار آپکو
سلام فرماتا ہی اور ارشاد کرتا ہی کہ نام رکھو تم انکا وہ نام جو ہارونؑ کے بیٹے کا تھا حضرتؐ نے
فرمایا کہ ہارونؑ کے بیٹے کا کیا نام تھا جبرئیلؑ نے عرض کیا کہ شبیر پس حضرتؐ نے فرمایا کہ میری زبان
تو عربی ہی جبرئیلؑ نے کہا کہ آپ انکا نام حسینؑ رکھین پس حضرتؐ نے نام اُنکا حسینؑ رکھا پھر
آنحضرتؐ کا دو گوسفندون سے جن مین سفیدی اور سیاہی ملی ہوئی تھی عقیقہ کیا اور اُنکا سر
مبارک حلق کرایا اور بالون کے وزن کے برابر سونا تصدق مین دیا اور خلوق اُنکے سر مین ملا کر
فرمایا کہ خون کا ملنا فعل جاہلیت کا ہی اور قابلہ کو ران ذبیحہ کی عنایت فرمائی اور ایک روایت
مین جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب امام زین العابدینؑ نے کہ جناب
امام حسینؑ کا ساتوین دن نام رکھا گیا اور نام جناب امام حسینؑ کا جناب امام حسنؑ کے نام سے
مشتق ہوا اور ذکر کیا اُنھین حضرتؐ نے کہ درمیان ان دونون بھائیون کی ولادت کے کوئی

اور مدت بجز فاصلۂ حمل نہین گذری افسوس ہزار افسوس مومنین جنھین جناب رسالتمآب سے اسقدر دوست رکھتے تھے اُنھین اشقیاے امت نے کیا کیا رنج پہونچائے اور کیسے کیسے ظلم و ستم اُنپر گذر گئے ایک بھائی کو زہر دغا پلاکر شہید کیا کہ تہتّر ٹکڑے جگر کے قی مین نکلے اور بعد شہادت لاش کو تیر باران کیا اور قریب قبر اقدس جناب رسالتمآب کے دفن بھی ہونے نہ دیا اور دوسرے بھائی کو زندگی ہی مین ایسا زخمون سے چور چور کر کے شہید کیا کہ آجتک سکان سموات گریہ کرتے ہین

یَا بِیْ الْاِمَامُ الْمُسْتَضَامُ بِکَرْبَلَا	یَدْعُوْ وَلَیْسَ لِمَا یَقُوْلُ مُجِیْبُ
بِاَبِیْ الْوَحِیْدُ وَمَا لَہٗ مِنْ رَاحِمٍ	یَشْکُوْ الظَّمَا وَالْمَاءُ مِنْہُ قَرِیْبُ

فدا ہون ماں باپ میرے اُس امام بیکس و مظلوم پر جو روز عاشور کربلا مین ایسا مظلوم ہو گیا تھا کہ کوئی شخص اعداے دین سے اُس جناب کے کلام کا جواب تک نہ دیتا تھا قربان ہون ماں باپ میرے اُس یکہ و تنہا پر جسپر کوئی رحم کرنیوالا نہ تھا اور وہ بزرگوار شدت تشنگی مین مبتلا تھا حالانکہ پانی اُس جناب سے بہت قریب تھا آہ آہ مومنین کیونکر اُس جناب کو شدت تشنگی نہ ہوتی حالانکہ بدن اقدس پر زخمہاے شمشیر و نیزہ و تیر بکثرت لگے تھے اور زخمی کو بہت پیاس ہوا کرتی ہے چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ بدن شریف سید الشہدا پر اسقدر جراحات تھے کہ حضرت حرکت نہ کر سکتے تھے اور ایک روایت مین ہے کہ بہتر زخم نمایان بدن مبارک شاہ شہیدان مین پائے گئے اور بروایت دیگر جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ علاوہ نشانہاے زخم تیر تینتیس ۳۳ زخم نیزہ اور چونتیس ۳۴ زخم شمشیر پائے گئے اور بروایت دیگر تینتیس ۳۳ زخم شمشیر سواے زخمہاے تیر و نیزہ پائے گئے اور بروایت دیگر جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ علاوہ نشانہاے زخم تیر ستر سے زیادہ زخم نیزہ بدن مطہر پر پائے گئے اور بروایت جناب امام محمد باقر سے منقول ہے کہ تین سو بیس ۳۲۰ زخم سے زیادہ جسد محترم امام مکرم مین گنے گئے اور ایک روایت مین وارد ہے کہ تین سو ساٹھ زخم تھے اور بروایت دیگر مجموع زخمہاے تیر و نیزہ و شمشیر جسد شریف امام حسین پر گنے گئے ایکہزار نو سو ۱۹۰۰ زخم تھے اور موافق روایت مشہور ایکہزار نو سو اکاون ۱۹۵۱ زخم بدن اقدس پر لگے تھے چنانچہ شاعر کہتا ہے

روایتست کہ بر پیکر شہ ذیجود	ہزار و نہ صد و پنجاہ و یک جراحت بود

اور موافق ایک روایت کے اسقدر جسم مبارک پر تیر لگے تھے کہ بلا تشبیہ جیسے ساہی کے بدن پر کانٹے ہوتے ہین اور موافق ایک روایت کے اسقدر تیر زرہ حضرت پر لگے تھے کہ معلوم ہوتا تھا گویا پرواز اوج سعادت کے لیے پر نکل آئے ہین اور یہ سب زخم پیش روے آنحضرت تھے اسوجہ سے کہ حضرت لڑائی سے پشت گردان نہ ہوتے تھے اور حرب و ضرب سے مُنھ نہ پھیرتے تھے تا آنکہ درجۂ رفیعۂ شہادت پر فائز ہوے جب کثرت جراحت سے صدر نشین مسند امامت چور چور ہو گئے ایک لحظہ توقف کیا ناگاہ ابو الحنوق لعین نے ایک پتھر ایسا مارا کہ پیشانی نورانی امام مظلوم پر آکر لگا اور خون چہرۂ مبارک پر بہکر جاری ہوا امام تشنہ لب نے فرمایا خداوندا تو دیکھتا ہے اور جانتا ہے کہ تیری راہ رضا مین دشمنون سے مین نے کیا کیا مصائب اُٹھائے خداوندا دنیا و عقبیٰ مین انکو اس ظلم کا عوض دے پس جامۂ مبارک اُٹھا کر چاہا کہ خون جبین مبین سے پونچھین ناگاہ ایک تیر زہر آلود سہ پہلو سینۂ مبارک پر کہ صندوق علوم ربانی تھا اور موافق ایک روایت کے قلب مبارک پر آکر لگا اُسوقت حضرت نے کہا بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ پس بجانب آسمان نظر کی اور فرمایا خداوندا تو جانتا ہے کہ یہ اشقیا اُسے شہید کرتے ہین کہ آج زمین پر فرزند پیغمبر بجز اُسکے کوئی نہین ہے جب سید الشہدا نے وہ تیر جانب پشت سے کھینچا خون مثل پرنالے کے جاری ہوا راوی کہتا ہے کہ حضرت نے وہ خون چلو مین لیکر آسمان کی طرف پھینکا اور ایک قطرہ زمین پر نہ گرا اُسی روز سے شفق کی سرخی آسمان پر زیادہ ہو گئی پس حضرت نے ایک چلو خون کا اپنے سر مبارک و چہرۂ منور پر ملا اور فرمایا اپنے خون سے خضاب کر کے جد بزرگوار سے ملاقات کرونگا پس حضرت سید الشہدا نور دیدۂ شہسوار عرصۂ لافتیٰ علیہما التحیۃ والثنا پیادہ ہو گئے

بلند مرتبہ شاہی ز صدر زین افتاد	اگر غلط نکنم عرش بر زمین افتاد

راوی کہتا ہے کہ اُسوقت بھی کسی کی جرات نہ پڑتی تھی کہ نزدیک آنحضرت آسکے بعضے خوف سے اور بعضے شرم سے ہٹ جاتے تھے تا آنکہ مالک بن بشیر کندی شقی نے ایک ایسی ضرب سر مبارک

آنحضرت پر لگائی کہ عمامۂ مطہر خون سے بھر گیا امام حسینؑ نے فرمایا کہ ہرگز اس ہاتھ سے کھانا پینا تجھے نصیب نہ ہو اور کافرون کے ہمراہ تو محشور ہو اُسوقت بروایت شیخ مفید و سید ابن طاؤسؒ عبداللہ پسر امام حسنؑ کہ کمسن تھا جب اُسنے اپنے چچا کا یہ حال دیکھا خیمۂ حرم محترم سے نکل آیا اور دوڑکر اپنے عم نامدار سے لپٹ گیا حضرت زینبؑ نے ہرچند چاہا کہ خیمہ مین لیجائین مگر اُسنے نہ مانا اُسوقت حرملہ بن کاہل نے اور بروایت دیگر ابجر بن کعب نے ایک تلوار حضرت امام حسینؑ پر لگائی اُس طفل معصوم نے کہا ای ولدالزنا تجھپر وای ہو تو چاہتا ہی کہ میرے چچا کو شہید کرے وہ معصوم ہاتھ پھیلائے یہ کہہ رہا تھا اور چاہتا تھا کہ تلوار امام حسینؑ پر نہ لگے اُس خارجی نے تلوار سے عبداللہ کے ہاتھ جدا کر ڈالے اور ایک روایت مین ہی کہ جب اُس ملعون نے کہنا نہ مانا اور ایک تلوار لگائی تو عبداللہ نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا اور اُس ضربت سے استخوان دست اُس بچے کا قطع ہو گیا تھوڑی جلد باقی رہگئی تھی کہ اُسمین دست مبارک حضرت عبداللہ کا لٹکتا تھا اُسوقت اُس طفل معصوم نے فریاد واعماہ بلند کی امام حسینؑ نے اُس معصوم کو آغوش مین لے لیا اور فرمایا کہ ای پسر برادر صبر کر کہ ابھی اسی ساعت روضات جنان مین اپنے پدران عالیشان کے پاس پہونچیگا پس حرملہ لعین نے ایک تیر اُس طفل کے حلق پر مارا اور وہ بچہ دامن سید الشہدا مین شہید ہو گیا اور مرغ روح نے بآشیانۂ قدس پرواز کی الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین و

سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس یازدہم فضائل جناب امیر المومنینؑ و اشعار قصیدۂ جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ و حال شہادت حضرت امام حسینؑ بروز عاشورا یعنی دہم ماہ محرم الحرام سنہ ۶۱ھ و فقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ

فی صحیفۃ الرضا علیہ السلام قال رسول اللہ یا علی لیس فی القیمۃ راکب غیرنا و نحن اربعۃ زبدۂ اصفیا امام اتقیا پناہ غربا شہید زہر جفا علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا بسند خود

حضرت محمد مصطفی رسول خدا سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ ای علی کوئی شخص بروز قیامت سوا ہمارے سوار نہوگا اور ہم چار شخص ہونگے فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَ قَالَ فِدَاکَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ وَ مَنْ ھُمْ پس ایک شخص انصار آنحضرتؐ سے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا میرے مان باپ آپ پر سے فدا ہون وہ چار شخص کون ہونگے قَالَ اَنَا عَلٰی دَابَّۃِ الْبُرَاقِ وَ اَخِیْ صَالِحٌ عَلٰی نَاقَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی الَّتِیْ عُقِرَتْ وَ عَمِّیْ حَمْزَۃُ عَلٰی نَاقَتِیَ الْعَضْبَآءِ وَ اَخِیْ عَلِیٌّ عَلٰی نَاقَۃٍ مِنْ نُوْقِ الْجَنَّۃِ جناب رسالتمآبؐ نے ارشاد کیا کہ اول اُنمین سے مین دابۂ براق پر سوار ہونگا اور دوسرے میرے بھائی صالحؑ اُس ناقہ پر سوار ہونگے جو پے کیا گیا تھا اور تیسرے میرے چچا حضرت حمزہؑ اور وہ ناقۂ عضبا پر سوار ہونگے اور چوتھے میرے بھائی علی ابن ابی طالبؑ اور وہ ایک ناقہ پر ناقہائے جنت سے سوار ہونگے وَ بِیَدِہٖ لِوَاءُ الْحَمْدِ یُنَادِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اُنکے ہاتھ مین لوائے حمد ہوگا اور ندا کرتے ہونگے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ فَیَقُوْلُ الْاٰدَمِیُّوْنَ مَا ھٰذَا اِلَّا مَلَکٌ مُقَرَّبٌ اَوْ نَبِیٌّ مُرْسَلٌ اَوْ حَامِلُ عَرْشٍ فَیُجِیْبُھُمْ مَلَکٌ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ یَا مَعْشَرَ الْاٰدَمِیِّیْنَ لَیْسَ ھٰذَا مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ وَلَا حَامِلُ عَرْشٍ ھٰذَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ پس یہ حال مشاہدہ کرکے اور یہ کلمہ سن کے لوگ کہینگے کہ یہ شخص کوئی ملک مقرب یا نبی مرسل یا حامل عرش ہی پس ایک فرشتہ اُنھین درمیان عرش سے جواب دیگا کہ ای گروہ خلائق نہ یہ شخص ملک مقرب ہی اور نہ نبی مرسل ہی اور نہ حامل عرش ہی یہ جناب علی ابن ابی طالبؑ ہین سبحان اللہ کیا فضائل و مناقب ہین امیر المومنین علیہ السلام کے جو حد شمار و حساب سے باہر ہین طاقت بشری نہین جو اُنکو بیان کر سکے چنانچہ جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ نے کیا خوب نظم فرمایا ہی

لی من اللہ امام قرشی عربی ‌‌ ‌ طیب المولد والنسل اغر اللقب

الحمد للہ کہ ہمارے واسطے خداوند عالم نے اپنی طرف سے ایسا امام قرشی و عربی معین فرمایا کہ جسکی جائے ولادت پاک و پاکیزہ ہی یعنی کعبۂ معظمہ اور جسکی اولاد و عترت طاہر و مطہر ہی اور جسکا لقب مبارک روشن و منور ہی

کَیۡفَ یُمۡلِی بِکَاعٍ وَمِدَادٍ نَزۡرٍ ‏ — بَابُ فَضۡلٍ صَغُرَتۡ فِیۡهِ کِبَارُ الۡکُتُبِ

حضرات کیونکر لکھا جا سکے قلم شکستہ زبان اور سیاہی قلیل سے باب فضائل اُس بزرگوار یعنی حیدر کرار صاحب ذو الفقار کا جسکی تحریر مین بڑے بڑے دفتر چھوٹے معلوم ہوتے ہین ؎

جَمَعَ اللّٰهُ لَهٗ مِنۡ شَرَفٍ اَوۡ فَضۡلٍ — مَا بِهٖ خُصَّ سِوٰی اَحۡمَدَ مِنۡ کُلِّ نَبِیٍّ

جمع کیا پروردگار عالم نے اُس عالیجناب کے لیے شرف اور فضل سے جو جو فضائل کہ ہر پیغمبر کے واسطے سوا جناب رسالت مآبؐ کے جدا جدا مخصوص تھے وہ سب ذات بابرکات جناب امیر شاہ قلمگیر مین یکجا جمع ہوے ؎

اٰدَمُ قَدۡ اَکَلَ الۡحِنۡطَةَ وَاللّٰهُ نَهٰی — وَعَلِیٌّ تَرَکَ الۡاَکۡلَ لِقَصۡدِ الۡقُرُبِ

حضرت آدمؑ باوجودیکہ ممنوع تھے مگر حضرت سے استعمال گندم ہوگیا اور جناب امیرؑ حالانکہ ممنوع نہ تھے مگر واسطے حصول قرب خدا کے تمام عمر حضرت نے فقط نان جوین پر اکتفا و قناعت فرمائی ؎

وَسُلَیۡمَانُ دَعَی اللّٰهَ لِمُلۡکٍ فَانٍ — وَعَلِیٌّ طَلَبَ الۡفَقۡرَ رِضًا بِالسَّغَبِ

اور حضرت سلیمانؑ جناب احدیت سے طالب ملک فانی ہوے اور جناب امیر المومنینؑ قبلہ دنیا و دین نے برضا و رغبت فقر اور گرسنگی کی خواہش کی ؎

خَافَ مُوۡسٰی بِحِبَالٍ وَعِصِیٍّ وَمَضٰی — قَتَلَ الۡحَیَّةَ یَوۡمًا هُوَ فِی الۡمَهۡدِ صَبِیٌّ

خائف ہوے جناب موسیٰؑ ریسمون سے اور لکڑیون سے کہ وہ محض ساحران فرعون کا شعبدہ تھا اور حضرت امیر المومنینؑ نے بمجرد ولادت کے اپنے گہوارے مین اژدہے کو چیر ڈالا ؎

فَاَنۡ اَیُّوۡبُ وَیَعۡقُوۡبُ بِمَنۡ فَاتَهُمَا — رَبُّهٗ فَقَدۡ وَاسۡلَطَنَهٗ لَمۡ تُوۡبِ

جو چیزین جناب ایوبؑ و حضرت یعقوبؑ سے فوت ہوئی تھین جناب احدیت نے پھر اُنھین عنایت فرمائین لیکن جناب امیر المومنین علیہ السلام کی اولاد امجاد خصوصاً اُن کے نورعین ؎

دُرِّ یگانہ دریاے مجمع البحرین — یعنی طپیدۂ کرب و بلا امام حسینؑ

کی سلطنت ایسی کربلا مین لٹی اور برباد ہوئی کہ جسنے پھر رجوع نہ کی چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

لکھتے ہین کہ جب حضرت عبداللہ بھی شہید ہو چکے اور حضرت امام حسینؑ یکہ و تنہا میدان کربلا مین باقی رہ گئے اُسوقت صالح بن وہب مزنی لعین نے ایک نیزہ پہلوے امام حسینؑ پر اس زور سے لگایا کہ حضرت مُنھ کے بھل زمین پر تشریف لائے ؎

بلند مرتبہ شاہی زصدر زین افتاد — اگر غلط نکنم عرش بر زمین افتاد

اُسوقت حضرت زینبؑ خیمہ سے باہر نکل آئین اور فریاد وَا اَخَاهُ وَا سَیِّدَاهُ بلند کرکے کہتی تھین کاش اسوقت آسمان زمین پر گر پڑتا اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے پس جناب زینبؑ نے عمر بن سعد لعین سے کہا کہ ای پسر سعد امام حسینؑ کو لوگ قتل کر رہے ہین اور تو کھڑا دیکھتا ہی راوی کہتا ہی کہ یہ کلام حضرت زینبؑ کا سنکر اُسوقت وہ لعین سنگین دل بیحیا بھی رونے لگا اور مُنھ پھیر لیا امام مظلوم اُسوقت اپنا خون سر مبارک اور چہرۂ منور پر ملتے جاتے تھے اور فرماتے تھے اسی صورت سے ستم کشیدہ بخون خود غلطیدہ خدا سے ملاقات کرونگا پس شمر ولد الزنا نے کہا کیا انتظار کرتے ہو کس لیے انکا کام تمام نہین کرتے پس اُن کافران بیدین نے ہجوم کیا حصین بن نمیر لعین نے ایک تیر دہن مبارک پر لگایا ابو ایوب غنوی شقی نے دوسرا تیر حلق شریف پر مارا زرعہ بن شریک ملعون نے ایک ضربت دست چپ پر اور دوسری ضربت دوش مبارک پر لگائی سنان بن انس لعین نے نیزہ مارکر اُس امام ابرار کو مُنھ کے بھل زمین پر گرا دیا اور خولی ملعون سے کہا انکا سر کاٹ لو جب خولی نزدیک آیا ہاتھ اُس شقی کا کانپنے لگا اور جرأت نہ کر سکا پس سنان بن انس شقی خود آگے آیا اور سر مبارک تن مطہر سے جدا کیا اور کہتا جاتا تھا کہ مین جانتا ہون کہ تم فرزند رسول خدا ہو اور تمھارے مادر و پدر بہترین خلق ہین اور امام زین العابدینؑ سے بھی منقول ہی کہ قاتل حضرت امام حسینؑ سنان بن انس لعین تھا اور مشہور زیادہ یہ ہی کہ شمر حرامزادہ اپنے گھوڑے سے نیچے اُترا اور چاہا کہ امام حسینؑ کا سر مبارک تن مطہر سے جدا کرے حضرتؑ نے فرمایا مین جانتا ہون میرا قاتل تو ہوگا اسلیے کہ میرے جد بزرگوار جناب رسولخدا نے یہ خبر مجھے دی ہی پس وہ حرامزادہ خشمگین ہوا اُسوقت امام حسینؑ پر پیاس کا نہایت غلبہ تھا اور شدت تشنگی سے حضرتؑ

اپنی زبان مبارک چباتے تھے صاحب تاریخ چین کہ ایک مورخ ہے مورخین نصاری سے لکھتا ہے کہ حضرت نے اسقدر اپنی زبان مبارک چبائی تھی کہ زبان اُن جناب کی زخمی ہوگئی تھی الغرض اُس ولد الزنا ملعون نے کہا اے فرزند ابوتراب تم دعوی کرتے ہو کہ باپ تمھارے ساقی کوثر ہین صبر کرو کہ وہ تمھین پانی دین حضرات خیال تو کیجیے آپ کو قسم ہے خدا کی جسوقت اُس شقی نے یہ طعنہ دیا ہوگا تو امام حسینؑ کے قلب مبارک پر کیا گذری ہوگی امیر المومنینؑ فرماتے ہین ؎

جَرَاحَاتُ السِّنَانِ لَهَا الْتِيَامٌ	وَلَا يَلْتَامُ مَا جَرَحَ اللِّسَانُ

یعنی زخم سنان تو اچھے ہوجاتے ہین اور زخم زبان کبھی اچھا نہین ہوتا الغرض حضرتؑ نے فرمایا تو جانتا ہے مین کون ہون اُس ملعون نے کہا مین تم کو پہچانتا ہون تمھاری والدہ فاطمۂ زہراؑ اور تمھارے پدر بزرگوار علی مرتضیٰؑ اور تمھارے جد امجد محمد مصطفیٰؐ ہین ولیکن تم کو قتل کرتا ہون اور کچھ پروا نہین ہے پس بارہ ضربتون سے سر مقدس امام حسینؑ کا بدن مطہر سے جدا کیا اور بروایت دیگر خولی شقی نے سر اُن حضرت کا جدا کیا علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ اس مقام پر لکھتے ہین کہ میرے نزدیک اظہر یہ ہے کہ تینون ملعون قتل امام حسینؑ مین شریک تھے اگرچہ سنان بن انس ملعون اور شمر ولد الزنا کا دخل زیادہ تھا حضرات دستور عالم ہے کہ سنگ تراش بھی اگر سنگ کو قطع کرتے ہین تو پہلے پانی دے لیتے ہین وہ اشقیا کیسے سنگدل تھے کہ فرزند رسولؐ کو مرتے دم تک ایک قطرہ پانی کا نہ دیا اور پیاسا ذبح کیا ؎

ہر سنگ جہان را کہ بُرد سنگ تراش دل ہے آبی	برید لعین خشک گلوی شہ والا فریاد خدایا

آہ آہ مومنین یہی باعث ہے کہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَنْحُوْرِ فِی الْوَرٰی یعنی سلام خدا ہو اُس مظلوم پر جو خلق اللہ مین نحر کیا گیا اَلسَّلَامُ عَلَی الشَّیْبِ الْخَضِیْبِ سلام خدا ہو اُس ریش منور و سفید پر جسکا خضاب خون سے ہوا اَلسَّلَامُ عَلَی الْخَدِّ التَّرِیْبِ سلام خدا ہو اُس رخسارے پر جو خاک آلودہ ہوا اَلسَّلَامُ عَلَی الرَّاْسِ الْمَرْفُوْعِ سلام خدا ہو اُس سر مطہر پر جو نیزہ پر بلند کیا گیا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس دوازدہم فضائل لباس پوشانیدن مومن وحال عریانی اہل حرم حضرت سید الشہداؑ و فقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ و اشعار نوحہ بخدمت رسول خداؐ

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ مَنْ کَسَا اَخَاہُ کِسْوَۃَ شِتَاءٍ اَوْ صَیْفٍ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَّکْسُوَہٗ مِنْ ثِیَابِ الْجَنَّۃِ وَاَنْ یُّهَوِّنَ عَلَیْهِ مِنْ سَکَرَاتِ الْمَوْتِ وَاَنْ یُّوَسِّعَ عَلَیْهِ فِیْ قَبْرِہٖ وَاَنْ تَلْقَاہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِہٖ بِالْبُشْرٰی وَهُوَ قَوْلُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ کِتَابِہٖ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ هٰذَا یَوْمُکُمُ الَّذِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ رئیس المحدثین ثقۃ الاسلام ابوجعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی رازی علیہ الرحمہ کتاب کافی مین امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا اُن حضرتؑ نے جو شخص کہ پہنائے اپنے برادر مومن کو لباس سردی یا گرمی واجب ہے اوپر خدا کے یہ کہ پہنائے اُس کو لباسہائے جنت سے اور یہ کہ آسان کرے اوپر اُسکے سکرات موت کو اور یہ کہ وسیع کرے اُسکی قبر کو اور یہ کہ حکم کرے ملائکہ کو کہ ملاقات کرین اُس سے جسوقت کہ نکلے اپنی قبر سے ساتھ بشارت کے اور وہ قول ہے خداے عزوجل کا کلام مجید مین کہ ملاقات کرینگے اُن سے ملائکہ اور کہینگے یہ وہ دن ہے کہ جسکا تم وعدہ کیے گئے تھے وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ کَسَا اَحَدًا مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ ثَوْبًا مِّنْ عُرْیٍ اَوْ اَعَانَہٗ بِشَیْءٍ مِّمَّا یُقَوِّیْهِ مِنْ مَّعِیْشَتِہٖ وَکَّلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ بِہٖ سَبْعَۃَ اٰلَافِ مَلَکٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِکُلِّ ذَنْبٍ عَمِلَہٗ اِلٰٓی اَنْ یُّنْفَخَ فِی الصُّوْرِ اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا اُن حضرتؑ نے جو شخص کہ پہنائے کسی ایک شخص کو فقرائے مسلمین مین سے ایک کپڑا حالت عریانی مین یا مدد کرے اُسکی تھوڑی سی اُس قبیل سے کہ جو تقویت دے اُسکو اُسکے امر معیشت مین موکل کریگا خداے عزوجل ساتھ اُسکے سات ہزار فرشتون کو ملائکہ سے کہ استغفار کرینگے وہ سب واسطے ہر گناہ کے جو اُسنے کیا تھا روز قیامت تک اور امام محمد باقرؑ فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ موکل کریگا خداے عزوجل ساتھ اُسکے ستر ہزار فرشتے ملائکہ سے کہ استغفار کرینگے وہ سب واسطے ہر گناہ کے جو اُسنے

کیا تھا روز قیامت تک۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ مَنْ كَسَا مُؤْمِنًا كَسَاهُ اللّٰهُ مِنَ الثِّيَابِ الْخُضْرِ امام زین العابدینؑ سے منقول ہی کہ فرمایا اُن حضرتؑ نے جو شخص لباس پہنائے کسی بندۂ مومن کو تو پہنائیگا اُسکو اللہ لباسہاے سبز جنت سے وَقَالَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ لَا يَزَالُ فِي ضَمَانِ اللّٰهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ سِلْكٌ اور دوسری حدیث مین حضرتؑ نے فرمایا کہ ہمیشہ وہ شخص حفاظت خدا مین رہیگا جبتک کہ اُسکے جسم مین ایک تار بھی باقی رہیگا وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ كَسَا مُؤْمِنًا ثَوْبًا مِنْ عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ إِسْتَبْرَقِ الْجَنَّةِ وَمَنْ كَسَا مُؤْمِنًا ثَوْبًا مِنْ غِنًى لَمْ يَزَلْ فِي سِتْرِ اللّٰهِ مَا بَقِيَ مِنَ الثَّوْبِ خِرْقَةٌ اور امام جعفر صادقؑ سے منقول ہی کہ وہ حضرت فرماتے تھے جو شخص کہ پہنائے کسی بندۂ مومن کو لباس حالت عریانی مین تو پہنائیگا اُسکو خدا لباس استبرق جنت کا اور جو شخص کہ پہنائے کسی بندۂ مومن کو لباس حالت توانگری مین تو ہمیشہ امان خدا مین رہیگا جب تک کہ اُس کپڑے سے ایک ٹکڑا بھی باقی رہیگا آہ آہ مومنین حضرتؑ تو ایک مومن و مسلم کے لباس پہنانے کا اسقدر ثواب بیان فرمائین خدا لعنت کرے اشقیا سے اہل کوفہ و شام پر جنھون نے اہلبیت و عترت رسولؐ پر رحم نہ کیا اور اپنے نبیؐ کے نواسے کو تین روز کا بھوکا پیاسا شہید کیا بلکہ عوض لباس پہنانے کے جو کپڑے جسم اطہر مین تھے وہ بھی اشقیا نے اُتار لیے اور کسی نے قرابت رسولؐ خدا کا بھی پاس نہ کیا اور وہ پیراہن کہنہ جسے سب کپڑون کے نیچے حضرت سید الشہداؑ نے جناب زینبؑ سے مانگ کر پہنا تھا وہ بھی جسم اطہر مین باقی نہ رہا حالانکہ خود حضرتؑ نے اسی غرض سے اُسے جا بجا سے چاک کر ڈالا تھا اور وہ اس قابل نہ تھا کہ کوئی اُسکی طرف توجہ کرے جیسا کہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَى الْأَجْسَادِ الْعَارِيَاتِ سلام خدا ہو اُن اجسام طاہرہ پر جو عریان کیے گئے اَلسَّلَامُ عَلَى الْجُسُومِ الشَّاحِبَاتِ سلام خدا ہو اُن بدنون پر جو متغیر و لاغر ہوگئے تھے اَلسَّلَامُ عَلَى الْأَبْدَانِ السَّلِيبَةِ سلام خدا ہو اُن بدنون پر جو برہنہ کیے گئے اَلسَّلَامُ عَلَى الْعِتْرَةِ الْقَرِيبَةِ سلام خدا ہو عزیزون اور قریبون اُن جناب کے اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُدَفَّنِينَ بِلَا أَكْفَانٍ سلام خدا ہو اُن شہیدان راہ خدا پر جو بیکفن دفن ہوے اَلسَّلَامُ عَلَى الرُّؤُوسِ الْمُفَرَّقَةِ عَنِ الْأَبْدَانِ

سلام خدا ہو اُن سرون پر جو بدنون سے جدا کیے گئے اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ نُكِثَتْ ذِمَّتُهُ سلام خدا ہو اوپر اُن جناب کے جنکا عہد توڑا گیا اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ هُتِكَتْ حُرْمَتُهُ سلام خدا ہو اوپر اُن جناب کے جنکی ہتک حرمت کی گئی اَلسَّلَامُ عَلَى الْبَدَنِ السَّلِيبِ سلام خدا ہو اُس بدن پر جسکے ہتھیار اور لباس اُتار لیے گئے اَلسَّلَامُ عَلَى الثَّغْرِ الْمَقْرُوعِ بِالْقَضِيبِ سلام خدا ہو اُس لب و دندان مبارک پر جس پر چوب دستی سے بے ادبی کی گئی حضرات اب چند اشعار نوحہ جنھین شاعر جناب رسالت مآبؐ کی خدمت مین عرض کرتا ہی اور سن لیجیے اور خوب جی بھر کے پرسا دیجیے جناب سیدہؑ اور ائمۂ ہدیٰؑ کو

بکربلا ای حسینؑ ای شہنشہِ لولاک — بیا ز طارم افلاک بر زمین چالاک
بیا بیا و ببین شور رستخیز بیا — سر سران بسنان و تن شہان بر خاک
بیا بیا و ببین زاب دیدہ سیر ابش — کہ جان سپرد بلب تشنہ با دل غمناک
بیا بیا و ببین پارہ پارہ حنجر او — ز تیغ و خنجر شمر ستمگر و سفاک
بیا بیا و ببین اقربا و فرزندش — بدشت ماریہ از تیغ بید ریغ ہلاک
ہمان حسینؑ کہ گفتی بلفظ گوہر بار — ہزار بار فرو نش زنا مُجلَت فداک
ہمان حسینؑ کہ دوش تو بود معراجش — شد از حضیض سمک تشنہ لب باوج سماک
ہمان حسینؑ کہ بد عرش و فرش از نور — ز تیر و نیزہ و خنجر نگر تنش صد چاک
چو ماہیش بنگر غوطہ ور بلجۂ خون — ہنوز آب ز خونش خورد خس و خاشاک
گلوئی چاک نگر شاہزادہ اصغر را — بجای شیر ہمی مادر طپان بدہن خاک

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس سیزدہم مذمت دنیا و فضائل حضرت امیرؑ و اشعار در مذمت دنیا و حکایت حکیم سقراط و قصۂ ہارون رشید و فضائل آب و نوشانیدن و حال تشنگی سید الشہداؑ و شہادت و عریانی و پامالی لاش مبارک و فقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ

فِي صَحِيفَةِ الرِّضَا أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ أَتَانِي مَلَكٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقْرَءُ عَلَيْكَ

السلام و یقول ربک شئت جعلت لک بطحاء مکۃ ذہبا زبدۂ اصفیا امام اتقیا پناہ غربا شہید زہر جفا علی بن موسیٰ الرضا علیہ التحیۃ والثنا بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآب نے کہ ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اُس نے کہا کہ ای محمدؐ بتحقیق کہ رب مجید تمھارا تمھین سلام کہتا ہی اور فرماتا ہی کہ اگر چاہو تم تو تمھارے واسطے وادی مکہ کو سونا کر دون قال فرفع راسہ الی السماء فقال یا رب اشبع یوما فاحمدک و اجوع یوما فاسئلک کہا راوی نے کہ پس بلند کیا حضرتؐ نے سر مبارک اپنا طرف آسمان کے اور کہا ای پروردگار مین یہ چاہتا ہون کہ ایکدن سیر ہون پس حمد کرون تیری اور ایک دن گرسنہ ہون پس سوال کرون تجھ سے حضرات یہی حال تھا قناعت جناب امیر المومنینؑ کا چنانچہ بعض علمانے تقابل حضرت آدمؑ اور امیر المومنینؑ مین لکھا ہی کہ باوجودیکہ حضرت آدمؑ اکل گندم سے ممنوع تھے لیکن اُنھون نے گندم نوش فرمالیا اور جناب امیر المومنینؑ باوجودیکہ ممنوع نہ تھے لیکن اُنھون نے تمام عمر کبھی سوا جو کے ایک دانہ بھی زبان پر نہین رکھا

اس مضمون کو جناب مفتی صاحب رضوان اللہ علیہ نے کیا خوب نظم فرمایا ہی

آدم قد اکل الحنطۃ واللہ نہی	وعلی ترک الاکل لقصد القرب

سبحان اللہ مومنین کیا فضائل و مناقب اور خصائل و مراتب ہین جناب امیر شاہ خیبر گیر اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالبؑ کے کیا مجال ہی بشر کی بلکہ جن و ملک کی کہ اُنکا احاطہ و احصا کر سکین اور باوجود ان مراتب جلیلہ اور محامد جزیلہ کے کبھی دنیا کی طرف توجہ نہ فرمائی کیا کیا دنیا زینت کر کے حضرتؑ کے سامنے آئی مگر حضرتؑ نے اُسکی طرف رُخ بھی نہ کیا اور طلقتک ثلاثا لا رجعۃ بعدھا فرمایا کیون نہو آنحضرتؐ کے تو وصی مطلق اور جانشین برحق تھے جنھون نے گرسنہ ہونے کو سیر ہونے پر مقدم رکھا اور کبھی مال دنیا کی طرف توجہ و رغبت نہ فرمائی چنانچہ اسی مضمون کو شاعر نے کیا خوب نظم فرمایا ہی

دعا سلیمان الالہ لنیل دنیا	ذا طلق الدنیا ثلاث طلاق

یعنی حضرت سلیمانؑ نے خداوند عالم سے ثروت دنیاے فانی کے لیے دعا کی اور کہا رب

ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی انک انت الوہاب یعنی ای پروردگار میرے عنایت فرما مجھے ایسا ملک کہ جو سزاوار نہ ہو کسی کو بعد میرے بدرستیکہ تو بہت بخشش و عطا کرنے والا ہی اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے تین بار دنیا کو طلاق دی

اشعار

چیست دنیا خاکدان کہنۂ ویرانۂ	غصہ جائی محنت آبادی ملامت خانۂ
گفتم آن کس راچہ گوئی دل برین دنیا نہد	گفت یا کور ست یا مست ست یا دیوانۂ
یا مثال تودۂ برقی ست در فصل بہار	ہیچ عاقل اندرین جائی نسازد خانۂ

دیگر

دلا یکدم از خواب بیدار شو	ز سرمستی کبر ہشیار شو
نظر کن بعبرت سوے رفتگان	کہ فردا شوے عبرت دیگران
سکندر کہ صد سال عالم گرفت	جہان مرگش آخر بیکدم گرفت
بزرگی کہ سودی بگردون سرش	نظر کن کہ چون خاک شد پیکرش
ز آغوش ہم خوابۂ شوخ و شنگ	گرفت ست گورش در آغوش تنگ

کتاب مجالس علویہ مین منقول ہی کہ ایک بادشاہ بادشاہان ذوی الاقتدار سے اُس طرف سے گذرا کہ جہان سقراط حکیم سو رہے تھے بادشاہ نے پائون سے ایک ٹھوکر دیکر کہا کہ اُٹھ کیا سوتا ہی سقراط اُٹھ کھڑے ہوے مگر کچھ التفات بادشاہ کی جانب نہ کیا اور کوکبۂ شاہی سے کچھ پروا نہ کی بادشاہ نے کہا کہ تو مجھے نہین پہچانتا سقراط نے کہا کہ اور تو کچھ نہین واقف ہون تجھ سے مگر تجھ مین خصلت چارپاؤن کی مین پاتا ہون اس لیے کہ لگد زنی چارپاؤن کا کام ہی بادشاہ نے کہا کہ تو مجھ سے ایسا گستاخانہ کلام کرتا ہی حالانکہ تو میرا بندہ اور میری رعیت سے ہی سقراط نے کہا کہ جیسا تو خیال کرتا ہی ایسا نہین ہی بلکہ تو بندہ ہی میرے بندون کا بادشاہ نے کہا یہ کیونکر ہی سقراط نے کہا ہوا و ہوس کا تو مطیع و فرمانبردار ہی اور ہوا و ہوس دونون میرے بندے ہین اور مین نے شہوات نفسانی کو اپنا محکوم کر رکھا ہی اور تو نے اپنے اوپر اُنکو حاکم کر رکھا ہی بادشاہ نے کہا کہ مین سلطان زمان ہون اور میرے آبا و اجداد سب بادشاہان فرمانروا ہوے

اور میری تحت حکومت اور قبضۂ اقتدار مین فلان کشور اور فلان دیار ممالک عالم سے ہی سقراط نے کہا کہ یہ سب امور جنکا تو نے ذکر کیا اور بافتخار گردن بلند کی فانی اور بے اعتبار ہین اور چند روز کے لیے عاریۃً تجکو ملے ہین ان امور سے کچھ کمال نفس کو نہین حاصل ہوتا ہی اگر حقیقت حال پر اطلاع چاہتا ہی تو یہ لباس شاہی اپنے بدن سے جدا کر اور مثل میرے برہنہ ہو تاکہ پانی مین ہم تم اُترین اور باہم گفتگو کرین دیکھین کہ کون علم و کمال رکھتا ہی اور کون جہل و نقصان عقل رکھتا ہی بادشاہ خجل ہوا اور مع خدم و حشم وہان سے روانہ ہوا اور کتاب عُدّۃ الداعی مین مذکور ہی کہ ایک واعظ مجلس مین ہارون رشید کی آیا ہارون نے واعظ سے کہا کہ کوئی کلمۂ وعظ و پند ارشاد کیجیے واعظ نے کہا کہ اگر تجھپر غلبۂ تشنگی ہو اور پانی نایاب ہو تو ایک جرعۂ آب کس قیمت کو خرید کریگا ہارون نے کہا نصف سلطنت کو واعظ نے کہا کہ بعد پانی پینے کے اگر تجھ کو مرض حبس البول لاحق ہو تو اُس مرض کے دفع مین کسقدر زر تو صرف کرے ہارون نے کہا نصف باقی اپنی سلطنت سے واعظ نے کہا کہ پھر اپنی سلطنت و ملک پر مغرور نہو تا کہ ایک دفعہ کے پانی پینے کی قیمت رکھتا ہی اللہ اکبر یہ قیمت ہی ایک جرعۂ آب کی جب تو حدیث مین وارد ہوا ہی کہ پہلے جس عمل کا بروز قیامت صلہ اور عوض ملیگا وہ صدقۂ آب ہی یعنی کسی پیاسے کو عالم تشنگی مین پانی پلانا حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہین کہ جو کسی پیاسے کو پانی پلائے ایسے مقام پر جہان پانی میسر ہو تو اُسنے گویا ایک بندہ آزاد کیا راہ خدا مین اور جو ایسے مقام پر کسی پیاسے کو سیراب کرے جہان پانی نہ بہم پہنچتا ہو تو گویا ایک نفس کو زندہ کیا وَمَنْ اَحْیَاهَا فَکَاَنَّمَا اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا اور جسنے ایک نفس کو زندہ کیا اُسنے گویا تمام عالم کو زندہ کیا آہ آہ

اَسَفًا لَہٗ عِنْدَ الشَّرِیْعَۃِ یَشْتَکِیْ — ظَمَاً وَّ وَالِدُہٗ وَلِیُّ الْکَوْثَرِ

افسوس ہزار افسوس حال پر اُس مظلوم کے جو گھاٹ پر نہر فرات کے پیاسا رہا اور پیاس کی شکایت ایک ایک ظالم سے کرتا رہا اور کسی نے اُس تشنہ لب پر رحم نہ کھایا اور ایک جرعۂ آب نہ پایا

از آب ہم مضائقہ کردند کوفیان — خوش داشتند حرمت مہمان کربلا

بودند دام و دد ہمہ سیراب و می مکید — خاتم ز قحط آب سلیمان کربلا
زان تشنگان ہنوز بہ عیّوق میرسد — آواز العطش ز بیابان کربلا

حالانکہ پدر بزرگوار اُس جناب کے ساقی کوثر ہین جو پیاسونکو بروز قیامت جامہاے کوثر سے سیراب کرینگے اور مادر عالیمقدار اُنکی جناب فاطمہ زہرا ہین کہ تمام پانی روے زمین کا جنکے مہر مین ہی

ای آب خاک شو کہ ترا آبرو نماند — شرمندہ رفت از تو لب تشنہ حسین

آہ آہ یہی باعث ہی مومنین کہ تمھارے آقاے مظلوم نے وقت شہادت کوئی اور وصیت نہین فرمائی ہان امام زین العابدین سے اتنا ارشاد فرمایا کہ مدینہ مین جب ہمارے شیعون سے ملاقات ہو تو اُنھین ہمارا اسلام کہدینا اور کہنا کہ امام تمھارا تشنہ لب شہید ہوا شرط وفاداری یہ ہی کہ جب آب سرد پینا تو پیاس میری ضرور یاد کرلینا آہ آہ مومنین اس امر کی وصیت حضرت نے آپ سے حالت حیات مین بھی فرمائی ہی اور بعد شہادت بھی چنانچہ حضرت سکینہ جب قتل گاہ مین گلوے بُریدہ سے آپ کے لپٹی ہوئی جگر خراش بین کر رہی تھین اُس وقت اُن مظلومہ نے سُنا کہ حضرت امام حسین یہ فرماتے ہین

شِیْعَتِیْ مَا اِنْ شَرِبْتُمْ مَاءَ عَذْبٍ فَاذْکُرُوْنِیْ — اَوْ سَمِعْتُمْ بِغَرِیْبٍ اَوْ شَہِیْدٍ فَانْدُبُوْنِیْ

یعنی ای شیعو میرے جب کبھی تم آب سرد و خوشگوار پینا تو پیاس مجھ مظلوم کی یاد کرلینا یا کسی غریب یا شہید کا حال سننا تو مجھپر گریہ و بکا کرنا

لَیْتَکُمْ فِیْ یَوْمِ عَاشُوْرَا جَمِیْعًا تَنْظُرُوْنِیْ — کَیْفَ اَسْتَسْقِیْ لِطِفْلِیْ فَاَبَوْا اَنْ یَّرْحَمُوْنِیْ

کاش کہ تم سب کے سب بروز عاشورا مجھے دیکھتے کہ مین کیونکر اپنے طفل شیرخوار کے لیے پانی طلب کرتا تھا اور وہ بیرحم پانی دینے سے انکار کرتے تھے

وَاَنَا السِّبْطُ الَّذِیْ مِنْ غَیْرِ جُرْمٍ قَتَلُوْنِیْ — وَبِجُرْدِ الْخَیْلِ بَعْدَ الْقَتْلِ عَمْدًا سَحَقُوْنِیْ

حضرت فرماتے ہین کہ مین وہ فرزند رسول ہون کہ بے جرم و خطا مثل گوسفند قربانی کے ذبح کیا گیا اور اسپر بھی اشقیاے امت باز نہ آئے میری لاش کو دیدہ و دانستہ پامال سم اسپان کروایا

وَیْلَہُمْ قَدْ جَرَحُوْا قَلْبَ رَسُوْلِ الثَّقَلَیْنِ — فَالْعَنُوْہُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ شِیْعَتِیْ فِیْ کُلِّ حِیْنٍ

داے ہو اُن اشقیا پر جن بیرحموں نے قلب اقدس جناب رسالتمآبؐ کو زخمی کیا ای دوستو میرے لازم ہی کہ ہر آن جسقدر تم سے ہو سکے اُن ظالمون پر لعنت کرو تیں گریہ و بکا کرو مومنین اُس غریب و مظلوم پر جسکا کوئی دنیا مین رونیوالا نہ تھا اور اگر استغاثہ و فریاد کرتا تھا تو عوض مین نصرت کے کوئی نیزہ مارتا تھا کوئی تلوار لگاتا تھا کوئی تیر و نکی بوچھار کرتا تھا اور صاحب اسرار الشہادۃ نے تو عجیب طرح کا واقعہ لکھا ہی کہ بعض سنگدل اپنی جھولیون مین تپھر اور ڈھیلے بھرے ہوے تھے اور اُس امام مظلوم پر تپھر لگاتے تھے اور بعض ناریون کے پاس آگ تھی کہ وہ اُس نور خدا پر آگ برساتے تھے ؎

	يُذَادُ مِنَ الْمَاءِ الْمُبَاحِ وَيُحْرَمُ		لَمْ أَنْسَ سِبْطَ الْمُصْطَفٰى وَهُوَ غَائِبٌ
	يُنَادِي لِأَهْلِ مَا رَاحِمٌ يَتَرَحَّمُ		وَقَدْ صُرِعَتْ أَنْصَارُهُ وَهُوَ مُفْرَدٌ

شاعر کہتا ہی نہین بھولتی مجھے اب تک پیاس امام حسین علیہ السلام کی کہ اُس شدت تشنگی مین وہ جناب ہر مرتبہ قصد کرتے تھے کہ کسی طرح داخل نہر فرات ہون لیکن اشقیاے کوفہ و شام اُس مظلوم کو ہرگز قریب نہر فرات کے جانے نہ دیتے تھے اور اُس آب مباح کو جس سے سگ و خوک تک سیراب ہوتے تھے فرزند رسولؐ پر حرام کردیا تھا عجب وقت مصیبت و بیکسی تھا امام حسینؑ پر کہ وہ حضرت یکہ و تنہا بے یار و مددگار درمیان لاشہاے اقربا و انصار کے کھڑے تھے اور ایک ایک بیرحم سے استغاثہ و فریاد کرتے تھے کہ ای قوم بدکردار کوئی بھی اس جماعت مین ایسا رقیق القلب اور نرم دل ہی کہ مجھ بیکس پر رحم کرے اور ایک جرعہ پانی کا پلائے مگر کوئی ملعون اُس مظلوم پر بجز نیزہ و تیر لگانے کے اور کچھ جواب نہ دیتا تھا الغرض اسی ظلم و ستم سے اُس مظلوم کو شہید کیا اور بعد شہادت امام حسینؑ جیسا کہ بحار وغیرہ مین منقول ہی اشقیا نے لباس حضرت کا لوٹ لیا چنانچہ پیراہن کو اسحاق بن حویۃ حضرمی لیگیا اور زیر جامہ حضرت کا ابجر بن کعب لیگیا اور عمامہ حضرت کا اخنس بن مرثد بن علقمہ حضرمی اور بروایت دیگر جابر بن یزید لیگیا اور نعلین مبارک اسود بن خالد لیگیا اور چادر حضرت کی قیس بن اشعث لیگیا اور زرہ عمر بن سعد لیگیا اور تلوار حضرت کی جمیع بن خلق الازدی اور بروایت دیگر اسود بن حنظلہ تمیمی لیگیا اور بجدل بن سلیم نے ایک انگوٹھی کے لیے انگشت مبارک کو قطع کیا

جمال ملعون نے ایک کمربند کے لیے دونون ہاتھ اُن جناب کے بند دست سے جدا کر ڈالے اور عمر سعد کے حکم سے دس ظالمان ولد الزنا نے ملکر سینۂ نورانی اور پشت مطہر اُس امام انام کی پامال سم اسپان کر ڈالی یہانتک کہ استخوان صدر آپکے ریزہ ریزہ ہوگئے آہ آہ مومنین یہ وہ ظلم عظیم ہی کہ اعدا جسکے قبل شہادت عازم تھے چنانچہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین فَهَوَيْتَ إِلَى الْأَرْضِ جَرِيحًا تَطَأُكَ الْخُيُولُ بِحَوَافِرِهَا وَتَعْلُوكَ الطُّغَاةُ بِبَوَاتِرِهَا ای جد نامدار پس آپ زخمی ہوکر ذو الجناح سے زمین پر تشریف لائے اور وہ کفار تلوارین لیکر ہر طرف سے ٹوٹے پڑتے تھے اور بدن اقدس آپکا پامال سم اسپان کیے ڈالتے تھے الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس چہاردہم حدیث فضیلت حسنینؑ و فضائل خمسۂ نجبا و اشعار در مدح حیدر کرارؑ و احادیث فضائل جناب سیدہ و حال تاراجی و آتش زدگی خیام و غارت اسباب و زیور و حال ایذا رسانی اہلبیتؑ و بیرون آمدن اہل حرم از خیمۂ محترم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ حسنؑ اور حسینؑ دونون فرزند میرے سردار ہین جوانان اہل بہشت کے بعض کتب مناقب مین مثل بحار الانوار و جلاء العیون وغیرہ منقول ہی کہ ایک روز حضرت رسول خدا جناب فاطمہؑ کے گھر مین تشریف لائے اور کہا ای فاطمہؑ آج مین تمہارا مہمان ہون راوی کہتا ہی کہ اُس روز سب اہلبیتؑ گرسنہ تھے اور حسینؑ تک کے لیے طعام نہ تھا الغرض جب سب اہلبیت جمع ہوے جبرئیل آئے اور کہا ای محمد مصطفےٰ خداوند عالم بعد تحفۂ درود و سلام کے ارشاد فرماتا ہی کہ علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ سے آپ دریافت کیجیے کہ میوہ ہاے بہشت سے کون میوہ چاہتے ہین جب حضرتؐ نے اُن سے پوچھا سب خاموش رہے مگر جناب امام حسینؑ نے کہ بہت خورد سال تھے کہا مجھے رخصت دیجیے کہ مین اختیار کرون سب نے کہا جو کچھ تم اختیار کروگے ہم اُس سے راضی ہین امام حسینؑ نے کہا ای جد بزرگوار جبرئیل

سے کہیے کہ ہم رطب چاہتے ہین راوی کہتا ہے وہ موسم رطب کا نہ تھا پس رسولخدا نے فرمایا ای فاطمہ گھر مین جاؤ اور رطب لے آؤ جب جناب فاطمہ گھر مین گئین ایک طبق بلور دیکھا کہ رطب تازہ سے بھرا ہوا تھا اور ایک رومال سندس سبز بہشت کا اُسپر پڑا تھا جب جناب فاطمہ نے وہ طبق جناب رسالتمآب کے پاس لاکر رکھا جناب رسولخدا نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فرماکر ایک رطب اُٹھایا اور حضرت امام حسین کے منھ مین دیکر فرمایا هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكَ يَا حُسَيْنُ یعنی ای حسین تمکو گوارا اور عافیت ہو پس دوسرا رطب اُٹھایا اور امام حسن کے منھ مین دیکر کہا هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكَ يَا حَسَنُ یعنی ای حسن تم کو گوارا اور عافیت ہو پس رطب سوم جناب فاطمہ کے منھ مین دیا اور فرمایا هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكِ يَا فَاطِمَةُ یعنی ای فاطمہ تم کو گوارا اور عافیت ہو پس رطب چہارم جناب امیر کے منھ مین دیا اور فرمایا هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكَ يَا عَلِيُّ یعنی ای علی تم کو گوارا اور عافیت ہو پس حضرت اُٹھ کھڑے ہوے اور پھر بیٹھ گئے جب رطب تناول کر چکے اور سیر ہو گئے جناب فاطمہ زہرا نے کہا ای پدر بزرگوار آج آپ نے ایسا لطف فرمایا کہ پیشتر شل اسکے نہ فرمایا تھا رسولخدا نے فرمایا جب دانہ اول دہن حسین مین مین نے دیا سنا کہ میکائیل و اسرافیل کہتے ہین هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكَ يَا حُسَيْنُ پس مین نے بھی اُنکی موافقت کی اور جب دوسرا دانہ دہن حسن مین دیا جبرئیل و میکائیل نے کہا هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكَ يَا حَسَنُ پس مین نے اُنکی موافقت کی جب رطب سوم ای فاطمہ تمھارے منھ مین دیا حوران بہشتی نے سر غرفون سے نکال کر شادی اور خوشی کی اور کہا هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكِ يَا فَاطِمَةُ مین نے اُنکی موافقت کی اور جب دانہ چہارم علی کے منھ مین دیا خداوند علی اعلی کی جانب سے آواز مین نے سنی کہ فرماتا ہے هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكَ يَا عَلِيُّ پس حق تعالی کی مین نے موافقت کی اور بسبب عظمت وجلال ندائے پروردگار مین اُٹھ کھڑا ہوا پس ایک صدا رب العزت کی طرف سے مین نے سنی کہ ای محمد اگر اس ساعت سے تا روز قیامت تم علی ابن ابی طالب کو رطب دیتے مین ہر رطب کے لیے اُنکو هَنِيْئًا مَرِيْئًا کہتا ؂

خوشا ما خوشا دین و دنیای ما		کہ ہمچون علی ہست مولاے ما	

دلم آمد اکنون درون زبان		کہ نام علی آمدا نامیان	
مرا نشۂ نام او کردہ مست		کہ این خاصہ ساقی کوثر ہست	
ہزاران درود و ہزاران سلام		زما بر محمد و آل کرام	

مومنین فضائل حسنین و علی بن ابی طالب تو آپ نے سنے اب کچھ مختصر فضائل جناب مریم کبری فاطمہ زہرا بھی سن لیجیے فِيْ صَحِيْفَةِ الرِّضَا آيَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ تُحْشَرُ اِبْنَتِيْ فَاطِمَةُ وَعَلَيْهَا حُلَّةُ الْكَرَامَةِ قَدْ عُجِنَتْ بِمَاءِ الْحَيَوَانِ فَيَنْظُرُ اِلَيْهَا الْخَلَائِقُ يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا جناب امام رضا بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآب نے کہ محشور ہو گی بیٹی میری فاطمہ اس حال مین کہ حلۂ کرامت پہنے ہو گی اور خمیر اُسکا آب حیات سے ہو گا خلائق اُنکو دیکھتی ہو گی اور تعجب کرتی ہو گی ثُمَّ تُكْسٰى اَيْضًا حُلَّتَيْنِ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ مَكْتُوْبٌ عَلٰى كُلِّ حُلَّةٍ بِخَطٍّ اَخْضَرَ اَدْخِلُوا ابْنَةَ مُحَمَّدٍ الْجَنَّةَ عَلٰى اَحْسَنِ الصُّوْرَةِ وَاَحْسَنِ الْكَرَامَةِ وَاَحْسَنِ الْمَنْظَرِ پھر اُسکو دو حلے حلہا ے جنت سے پہنائے جائینگے ہر حلہ پر سبز خط سے لکھا ہو گا کہ لیجاؤ دختر محمد مصطفی کو جنت مین نیکتر صورت اور نیک تر بزرگی اور نیک تر منظر سے فَتُزَفُّ اِلَى الْجَنَّةِ كَمَا تُزَفُّ الْعَرُوْسُ وَيُوَكَّلُ بِهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ جَارِيَةٍ پس بھیجی جائینگی جناب سیدہ جنت کو جسطرح عروس کو خانۂ داماد مین بھیجتے ہین اور مؤکل کی جائینگی اُنکے ساتھ ستر ہزار کنیزین حوران جنت سے وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ يَا مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ غُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ حَتّٰى تَجُوْزَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ اور پھر جناب امام رضا بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآب نے کہ جب روز قیامت ہو گا تو ندا کریگا ایک ندا کرنیوالا کہ ای گروہ خلائق بند کرو آنکھین اپنی تا کہ گذر جائین فاطمہ زہرا بیٹی جناب محمد مصطفی کی وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّمَا سُمِّيَتْ اِبْنَتِيْ فَاطِمَةُ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَطَمَهَا وَفَطَمَ مَنْ اَحَبَّهَا مِنَ النَّارِ اور پھر جناب امام رضا بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآب نے کہ نہین نام رکھا گیا میری دختر کا فاطمہ مگر اسواسطے کہ خدا تعالی نے باز رکھا اُسکو اور اُس شخص کو

جو دوست رکھے اُسکو آتش جہنم سے وَبِاِسْنَادِہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْضِبُ لِغَضَبِ فَاطِمَۃَ وَیَرْضَا لِرِضَاھَا اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ بتحقیق خداوند عالم غضب فرماتا ہی غضب فاطمہؑ سے اور راضی ہوتا ہی اُسکے راضی ہونے سے کیون مومنین سنے آپ نے فضائل ومناقب اہل بیت اطہار کے مگر افسوس ہزار افسوس کہ اشقیاے امت جفا کار نے کیا کیا ظلم وستم اُنھین کی ذریت وعترت اطہار پر کیے کہ جس کے سُننے کی کیا مجال ہی جو بشر تاب لا سکے چنانچہ شیخ مفید وسید ابن طاوس وغیرہ نے روایت کی ہی کہ جب اُن اشقیا نے سر مبارک سید الشہداؑ جدا کیا اکثر جامہ ہاے آنحضرتؑ جو قیمتی تھے مثل جُبۂ خز وعمامۂ خز لوٹ لیے اور وہ غارتگر بلاے عظیم دنیا مین مبتلا ہوے پس وہ کافران بیحیا خیمہ ہاے حرم محترم سید الشہداؑ مین آئے اور اسباب لوٹ لیا ایک عورت لشکر عمر بن سعد نحس مین قبیلۂ بکر بن وائل سے تھی اُسنے جب وہ حالت شنیعہ مشاہدہ کی تلوار اُٹھالائی اور اُن نامردون سے مخاطب ہو کے کہا کہ ای بے شرمان پر جفا فرزندان رسول خدا کو لوٹتے ہو پس اُس عورت کا شوہر آیا اور اُسے واپس لیگیا اُن بیحیا بیدینون نے جو کچھ خیمون مین پایا لوٹ لیا یہانتک کہ گوشوارے بچون کے کانون سے اور خلخال عورتون کے پائون سے اُتار لیے اور ام کلثوم کا گوش مبارک چاک کر کے گوشوارے چھین لیگئے فاطمہ صغریٰ دختر امام حسینؑ سے روایت کی ہی وہ فرماتی ہین کہ مین کمسن تھی اور دو خلخال طلا میرے پائون مین تھے ایک بیحیا نے وہ دونون خلخال میرے پائون سے اُتار لیے اور روتا تھا مین نے کہا ای ... کیون روتا ہی اُسنے کہا کیونکر نہ روؤن حالانکہ دختر رسول خدا کو لوٹ رہا ہون مین نے کہا جبکہ تو جانتا ہی کہ مین تیرے پیغمبر کی دختر ہون پھر تو کیون مجھے لوٹتا ہی اُسنے جواب دیا کہ اگر مین نہ لوٹونگا تو اور کوئی لیجائیگا شیخ مفید علیہ الرحمہ نے حمید بن مسلم سے روایت کی ہی کہ جب شمر لعین خیمۂ امام زین العابدینؑ مین آیا تو اُسوقت حضرتؑ بستر بیماری پر بیہوش پڑے تھے اُس شقی بے حیا نے چاہا کہ قتل کرے حمید بن مسلم کہتا ہی مین نے کہا سبحان اللہ سب کو تم نے قتل کیا

اب اس بیمار کو بھی نہین چھوڑتے جب عمر بن سعد نحس نزدیک خیمہ ہاے حرم محترم کے آیا اور آواز دی کہ کوئی متعرض احوال زنان خیمہ نشین نہ ہو اور علی بن الحسینؑ کو کسی طرح کا ضرر نہ پہونچائین اور جو کچھ اُن سے چھین لیا ہی وہ واپس دین راوی کہتا ہی کہ اس حکم سے وہ اشقیا متعرض غارت نہ ہوے لیکن جو کچھ لوٹ لیا تھا وہ واپس نہ دیا اور آگ خیمہ ہاے اہلبیت مین لگا دی سوقت پردہ نشینان سراپردۂ عصمت وعفت یعنی اہلبیت رسالتؐ مع اطفال وکودکان صغیر سر وپا برہنہ خیمون سے باہر نکل پڑین فاطمہ صغریٰ دختر جناب سید الشہداؑ سے روایت کی ہی وہ فرماتی ہین کہ مین بعد شہادت پدر بزرگوار بیہوش وحیران دروازۂ خیمہ پر کھڑی تھی اور اپنے پدر وبرادران وعزیز واقارب کو خاک وخون مین غلطان دیکھ رہی تھی اور متفکر تھی کہ دیکھیے اشقیاے بنی امیہ ہمارے ساتھ کیا سلوک کرینگے قتل کر ڈالینگے یا قید کرینگے ناگاہ مین نے دیکھا کہ ایک سوار نمودار ہوا کہ وہ نیزہ ہاتھ مین لیے عورتون کی پشت مین مارتا تھا یہ عورتین بھاگتی تھین اور جو اُنکے پاس تھا اُن چیزون کو لوٹ لیتا تھا یہ عورتین فریاد کر کے کہتی تھین وَاجَدَّاہُ وَاَبَتَاہُ وَا عَلِیَّاہُ وَاقِلَّۃَ نَاصِرَاہُ وَاحُسَیْنَاہُ آیا کوئی مسلمان اس گروہ مین نہین ہی جو ہماری نصرت کرے کوئی مومن اس جماعت مین نہین ہی کہ ہم کو پناہ دے فاطمہ بنت الحسینؑ فرماتی ہین کہ مین اس حالت کے معاینہ سے کانپنے لگی اور اپنی پھوپھیون کو ڈھونڈھتی تھی کہ اُنکے پاس جا کر چھپ جاؤن ناگاہ اُس لعین کی نظر مجھپر پڑی مین بھاگی اُسنے نیزے کی نوک میرے دونون شانون کے بیچ مین چبھو دی اور مین اُس صدمہ سے مُنھ کے بھل زمین پر گر پڑی اُس شقی نے میرا کان چاک کر کے گوشوارے اُتار لیے اور مقنع میرے سر سے چھین لیا اور مجھے چھوڑ کر خیمون کی جانب چلا مین اُس اذیت سے بیہوش ہو گئی جب ہوش آیا مین نے دیکھا میری پھوپھی سرہانے بیٹھی روتی ہین مجھ سے کہا ای دختر اُٹھو چل کر دیکھین کہ جمیع دختران وبرادر ہمارے پر کیا گذری مین نے کہا ای پھوپھی میرے پاس چادر نہین ہی اُنھون نے کہا عَمَّتُکِ مِثْلُکِ یعنی مین بھی تمھاری طرح سر برہنہ ہون جب ہم خیمہ مین داخل ہوے دیکھا سب اسباب لوٹ لیگئے ہین اور ہمارے

برادر امام زین العابدین بیماری وتشنگی سے منھ کے بھل زمین پر پڑے ہین پس ہم سب اُنکے حال پر روتے تھے اور وہ جناب ہمارے حال پر روتے تھے آہ آہ مومنین اسی مضمون کو شاعر نے بھی نظم کیا ہو کہتا ہو ؎

شامیان لبستند بازو زینب و کلثوم را	ای فلک آل ابتدا این انتہای اہلبیت

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ٥

مجلس پانزدہم فضائل گریہ و روایت مسمع بن عبد الملک و رفتن اہلبیت بسوے مقتل جناب سید الشہداؑ و نوحہ جناب زینبؑ و جناب سکینہؑ برلاش سید الشہداؑ و بی ادبی شمر ملعون بجناب سکینہؑ خاتون

فی بحار الانوار انہ قال الباقر علیہ السلام من ذرفت عیناہ علی مصاب الحسین علیہ السلام ولو مثل جناح البعوضۃ غفر اللہ لہ ذنوبہ ولو کانت مثل زبد البحر کتاب بحار الانوار مین منقول ہو کہ فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نے کہ جو شخص روئے مصیبت جناب امام حسینؑ پر اور اُسکی آنکھ سے بقدر پر پشہ آنسو نکلے تو خداوند غفار اُسکے کل گناہان صغیرہ وکبیرہ کو بخشدیتا ہو اگرچہ وہ گناہ عدد مین مثل کف دریا ہون اور اُسی کتاب مین بسند معتبر مسمع بن عبد الملک سے روایت کی ہو کہ جناب امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ای مسمع کیا تم عراقی ہو آیا قبر امام حسینؑ کی زیارت کو جاتے ہو مین نے عرض کیا یا حضرت نہین مین مرد مشہور اہل بصرہ سے ہون اور میرے پاس ایک گروہ ہو کہ تابع خلیفہ وقت ہین اور ناصبیون وغیرہ سے ہمارے دشمن بہت ہین اور ہم اس سبب سے ایمن نہین ہین کہ حاکم سے کوئی حال ہمارا کہدے اور ہم کو اُس سے اکثر ضرر پہونچین حضرتؑ نے فرمایا ای مسمع تم کو کبھی یاد بھی آتے ہین جو ظلم وستم جناب امام حسینؑ پر گذرے مین نے عرض کیا ہان یا حضرت مین یاد کرتا ہون فرمایا اُن مصائب پر تم جزع کرتے ہو مین نے عرض کیا ہان یا حضرت [illegible] ہوتا ہوں کہ میرے اہل عیال [illegible]

اثر اندوہ پاتے ہین اور مین کھانا کھانے سے انکار کرتا ہون تا آنکہ مجھ مین آثار مصیبت ظاہر ہوتے ہین حضرتؑ نے فرمایا خداوند عالم تیرے رونے پر رحم کرے بدرستیکہ تم اُن رونیوالون مین شمار کیے جاتے ہو جو لوگ ہمارے لیے جزع کرتے ہین اور ہماری خوشی سے خوش ہوتے ہین اور ہمارے اندوہ سے اندوہناک ہوتے ہین اور ہمارے خوف سے خائف اور ہمارے ایمن ہونے پر ایمن ہوتے ہین اور جلد تم دیکھوگے کہ وقت مرگ تمھارے پاس ہمارے پدران بزرگوار تشریف لائین اور ملک الموت سے تمھاری سفارش کرین اور بشارتین تم کو دین کہ تمھاری آنکھین روشن ہوجائین اور تم خوش ہوجاؤ اور ملک الموت تمپر اُس مان سے جو اپنے فرزند پر مہربان ہو زیادہ تر مہربان ہی یہ فرماکر حضرتؑ رونے لگے اور مین بھی رونے لگا حضرتؑ نے فرمایا مین اُس خدا کی حمد کرتا ہون کہ جسنے خلق پر ہمکو اپنی رحمت سے فضیلت دی اور ہم اہلبیتؑ کو اپنی رحمت سے مخصوص کیا ای مسمع بدرستیکہ زمین وآسمان تا حال ہم پر از جہت ترحم گریہ کرتے ہین جس روز سے جناب امیرؑ شہید ہوے ہین اور گریۂ ملائکہ ہم پر زمین وآسمان کے رونے سے زیادہ ہی اور جس روز سے کہ ہمارے پدران بزرگوار شہید ہوے ہین گریۂ ملائکہ ساکن نہین ہوا ہی اور جو کوئی بجہت ترحم ہم پر گریہ کرے قبل اسکے کہ اُسکی آنکھ سے آنسو نکلے حق تعالی اپنی رحمت اُسکے شامل حال فرماتا ہی اور جب آنسو اُسکے چہرہ پر جاری ہوتا ہی اگر ایک قطرہ اُس آنسو کا جہنم مین ڈالدین ہر آئینہ حرارت آتش جہنم کو گل کردے یہانتک کہ کچھ حرارت اُس مین معلوم نہ ہو بعد اسکے حضرتؑ نے فرمایا کہ جسکا دل ہمارے لیے دردمند ہو وقت مرگ جب وہ ہم کو دیکھیگا شاد ہوجائیگا اور وہ شادی وفرحت اُسکے دل سے زائل نہوگی جبتک حوض کوثر پر ہمارے پاس نہ آئیگا اور جب ہمارے دوست حوض کوثر پر آتے ہین آب کوثر شاد ہوجاتا ہی اور لذتہاے الوان طعام سے اسقدر اُنھین ذائقہ پہونچاتا ہی کہ وہان سے جانے کو دل اُنکا نہین چاہتا ای مسمع

جوکوئی اُس مین سے تھوڑا سا پانی پیتا ہی ہرگز پیاسا نہین ہوتا اور تعب و مشقت نہین دیکھتا اور وہ پانی مانند کافور سرد ہی اور خوشبو مُشک کی اُس سے ساطع ہی اور مزہ زنجبیل کا ہی شہد سے شیرین تر اور مسکہ سے نرم تر اور آب دیدہ سے صاف تر اور عنبر سے خوشبو تر ہی چشمۂ تسنیم سے نکلکر نہر ہاے بہشت مین جاری ہوتا ہی اُس مین مروارید و یاقوت بہتے ہین اور اُس حوض کے کنارہ پر پیالے ستارگان آسمان سے زیادہ تر ہین اور اُنکی خوشبو ہزار سالہ راہ سے دماغ مردم مین پہونچتی ہی اور وہ پیالے طلا و نقرہ اور رنگا رنگ جواہر کے ہین اور جب کوئی ارادہ کرتا ہی کہ اُس پیالے مین پانی پیے وہ پیالہ جمیع بو ہاے خوش اُس شخص کے دماغ مین پہونچاتا ہی اُسوقت پانی پینے والا کہتا ہی مین راضی ہون کہ مجھے یہین رہنے دین اور کوئی نعمت مجھے مطلوب نہین ہی اور اس مکان سے تبدیلی مجھے منظور نہین ہی بعد اسکے حضرتؑ نے بشارت دی مسمع کو اور فرمایا اے مسمع تم اُن مین سے ہو جو لوگ اُس حوض سے سیراب ہونگے بعد اسکے حضرتؑ نے فضیلت گریۂ و بکا بیان فرمائی اور ارشاد کیا جو آنکھ ہماری مصیبت مین گریان ہوگی البتہ وہ حوض کوثر کو دیکھکر خوش ہوگی اور سب ہمارے دوست اُسکا پانی پیین گے اور ہر شخص جسکو ہم سے جسقدر محبت ہو اُسی قدر اُس حوض سے لذت پائیگا بدرستیکہ جناب امیرؑ اُس حوض کے کنارے پر کھڑے ہونگے اور عصاے عوسج اُنکے ہاتھ مین ہوگا اور ہمارے دشمنون کو اُس پانی سے ہنکاتے ہونگے پس اُن مین سے ایک شخص کہیگا کہ مین نے دنیا مین شہادت بوحدانیت خدا و رسالت جناب محمد مصطفیٰؐ دی تھی آپ مجھے پانی کیون نہین دیتے جناب امیرؑ اُسے جواب دینگے کہ اپنے فلان امام کے پاس جا اور اُس سے یہ سوال کر تاکہ وہ تیری شفاعت کرے وہ کہیگا آج میرا امام مجھ سے بیزار ہی حضرتؑ فرمائین گے اُسکے پاس جا جسکی ولایت و محبت تو نے اختیار کی تھی اور اُس سے سوال کر کہ وہ تیری شفاعت کرے اسلیے کہ بہترین خلق کو سزاوار ہی کہ اُسکی شفاعت رد نہ ہو وہ کہیگا مین تشنگی سے ہلاک ہوا جناب امیرؑ فرمائینگے خدا تیری تشنگی

زیادہ کرے راوی نے کہا مین نے حضرتؑ کی خدمت مین عرض کی کہ ایسا شخص حوض کوثر کے پاس کیونکر آنے پائیگا حضرتؑ نے فرمایا اسلیے آنے پائیگا کہ اُسنے پرہیزگاری گناہون سے کی تھی اور جب ہمارا ذکر اُسکے سامنے ہوا ہمکو اُسنے ناسزا نہین کہا اور لوگون نے جسقدر جرأتین ہمارے حق مین کین اُسنے نہین کین اور یہ سب اسوجہ سے نہ تھا کہ وہ ہم کو دوست رکھتا تھا یا اعتقاد ہماری امامت پر رکھتا تھا ولیکن اسلیے کہ اپنی عبادت باطل مین مشغول تھا نہ چاہتا تھا کہ مشغول ذکر مردم ہو ولیکن اُسکا دل منافق اور اُسکے دین مین ہماری عداوت تھی اور متابعت غاصبون کی کرتا تھا اور ولایت اُنکی رکھتا تھا اور اُنکو سب پر مقدم جانتا تھا بس حضرات ذاکر تمہید ختم کرچکا اب گریۂ و بکا کیجیے حال پر اُس بیکس و مظلوم کے کہ جسکو تین روز کا بھوکا پیاسا اشقیاے کوفہ و شام نے مانند گوسفند قربانی کے ذبح کیا اور بعد شہادت کے اُسکے تن نازنین کو پامال سم اسپان کر ڈالا اور جسم مطہر سے لباس و زرہ اُتار لیگئے اور خیمون مین آگ لگادی اور اہلبیت اطہار کو اسیر کرکے شہر بشہر و دیار بدیار پھرایا چنانچہ شیخ مفید و سید ابن طاؤس وغیرہ نے روایت کی ہی کہ جب سرہاے مبارک و مقدس سروران جہان و برگزیدگان اہل زمین و آسمان نیزون پر نصب کیے گئے اُسوقت خروش و غلغلۂ زمین و زمان و شور و فغان ملائکۂ آسمان بلند ہوا پس امام زین العابدینؑ کو طوق و زنجیر پہنائی اور پردگیان سرادق عصمت و مخدرات اہلبیتؑ رسالتؐ کو محملون اور شتران برہنہ پر سوار کیا اور عمر بن سعد لعین نے اُن مقربان بارگاہ رب العالمین کو ہمراہ شمر بن ذی الجوشن و قیس بن اشعث و عمرو بن الحجاج کے روانۂ کوفہ کیا اور بروایت دیگر امام حسینؑ کا سر مبارک خولی لعین اور حمید بن مسلم کو دیا اور سرہاے جمیع شہدا ہمراہ شمر ولد الزنا روانہ کیے جب مقتل مین پہونچے اور اہلبیت رسالت کی نظر بدنہاے پسندیدہ اور اعضاے بریدہ پر پڑی جو درمیان خاک و خون کے پڑے تھے شور و فغان بلند کیا اور سیلاب اشک دیدہ ہاے حرم سے جاری ہوا اور جب اُنکی نظر درمیان شہدا جسد اطہر سید الشہدا پر پڑی صداے شیون بلند کی اور اونٹون سے بیتاب ہوکر اپنے آپ کو زمین پر گرادیا اور گریۂ و نالہ سے ساکنان ملاء اعلیٰ کو رولا دیا اور دلہاے حاضرین کو آتش حسرت سے جلا دیا حضرت زینبؑ نے

فریاد کی کہ یا محمداہ یہ حسین آپ کا برگزیدہ اور فرزند پسندیدہ با اعضاے بریدہ بخاک وخون غلطیدہ بالب تشنہ سراز قفا بُریدہ بے عمامہ و ردا خاک کربلا پر پڑا ہی اور اُن کا چہرۂ نورانی خون سے سرخ ہوگیا ہی اُن کی ریش مطہر کا خون سے خضاب ہوا ہی ہم آپ کی اولاد ہین اور ہمین قید کیے لیے جاتے ہین آپ کی دخترون کو مثل کنیزون کے اسیر کرلیا ہی آپ کی حرمت کی مطلق ہمارے حق مین رعایت نہ کی ہمارے خیمہ آگ سے جلاکے اسباب ہمارا لوٹ لیا پس اپنی مادر گرامی فاطمۂ زہرا سے خطاب کیا اور شکایت حال شہداے کربلا و اسیران محنت و ابتلاء سے وحشیان صحرا اور ماہیان دریا کو آتش حسرت سے کباب کرڈالا پس جسد مطہر امام حسینؑ کی طرف دیکھ کر با جگر بریان ولب خون فشان کہا اے فرزند محمد مصطفےٰ اے جگر گوشۂ علی مرتضیٰؑ اے نور دیدۂ فاطمۂ زہراؑ اے پارۂ تن خدیجۂ کبریٰ اے شہید آل عبا اے پیشواے اہل محنت و بلا مین آپ پر سے فدا ہوجاؤن آہ آہ مومنین راوی کہتا ہی کہ اُسوقت جناب سکینہؑ دختر جناب سید الشہداؑ دوڑ کے اپنے پدر بزرگوار کے جسم مطہر سے لپٹ گئین اور اپنا منھ بدن مبارک پر ملتی تھین اور نالہ و زاری کرتی تھین یہانتک کہ جمیع حاضرین دوست و دشمن سب کو رلادیا اور کثرت رقت سے خود بیہوش ہوگئین خیال تو کیجیے مومنین کہ جب جناب سکینہؑ نے اپنے بزرگوار کی وہ حالت دیکھی ہوگی تو اُس صاحبزادی کے دل پر کیا گذری ہوگی آہ آہ مومنین اب مین کس زبان سے عرض کرون کتاب منتخب اور بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہی کہ اُسی حالت مین شمر ملعون تازیانہ ہاتھ مین لیے ہوے آگے بڑھا اور وہ بے ادبی کی کہ غش سے وہ مظلومہ بیدار ہوگئی آخر کار اُس معصومۂ سوگوار کو بجبر جسد مطہر امام ابرار سے جدا کیا اُسوقت جناب زینبؑ رو رو کر فرماتی تھین وا ے ہو تجھپر اے شقی ایسے یتیمون کو پرسا اور دلاسا دیتے ہین نہ یہ کہ اُنکو تازیانہ سے اذیت دیتے ہین ؎

	افسانۂ کہ کس نتواند شنید نش		یارب بہ اہلبیتؑ چہ آمد زدید نش

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۵

مجلس شانزدہم فضائل خمسۂ نجبا و حال دفن شہداے کربلا بتاریخ دوازدہم ماہ محرم سنہ ۶۱ھ و فقرات زیارت مفجعہ و فقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ و اشعار نوحہ و حال سرہاے شہدا و سر سید الشہدا و بی ادبی یزید بدندان مبارک

فِی صَحِیْفَۃِ الرِّضَا اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَبُوْھُمَا خَیْرٌ مِّنْھُمَا جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ سردار جوانان اہل بہشت کے حسنؑ و حسینؑ ہین اور والد ماجد اُنکے بہتر ہین اُن دونو سے قطعہ

	بسوی کعبہ رود شیخ و من بسوی نجف		خدا گواہ کہ اینجا مراست حق بطرف	
	تفاوتی کہ میان من ست واو این ست		کہ من بسوی گہ رفتم او بسوی ...	

سبحان اللہ مومنین کیا مرتبہ ہی اہلبیت طاہرینؑ کا چنانچہ کتاب بحار الانوار وغیرہ مین ام ایمنؓ سے منقول ہی وہ کہتی ہین کہ ایک روز جناب رسالتمآبؐ حضرت فاطمہؑ اپنی دختر کو دیکھنے تشریف لائے اور جناب فاطمہؑ نے حریرہ حضرت کے لیے تیار کیا اور جناب امیرؑ ایک طبق خرما لائے اور مین شیر و مسکہ لائی پس جناب رسالتمآبؐ و امیر المومنینؑ و حسنینؑ نے تناول فرمایا امیر المومنینؑ پانی لائے جناب رسولخداؐ اسنے اپنے ہاتھ دھوئے اور دستہاے مبارک روے منور پر پھیر کے ازروے شادی و سرور اہلبیتؑ کی طرف نظر کی اُسکے بعد متوجہ آسمان ہوے اور رو بقبلہ ہوکے دعا کو ہاتھ اُٹھائے پھر سجدہ کیا اور صداے آنحضرتؐ بلند ہوئی جب سر مبارک سجدے سے اُٹھایا مثل باران آنسو چشمہاے مبارک سے روان تھے جب حضرتؐ کی یہ حالت مشاہدہ کی جمیع اہلبیت کو بھی اندوہ وغم ہوا امیر المومنینؑ و جناب فاطمہؑ نے سبب دریافت کیا حضرتؐ نے فرمایا جسوقت مین تمھارے مجتمع ہونے سے خوش ہوا جبرئیلؑ نازل ہوے اور کہا خداوند عالم آپ کی شادی و سرور پر مطلع ہوا اور نعمت آپ پر ختم کی اور اس عطیۂ عظمی کو آپ پر گوارا کیا اور مقرر کیا کہ آپ کے اہلبیت مع فرزندان و شیعیان ہمراہ آپ کے جنت مین ہونگے آپ کے اور اُنکے درمیان مین

جدائی نہ ہوگی اور جو بخشش آپکو کرامت کریگا آنکو بھی عطا کریگا تا آنکہ آپ راضی وخوشنود ہو جائین ولیکن آپ کے اہلبیتؑ پر بلاہاے عظیم نازل ہونگی اور اُنپر مصائب بہت پڑینگے اور وہ مصیبتین اُن لوگون سے اُنھین پہونچینگی جو اپنے آپکو آپکا ہم مذہب کہینگے اور دعوی کرینگے کہ آپ کی امت سے ہین خدا ورسول اُن لوگونسے بیزار ہین وہ لوگ آپ کے اہلبیتؑ کو قتل کرینگے اور ہر ایک کی قبر کی جگہ ایک دوسرے سے دور ہوگی خداوند عالم نے اسواسطے اُنکے لیے یہ مصائب اختیار کیے ہین کہ اُسکے سبب سے اُنکے درجات بلند ورفیع ہون پس اے محمد مصطفیؐ خدا کی حمد کیجیے اور اُسکی قضا پر راضی رہیے پس جبرئیلؑ نے کہا اے محمد مصطفےؐ آپکے برادر علی مرتضیؑ مغلوب امت ستمگار ہونگے تا آنکہ بدرجۂ شہادت فائز ہون اور یہ آپ کا فرزندزادہ حسینؑ بن علیؑ درمیان گروہ فرزندان واہلبیتؑ ونیکان امت نہر فرات کے کنارے اُس زمین پر جسے کربلا کہتے ہین شہید ہوگا اور اس سبب سے کرب وبلا آپ کے دشمنون اور آپ کی ذریت کے دشمنون پر اُس روز بہت ہوگی جس روز کی کرب وبلا بے انتہا ہی اور جس روز کی حسرت تمام نہین ہوتی وہ زمین پاکترین بقعہ ہاے زمین ہی اُس زمین کی حرمت جمیع قطعہ ہاے زمین سے بیشتر ہی اور وہ زمین زمینہاے بہشت سے ہی جب وہ دن آئیگا جس روز آپکا فرزندزادہ اور اُسکی اولاد واصحاب شہید ہونگے لشکر ہاے اہل کفر ولعنت سب طرف سے اُن شہیدون کو گھیر لینگے تمام زمین کو لرزہ ہوگا سب پہاڑ متحرک ومضطرب ہونگے جمیع دریاہاے عالم متلاطم ہو کے موجزن ہونگے سب آسمان وساکنان آسمان آپکی ذریت کی ہتک حرمت ہونے اور آپ کے حق کی رعایت نہ کرنے اور اُس عوض بد کی وجہ سے جو امت سے صادر ہوگا از روے غضب کانپ جائینگے اور اضطراب کرینگے اور کوئی مخلوق باقی نہ رہیگی جو خدا سے اجازت نصرت اہلبیتؑ کے لیے نہ مانگے کہ وہ بزرگوار بعد آپ کے حجت خدا خلق پر ہین پس خداوند عالم آسمانون اور زمینون اور پہاڑون اور دریاؤنکو اور جو کچھ کہ اُن مین ہی حکم کریگا کہ مین وہ بادشاہ اور خداوند قادر ہون کہ کوئی بھاگنے والا

میرے ہاتھ سے نہین جا سکتا اور کوئی منع کرنیوالا مجھے عاجز نہین کر سکتا جس سے جسوقت چاہون انتقام لے سکتا ہون مین اپنی عزت وجلال کی قسم کھاتا ہون کہ تمھارے پیغمبر اور اپنے برگزیدہ کے فرزند کو جسنے قتل کیا ہی اور اُسکے اہلبیت کی ہتک حرمت کی ہی اور اُسکی ذریت وعترت کو قتل کیا ہی اور عہد وپیمان شکستہ کر کے ستم اُسکے اہلبیت پر کیا ہی اُن کافرون اور ظالمونپر ایسا عذاب کرونگا کہ تمام عالم مین کسی پر ایسا عذاب نہ کیا ہوگا پس اُسوقت جو کوئی آسمان اور زمین پر ہوگا سب کے سب باآواز بلند اُن اشقیا پر لعن کرینگے جنھون نے آپکی عترت پر ستم کیا اور آپکی ہتک حرمت کو حلال جانا ہی دیکھیے مومنین کیا مرتبہ ہی شہداے کربلا کا حضرت جبرئیل فرماتے ہین کہ جب وہ سعادتمند بدرجۂ شہادت فائز ہونگے خداوند عالم اپنے دست رحمت سے اُنکی قبض ارواح کریگا اور آسمان ہفتم سے ملائکہ ظرفہاے یاقوت وزمرد آب حیات سے بھرے ہوے اپنے ہاتھون مین لائینگے اور اپنے ہمراہ حلہ ہاے بہشت وخوشبو ہاے بہشت بھی لائینگے اور اُن بدنہاے مطہر شہدا کو اُس پانی سے دھوئینگے اور حلون مین کفن کر کے اُس خوشبو سے حنوط کرینگے اور صفہاے ملائکہ اُنپر نماز پڑھینگی پس خداوند عالم ایک گروہ کو بھیجیگا کہ وہ کافران بیحیا اُنکو نہ پہچانین گے اور خونہاے شہدا مین بگفتار وکردار ونیت وخاطر شریک نہوے ہونگے وہ لوگ آکے بدنہاے معطر شہداؑ کو دفن کرینگے اور ایک نشان قبر جناب سید الشہداؑ کے لیے اُس صحرا مین نصب کرینگے کہ وہ نشان اہل حق کے لیے ہوگا اور باعث رستگاری مومنین ہوگا اور ہر شبانہ روز ایک لاکھ فرشتے آسمان سے نازل ہونگے اور گرد ضریح مقدس کے احاطہ کر کے درود اُنپر بھیجینگے اور خدا کی تسبیح وتنزیہ قبر اطہر کے پاس کر کے زائرون کے لیے طلب آمرزش کرینگے اُن زائرون کے نام جو آپکی امت سے بخیال تقرب بخدا ورسول خدا شہداؑ کی زیارت کو آتے ہین وہ ملائکہ لکھینگے اور نامہاے پدران وقبیلہ وشہرہاے زائران شہدا بھی لکھینگے اور اُن اشقیا کے نام بھی لکھینگے جنپر عذاب ولعنت خدا واجب ہی اور وہ ستمگار نشان قبر مطہر امام ابرار کو برطرف کرنا چاہتے ہین اور ملامت

ضریح مقدس کو محو کرنے پر مستعد ہین مگر خدا حافظ ہی اور وہ ایسا نہ کرنے دیگا بلکہ ہر روز اُس
نشان قبر منور اور علامت ضریح مطہر کو زیادہ تر بلند و رفیع کریگا حضرت زینبؑ فرماتی ہین کہ
جب میرے پدر بزرگوار امیر المومنینؑ کے سر انور پر ضربت لگائی گئی مین نے یہ حدیث اُنکی خدمت
مین عرض کی امیر المومنینؑ نے فرمایا ام ایمن نے سچ اور صحیح کہا ہی گویا مین دیکھ رہا ہون کہ ای زینبؑ
تم اور تمھارے خاندان کی اور مخدرات کو اس شہر مین بذلت و خواری اسیر کیا ہی اور تم خائف
ہو کہ لوگ تمھین اسیر کر کے لیجائین پس لازم ہی اُسوقت صبر کرنا اور مین اُس خدا کی قسم کھاتا ہون
جسنے دانہ کو شگافتہ کیا اور خلائق کو پیدا کیا ہی کہ اُسوقت زمین پر کوئی دوست خدا بغیر تمھارے
اور تمھارے شیعون کے نہوگا بعد اسکے امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ جب رسولؐ خدا نے یہ حدیث
مجھسے بیان کی مجھے خبر دی تھی کہ شیطان اُس روز از روے شادی و سرور ہمراہ شیاطین
اور اپنے اعوان و انصار کے پرواز کریگا اور تمام زمین پر گشت کر کے اپنے ہمراہیون سے
کہیگا ای گروہ شیطان جو کچھ فرزندان آدم سے مین چاہتا تھا اُسپر اُنھون نے عمل کیا اور اُنکی
ہلاکت انتہا کو پہونچا دی اور اُنکو جہنم مین پہونچا دیا ہی ان مین سے نجات نہین پائیگا مگر وہ شخص
جو دامان ولایت و متابعت اہلبیت رسالت تھامے ہوے ہی پس لازم ہی کہ لوگونکو حق اہلبیت
رسالت مین بہ شک مبتلا کرو اور اُنکے اور اُنکے دوستون سے عداوت کرنے پر تحریص و ترغیب
کرو کہ کفر و ضلالت خلق مستحکم ہو جائے اور کوئی نجات نہ پائے آہ آہ مومنین جیسا کہ جبرئیلؑ
امین نے خدمت رسولؐ خدا مین عرض کیا تھا وہی ہوا کہ جناب امام حسینؑ تیسری شعبان کو
آوارہ وطن ہوے اور دوسری تاریخ ماہ محرم کی وارد زمین کربلا ہو کر نرغۂ اعدا مین گھر گئے
ساتوین سے پانی بھی بند ہو گیا دسوین تاریخ کو مع عزیز و اقربا کے شہادت پائی لیکن افسوس
ہزار افسوس کہ بعد شہادت بھی کوفیون نے رحم نہ کیا بلکہ ہتھیار اور لباس اُن حضرت کا بدن
مطہر سے اُتار لیگئے بجدل بن سلیم نے ایک انگوٹھی کے لیے انگشت مبارک قطع کر ڈالی جمال
ملعون نے ایک کمربند کے لیے دونون ہاتھ اُن جناب کے بند دست سے جدا کر ڈالے

خیمون مین آگ لگادی تمام مال و اسباب اہل حرم کا لوٹ لیا اور اہلبیت کو اسیر کر کے شہر بشہر
اور دیار بدیار پھرایا تین روز تک دفن ہونا بھی اُن جناب کو میسر نہوا جیسا کہ شیخ مفید علیہ
الرحمہ نے بلکہ اور راویون نے بھی روایت کی ہی کہ جب جناب امام حسینؑ شہید ہو گئے عمر بن سعد
ملعون نے سرہاے شہداے کربلا قبائل عرب کو تقسیم کیے اور ہمراہ حرم محترم اُسی روز کوفہ
کو روانہ کیے اور آپ دوسرے روز تک وہان رہا اور اپنی فوج کے کشتگان نجس کو دفن
کیا اور اجسام مطہرۂ شہدا کو اُسی طرح خاک و خون مین چھوڑ دیا جب وہ اشقیا میدان کربلا
سے چلے گئے اہل غاضریہ قبیلۂ بنی اسد سے آئے اور اُن جسدہاے مطہر اور بدنہاے مکرم پر
نماز پڑھکر دفن کر دیا اور جسد مطہر و معطر جناب امام حسینؑ کو اُس مکان شریف مین جہان بالفعل
ضریح مقدس ہی دفن کیا اور علی بن الحسینؑ یعنی جناب علی اکبرؑ کو پائین پاے آن معزز دفن کیا
اور جمیع شہدا کو پائین پاے علی اکبرؑ ایک جگہ دفن کر دیا اور حضرت عباسؑ کو نزدیک فرات
اُسی جگہ جہان شہید ہوے تھے دفن کیا بحسب ظاہر اسی طرح پر واقع ہوا و لیکن فی الحقیقت
امام کو بغیر امام دوسرا دفن نہین کرتا پس امام زین العابدینؑ باعجاز امامت آئے اور جسد مطہر
پدر بزرگوار بلکہ جمیع شہدا کو دفن کیا ابن شہر آشوب علیہ الرحمہ نے روایت کی ہی کہ اہل
غاضریہ کہتے تھے جب ہم نے چاہا کہ شہدا کو دفن کرین اُنکی قبرین کھدی کھدائی اور تیار
دیکھین اور مرغان سفید اُن قبرون کے پاس اُڑتے ہوے ہم نے دیکھے اور جناب امام
سے بھی منقول ہی کہ جناب امام زین العابدینؑ مخفی تشریف لائے اور اپنے پدر بزرگوار پر نماز پڑھکر
جسد مطہر آنحضرتؑ کو دفن کر دیا اور واپس تشریف لیگئے افسوس ہزار افسوس عجب بیکس تھے
آپکے آقا غریب الغربا مظلوم کربلا سید الشہدا چنانچہ زیارت ناحیہ مین مذکور ہی السلام علیک
یامن دمہ غسلہ وشیبہ قطنہ والتراب کافورہ ونسیج الریاح اکفانہ والقنات العوالی
نعشہ وفی قلوب من والاہ قبرہ سلام خدا ہو آپ پر ای سید الشہداؑ آپ وہ بزرگوار ہین کہ
جسکا غسل اُسکے خون بدن سے ہوا اور ریش سفید اُسکی پنبہ ہوئی اور خاک کربلا کافور

ہوئی اور ہوائے صحرا کفن ہوئی اور ریزۂ خطی تابوت ہوا اور قلوب محبین مین اُسکی قبر ہوئی اور حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَدْفُوْنِیْنَ بِلَا اَکْفَانٍ سلام خدا ہو اُن شہید و نپر جو بغیر کفن کے دفن ہوئے اَلسَّلَامُ عَلَی الرُّؤُسِ الْمُفَرَّقَۃِ عَنِ الْاَبْدَانِ سلام خدا ہو اُن سرو نپر جو بدنون سے جدا کیے گئے اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُغَسَّلِ بِدَمِ الْجِرَاحِ سلام خدا ہو اُن جناب پر جو اپنے زخمون کے خون سے نہلائے گئے اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَجْرُوْحِ بِکَاسَاتِ الرِّمَاحِ سلام خدا ہو اُس پیاسے پر جسکو جام نیزہ ہائے آبدار سے سیراب کیا اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَنْحُوْرِ فِی الْوَرٰی سلام خدا ہو اُس مظلوم پر جو خلق اللہ مین نحر کیا گیا اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ تَوَلّٰی دَفْنَہٗ اَہْلُ الْقُرٰی سلام خدا ہو اُن شہید راہ خدا پر کہ جنھین رحم کھا کر اہل قریہ نے دفن کیا اب مومنین مین فریاد کرتا ہون جناب رسالتمآب سے کہ یا رسول اللہ آپ کہان تھے اُسوقت جسوقت آپکے

اہلبیت وعترت اطہار پر یہ ظلم وستم گذر گئے ؎

کجائی ای رسول اللہ کجائی — تو شاہنشاہ خیل انبیائی
بیا در کربلا و نالہ سر کن — بحال اہلبیت خود نظر کن
بخاک اجساد و سرہا بر سنان بین — زمین ز الالہ زار از خون فشان بین
جگر بند ترا خواندند مہمان — چو آمد از وطن در ملک ایشان
بجا آرند تا مہمانے او — کمر بستند بر قربانے او
بقتلش تیغہا ناگہ کشیدند — حسینت را سراز پیکر بریدند
ز فرط تشنگی بُد در تب و تاب — ندادندش ولی یک قطرۂ آب
نہ کردش ہیچکس در قبر مدفون — تنش بر خاک اُفتادہ بہامون
روان بر حلق او چون تیغ کین شد — تپان بر ریگ جسم نازنین شد
کجا بودی کہ اِسعادش نکردی — دران ہنگام امدادش نکردی
رسیدش چون سر حلقوم خنجر — نیفگندی چرا دستارت از سر

آہ آہ مومنین جسم ہائے اطہر کا تو آپنے حال سُنا کہ اُنکو اہل قریہ نے رحم کھا کر دفن کیا لیکن سرہائے منور شہدا کے ہمراہ جسم مطہر دفن بھی نہ ہونے پائے کبھی نیزہ ہائے طویل پر بلند کیے گئے کبھی صندوق مین مقفل ہوئے کبھی دَیر راہب مین رکھے گئے علی الخصوص سر مبارک امام حسینؑ کہ کبھی تنور خانۂ خولی مین رکھا گیا کبھی طشت طلا مین پیش ابن زیاد رکھا گیا کبھی دروازۂ دارالامارہ کوفہ مین لٹکایا گیا کبھی دروازہ مسجد جامع دمشق مین آویزان ہوا کبھی دروازۂ دارالامارہ شام مین لٹکایا گیا کبھی طشت طلا مین پیش یزید پلید رکھا گیا آہ آہ مومنین کیا اب مین یہ بھی عرض کرون کہ وہ ملعون شقی اُسوقت کیا بے ادبی کر رہا تھا علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ اُس شقی کے ہاتھ مین ایک چوب خیزران تھی اور وہ چھڑی دندانہائے مبارک پر لگاتا تھا اور کلمات طعن وتشنیع کہتا تھا یہ حال ابو برزۂ اسلمی سے کہ اصحاب رسولؐ سے تھے اور اُس مجلس مین موجود تھے دیکھا نہ گیا کہنے لگے ای یزید تجھپر لعنت خدا ہو تو چھڑی کو دندان حسینؑ فرزند فاطمہؑ پر مارتا ہی حالانکہ مین نے مکرر دیکھا ہی کہ حضرت رسولؐ انکے اور انکے برادر کے لب و دندان کے بوسے لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم بہترین جوانان اہل بہشت ہو پس یزید نے غضبناک ہو کر حکم دیا کہ انکو مجلس سے نکالدو آہ آہ مومنین یہی باعث ہی کہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الشِّفَاہِ الْمَقْرُوْعَۃِ بِالْقَضِیْبِ یعنی سلام خدا ہو اُن لب و دندان مبارک پر جنپر چوبدستی سے بے ادبی کی گئی ؎

سر حسینؑ کجا مجلس شراب کجا — ہجوم عام کجا آل بوترابؑ کجا

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس ہفدہم تفسیر آیۂ قرآنی متضمن حالات امت حضرت موسیٰؑ و قصۂ گوسالہ پرستی بنی اسرائیل وربط مصائب و روایت مسلم جصاص متضمن حال ورود اہلبیتؑ در بازار کوفہ و ترجمہ بعض اشعار نوحۂ جناب زینبؑ

قَالَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ فِیْ کِتَابِہِ الْکَرِیْمِ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ یٰقَوْمِ اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ

[illegible] فَتُوبُوا إِلَىٰ بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ إِنَّهُ هُوَ
[illegible] ترجمہ کتاب حیات القلوب مین تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہی کہ امام علیہ السلام
[illegible] ای بنی اسرائیل اُسوقت کو یاد کرو جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم سے جنھون نے گوسالہ پرستی
[illegible] قوم بدرستیکہ تم نے اپنے نفسون پر ستم کیا اور اُسکے سبب سے اپنے کو ضرر پہونچایا کہ
[illegible] خدا قرار دیا پس اُس خدا کی طرف توبہ اور رجوع کرو جسنے تم کو پیدا کیا ہی پس اپنے نفسونکو
[illegible] ان لوگون نے گوسالہ کی پرستش نہین کی ہی وہ لوگ اُن لوگون کو قتل کرین جنھون نے
[illegible] پرستش کی ہی اور یہ قتل ہونا تمھارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمھارے لیے اس امر سے
[illegible] کہ دنیا مین زندہ رہو اور بخشے نہ جاؤ پس اس صورت مین نعمت دنیا کی تم پر تمام ہوگی اور تمھاری
[illegible] آخرت مین جہنم کی طرف قرار پائیگی اور جبکہ قتل ہوگے اور توبہ کروگے خدا اس تمھارے
[illegible] کو تمھارے گناہون کا کفارہ قرار دیگا اور بہشت جاوید مین پہونچاکر نعمتہاے بہشت تمکو
[illegible] دیگا پس خدا نے قبل اسکے کہ تم سب قتل ہوجاؤ تمھاری توبہ قبول کی اور توبہ کے لیے مہلت
دی اور تم کو ادائے طاعت کے لیے باقی رکھا بدرستیکہ وہ توبہ کا بہت قبول کرنے والا اور مہربان
[illegible] کی کیفیت یہ ہی کہ جب حضرت موسیٰ نے گوسالہ کا باطل ہونا ظاہر و ہویدا کیا اور خود
گوسالہ [illegible] سامری کے حیلہ و فریب کی خبر دی اُسوقت حضرت موسیٰ نے اُن لوگون کو جنھون نے
گوسالہ کی پرستش کی تھی یہ حکم دیا کہ اُنکو قتل کرو جنھون نے گوسالہ کی پرستش کی ہی جن لوگون نے
گوسالہ کی پرستش کی تھی اُن مین سے اکثر لوگون نے انکار کیا اور کہا کہ ہم نے گوسالہ پرستی نہین کی
[illegible] حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ اُس گوسالہ طلا کو سوہان سے ریزہ ریزہ کرکے دریا مین ڈال دین
[illegible] جبکہ اُس دریا کا پانی پیا اور جنھون نے گوسالہ کی پرستش کی تھی اُسکی ناک اور ہونٹ سیاہ
ہوجاتے تھے اور اُسکے سبب سے جن لوگون نے گوسالہ پرستی کی تھی اُن لوگون مین سے پہچانے
جاتے تھے جنھون نے گوسالہ پرستی نہین کی تھی اور جنھون نے گوسالہ پرستی نہین کی تھی وہ بارہ ہزار
تھے حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ تلوارین کھینچکر باہر نکلین اور اُن سب کو قتل کرین

جنھون نے گوسالہ پرستی کی ہی پھر منادی نے ندا کی کہ خدا اُسپر لعنت کریگا جو اپنے ہاتھ پاؤن کو
حرکت دے جب تک کہ قتل نہ ہوجائے اور قتل کرنے والون مین سے بھی جو کوئی دیکھے کہ میرا
مقتول کون ہی یا خویش و بیگانہ کے قتل مین فرق کرے وہ بھی ملعون ہی پس گناہگارون نے
سرکشی نہ کی اور قتل ہونے کے لیے گردن جھکا دی مگر بے گناہون نے فریاد و استغاثہ کیا اور
حضرت موسیٰ سے کہا اگرچہ ہم نے گوسالہ پرستی نہین کی مگر ہماری مصیبت اُن سے عظیم تر قرار پائی
جنھون نے گوسالہ پرستی کی ہی اسلیے کہ ہم کو لازم ہی کہ اپنے پدر و مادر اور خویش و برادر کو اپنے
ہاتھ سے قتل کرین حق تعالی نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ مین نے اسلیے اس تکلیف
شدید سے انکا امتحان کیا کہ انھون نے گوسالہ پرستون سے برات نہ کی اور اُنکا انکار نہ کیا اور
اُن سے دشمنی نہ رکھی اب ان سے کہو کہ جو کوئی بحق محمدؐ و آل محمدؐ دعا کریگا مین اُسپر مستحقان
قتل کا قتل کرنا سہل و آسان کردونگا اُن سب نے دعا کی اور انوار مقدسہ حضرت رسول خدا
و ائمۂ ہدیٰ سے متوسل ہوے اور خدا نے اُس قتل کرنے کو اُنپر آسان کیا اور قتل کرنیکے سبب سے
کوئی غم و الم اُنکو عارض نہ ہوا جب بنی اسرائیل مین قتل ہونا جاری ہوا اور وہ سب چھ لاکھ آدمی
تھے اور اُن مین سے بارہ ہزار آدمیون نے گوسالہ پرستی نہین کی تھی اُسوقت خدا نے اُن مین سے
بعضون کو یہ توفیق عطا کی کہ باہم مشورہ کیا اور کہا کہ جس حال مین خدا نے یہ حکم دیا ہی کہ حضرت
محمدؐ و آل محمدؐ سے متوسل ہونا ایسی برکت رکھتا ہی کہ جو کوئی اُن سے متوسل ہو اپنی کسی حاجت
سے ناامید نہ ہوگا اور حق تعالی اُسکا کوئی سوال رد نہ کریگا اور تمام انبیا حالت سختی و شدت
مین اُن سے متوسل ہوے ہین پھر ہم بھی اُن سے کیون متوسل نہ ہون آخر سبھون نے
جمع ہوکے فریاد بلند کی کہ ای پروردگار بجاہ محمد مصطفےٰ جو تیرے نزدیک گرامی ترین مخلوقات
ہین اور بجاہ علی ولی جو اُنکے بعد افضل و اعظم خلق ہین اور بجاہ ذریت طیبۂ و طاہرۂ آل طٰہٰ و
یٰسین تجھکو قسم دیتے ہین کہ ہمارے گناہ بخشدے اور ہماری لغزشون سے درگذر کر اور ہمکو
قتل ہونے سے محفوظ رکھ اُسوقت حق تعالی نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ اب قتل

کرنیوالونکو حکم دو کہ اپنا ہاتھ روک لین اور اُنکو قتل نکرین اسلیے کہ اُن مین سے بعضون نے مجھسے سوال کیا ہی اور مجھے وہ قسم دی ہی کہ اگر پہلے سے وہی قسم دیتے مین اُنکو توفیق دیتا اور گوسالہ پرستی سے اُنکو باز رکھتا اور اگر شیطان مجھکو یہ قسم دیتا ہر آئینہ اُسکی ہدایت کرتا اور اگر نمرود و فرعون مجھے یہ قسم دیتے ہر آئینہ اُنکو نجات دیتا بعد اسکے اُنکا قتل ہونا موقوف ہوا اور وہ لوگ بحسرت کہتے تھے کہ ہم انوار محمدؐ و آل محمدؐ کے توسل سے پہلے کیون غافل رہے تاکہ خدا ہم کو اس فتنہ کے شر سے محفوظ رکھتا کیون مومنین مقام تصور ہی کہ جن حضرات کے یہ مراتب ہون کہ امت ہاے انبیاے ماسلف اُنکے توسل سے نجات پائین افسوس ہزار افسوس اُنھین آل محمدؐ کے ساتھ اُنھین کی امت کلمہ گو یہ سلوک کرے کہ اُنکو قبر نبیؐ سے چھڑائے خدا کے گھر مین رہنے ندے آوارہ وطن کرے مہمان بلاکر دغا سے پیش آئے جنکی مان کے مہر مین سارا دریا ہو اُنکو اُسی دریا سے ایک قطرہ پانی کا نہ دے کنارۂ آب فرات تین روز کا بھوکا پیاسا ذبح کرے عیال و اطفال کو اُنکے رسن بستہ کرکے سر برہنہ بے مقنع و چادر شتران بے کجاوہ پر سوار کرکے کوچہ و بازار مین لیے پھرے چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ بعض کتب معتبرہ مین مسلم گچکار سے روایت کی ہی اُسنے کہا مجھے ایک دن پسر زیاد نے دارالامارہ کی مرمت کے لیے کوفہ مین طلب کیا اور مین مشغول گچکاری تھا ناگاہ اطراف کوفہ سے مین نے صداے شیون سنی جو خادم میرے پاس کھڑا تھا اُس سے مین نے پوچھا یہ آواز کیسی ہی اُسنے کہا کسی نے یزید پر خروج کیا تھا ابن زیاد کا لشکر اُس سے جنگ کرنے گیا تھا آج اُسکا سر شہر مین لائے ہین مین نے پوچھا وہ کون تھا جسنے خروج کیا تھا اُسنے کہا حسینؑ بن علیؑ تھے پس مین بسبب خوف کے خادم سے کچھ نہ کہہ سکا جب وہ باہر گیا مین نے اپنا منھ اسقدر پیٹا کہ قریب تھا اندھا ہو جاؤن پس اپنے ہاتھ دھو کے پشت قصر سے باہر گیا اور بیرون کوفہ پہونچا مین نے دیکھا لوگ جمع ہین اور منتظر ہین کہ ناگاہ مجھے چالیس کجاوے اور محمل دکھائی دیے مجھسے لوگون نے کہا حرم محترم حضرت سید الشہداؑ و فرزندان فاطمۂ زہراؑ ان محملون مین ہین ناگاہ کیا دیکھتا ہون کہ حضرت امام زین العابدینؑ

شتر برہنہ پر سوار علیل و رنجور و مجروح ہین اور رگہاے گردن سے خون ٹپک رہا ہی اور اپنے حزن و اندوہ کی وجہ سے اس مضمون کے چند شعر پڑھتے ہین کہ اے بدترین امت خدا تم کو خیر نہ دے تم نے ہمارے جد کی رعایت ہمارے حق مین نہ کی روز قیامت جب ہم تم اُنکے پاس حاضر ہونگے اُسوقت اُنھین کیا جواب دوگے کہ ہمکو شتران برہنہ پر سوار کیا ہی اور مانند اسیرون کے لیے جاتے ہو گویا ہم کبھی تمھارے امر دین مین شریک نہ ہوے تھے ہمکو ناسزا کہتے ہو اور ہمارے قتل کرنے پر خوش ہونے ہو واے ہو تم پر کیا تم نہین جانتے کہ رسول خداؐ و سید انبیا ہمارے جد ہین اے واقعۂ کربلا تو نے وہ رنج ہمارے دل کو دیا ہی کہ ہرگز تسکین نہین ہوتی پس اہل کوفہ بچون پر رحم کھا کے خرمے اور روٹیان دیتے تھے ام کلثومؑ اُنھین منع کرکے فرماتی تھین اے اہل کوفہ ہم اہلبیت پر تصدق حرام ہی اور خرمے بچون کے ہاتھ سے لیکر زمین پر پھینکدیتی تھین زنان کوفہ اُن مقربان حضرت ذوالجلال کے حال پر گریہ کرتی تھین ام کلثومؑ نے جب اُنکی صداے گریہ سنی محمل سے آواز دی اور فرمایا اے اہل کوفہ تمھارے مردون نے ہم کو قتل کیا اور اب تمھاری عورتین روتی ہین خداوند عالم بروز قیامت ہمارا تمھارا حاکم ہی اس اثنا مین صداے شیون بلند ہوئی ناگاہ مین نے دیکھا کہ سرہاے شہدا نیزون پر نمایان ہوے اور اُن سرون کے درمیان مین ایک سر تھا جس سے حسن و صفا و نور و ضیا ہویدا تھا اور وہ سر جناب رسول خداؐ سے بہت مشابہ اور مانند ماہ تابان درخشان تھا اور اثر خضاب ریش مبارک سے ظاہر تھا جب حضرت زینبؑ نے اُس سر مطہر کو دیکھا اپنا سر چوب محمل پر دے پٹکا اور فریاد کی کہ اے ماہتاب فلک امامت ظلم و ستم سے سیاہ رویون کے تجھکو گہن لگا اے خورشید سپہر خلافت اس گردش روزگار نے تیرا رخ افق غروب مین ہم سے پوشیدہ کر دیا اے برادر مہربان فاطمہؑ اپنی یتیمہ کو بلاؤ اور اُسکی دلداری کرو اے برادر بزرگوار اپنے فرزند ماتم زدہ بیمار و نزار علیؑ بن الحسینؑ کی خبر لو کہ اُنکا بدن جور اشقیا سے مجروح اور اُنکا دل ظلم و ستم دشمنان سے مقروح ہی اس کلام سے اُن معظمہ نور دیدۂ فاطمہؑ کے آتش حسرت زمین سے آسمان تک شعلہ ور ہوئی اور چشم حاضرین سے اشک خونین جاری ہوے ہوا تیرہ و تار ہوگئی

شامیان بستند از و زینبؑ و کلثومؑ را | ای فلک ان ابتدا این انتہای اہلبیت

الالعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۵

مجلس ہشتم تفسیر آیۂ قربیٰ در ذکر محبت اہلبیتؑ و اشعار در وصف امیر المومنینؑ وحال دربار ابن زیاد لعین واشعار سنان بن انس وروایت زید بن ارقم صحابی رسولؐ وفقرہ زیارت ناحیۂ مقدسہ

قَالَ اللّٰہُ الْحَمِیْدُ فِیْ کِتَابِہِ الْمَجِیْدِ مُخَاطِبًا لِرَسُوْلِہٖ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی خداوند حمید اپنی کتاب مجید مین جناب رسالتمآبؐ کی طرف خطاب کرکے ارشاد فرماتا ہی کہ ای حبیب ہمارے کہدو اپنی امت سے کہ ہم تم سے تبلیغ رسالت پر کسی اجر کے خواہان نہین ہین سوا محبت اہلبیتؑ کے مقصود اس آیت سے خداوند عالم کا یہ ہی کہ تبلیغ رسالت جو تمام امور دنیوی سے اہم اور مشکل تر ہی کہ سوا انبیاؑ و رسلؑ کے کوئی اس امر عظیم کی قابلیت نہین رکھتا ہی اسپر ہم بمقتضائے هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ کسی اجر اور مزد وعوض کے خواہان نہین ہین ہان البتہ اسقدر ضرور خواہان ہین کہ اہلبیت طاہرینؑ اور ائمۂ معصومینؑ کو دوست رکھو سبحان اللہ مومنین کیا مرتبہ ہی محبت اہلبیت عصمت وطہارت کا کہ جسکو خداوند عالم نے اجر تبلیغ رسالت کا گردانا ہی ظاہر ہی کہ خداوند کریم عوض اپنے احسانہائے قدیم اور امتنانہائے عظیم کا کسی بندہ سے نہین چاہتا ہی اور نہ کسی کے مال و دولت کی اسے خواہش ہو بلکہ جو کچھ تمام عالم مین ہی یہ سب ایک قطرہ ہی اسکے قلزم عطا وکرم کا اور چونکہ خداوند عالم تمام نوع بنی آدمؑ مین سب سے زیادہ روز ازل سے جناب رسولخداؐ اور ائمۂ ہدیٰؑ اور انکی عترت طیبہ اور ذریت طاہرہ کو دوست رکھتا تھا اس سبب سے قرآن مجید مین تمام عالم کو حکم دیا کہ وہ قرابت داران رسولؐ زمین وزمان کو دوست رکھین اور اسی محبت کو اجر تبلیغ رسالت قرار دیا پس گویا جس شخص نے کہ قرابت داران رسولخداؐ کو دوست رکھا وہ اجر تبلیغ رسالت سے سبکدوش ہوا اور

حسن سلوک کیا اسنے جناب رسالتمآبؐ کے ساتھ اور خوش معاملگی کی اسنے خداوند عالم کے ساتھ اور جس شخص نے قرابت داران جناب رسالتمآبؐ کو دشمن رکھا بار اجر تبلیغ رسالت اسکی گردن پر باقی رہا اور بدسلوکی کی اسنے جناب رسالتمآبؐ کے ساتھ اور بدمعاملگی کی اسنے خداوند عالم کے ساتھ اور بخوبی ظاہر ہی کہ فرمانبرداری وخوش معاملگی خداوند عالم کے ساتھ باعث دخول بہشت ہی اور بدمعاملگی ونافرمانی سبب خلود جہنم ہی اور چونکہ محبت اہلبیت عوض تبلیغ رسالت قرار پائی ہی اور اقرار رسالت اجزائے اصول دین سے ہی پس ضرور ہوا کہ محبت اہلبیتؑ بھی اجزائے اصول دین سے قرار دیجائے اور چونکہ اقرار واعتقاد اصول دین کو اسلام وایمان کہتے ہین اور محبت اہلبیت جزو اصول دین ہی پس ضرور ہوا کہ محبت اہلبیتؑ بھی جزو ایمان ہو اور جو سردار اہلبیت ہو اسکی محبت بالاولی جزو ایمان ہو جیسا کہ جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ نے نظم فرمایا ہی

علیؑ آنکہ دلہاست شیدای او | بود جزو ایمان تولای او

اور یہ بھی ظاہر ہی کہ محبت جناب رسالتمآبؐ اور ائمۂ ہدیٰ ایک ہی ہی اسواسطے کہ جناب رسالتمآبؐ اور ائمۂ ہدیٰ ایک ہی نور سے خلق ہوئے ہین اور اسی وجہ سے جناب رسالتمآبؐ نے سردار ائمۂ ہدیٰ یعنی حضرت علی مرتضیٰؑ کے بارے مین ارشاد فرمایا ہی اور اس روایت پر علمائے فریقین کا اجماع ہی جیسا کہ کتاب عبقات الانوار جلد ششم مین بتفصیل تمام مذکور ہی اَنَا وَعَلِیٌّ مِّنْ نُّوْرٍ وَّاحِدٍ یعنی مین اور علی مرتضیٰؑ ایک ہی نور سے ہون اور یہ بھی بتحقیق معلوم ہی کہ جمیع ائمۂ ہدیٰ اولاد جناب علی بن ابی طالبؑ سے ہین اور یہ سب اسی نور کے ٹکڑے ہین جو تو جناب رسالتمآبؐ اور حضرت امیرؑ کا ہی پس ثابت ہوا کہ کل ائمۂ معصومین اور حضرت فاطمۂ زہراؑ اور جناب رسول خداؐ ایک ہی نور سے ہین اور اس مضمون فیض مشحون کی مؤید بہت سے احادیث صحیحۂ متواترہ ہین جن سے کتب فریقین مالامال ہین کچھ احتیاج بیان نہین ہی

در بحر من عرف مسند نشین لو کشف | گوہر درج شرف شاہ نجف شیر خدا
فاتح خیبر امیر المومنین حیدر علیست | باب شبرؑ شوہر زہراؑ پیغمبرؐ وصی مصطفیٰ

آنکہ پیش از خلقت آدم بچندین سالہا		با ملائک بودہ در تسبیح ذات ذوالعلا	
مطلب از انشای کعبہ خاص میلاد تو بود		ورنہ شخص لامکان را خانہ کی بایدروا	

سبحان اللہ مومنین کیا فضائل ومناقب اور خصائل ومراتب اہلبیت طاہرین اور ائمہ معصومین کے ہین جنکی محبت ودوستی کو خداوند عالم نے تمام مسلمین پر واجب ولازم گردانا ہی مگر افسوس ہزار افسوس کہ انھین اہلبیت وعترت اطہار پر اشقیاے کوفہ وشام نے کیا کیا ظلم وستم کیے چنانچہ شیخ ابن نما وغیرہ نے روایت کی ہی کہ ابن سعد نے جب جناب سید الشہدا کا سر منور خولی اصبحی کو دیا اور ابن زیاد کے پاس بھیجا تو خولی کوفہ مین شب کو پہونچا اور اُسوقت اُس ولد الزنا کے قصر کا دروازہ بند تھا وہ ملعون اُن حضرت کا سر مبارک اپنے مکان مین لیگیا اُس شقی کی دو بی بیان تھین ایک قبیلۂ بنی اسد سے دوسری قبیلۂ بنی خضرم سے پس اُس ملعون نے سر مطہر کو مکان مین پوشیدہ کر دیا اور خود زن خضرمیہ کے پاس گیا خضرمیہ نے اُس سے پوچھا تو کہان سے آتا ہی اور کیا لایا ہی اُسنے کہا سر حسین لایا ہون اُس عورت نے کہا واے ہو تجھپر فرزند رسول کا سر اس مکان مین لایا ہی قسم ہی خدا کی اب میرا سر تیری بالین پر نہ آئیگا بعد ازان اُٹھی اور باہر آئی ناگاہ اُسکی نظر ایک نور عظیم پر پڑی کہ حجرہ سے آسمان تک وہ نور ساطع تھا جب وہ اُس حجرہ مین گئی اُسنے دیکھا وہ نور اُن حضرت کے سر منور سے ساطع ہی اور ملائکہ بصورت مرغان سفید اُس سر مقدس کے گرد جمع ہین پس دوسرے روز ابن زیاد نے قصر الامارہ مین جلوس کیا اور مردمان کوفہ کو حکم عام دیا اور حضرت سید الشہدا کا سر مبارک طشت مین رکھ کے اُس ملعون کے پاس لیگئے اور پردگیان سُرادق عصمت وفرزندان حضرت رسالت کو مثل اسیران کے اُس لعین کے سامنے لائے اور بروایت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سنان بن انس اُن حضرت کا سر مبارک اُس لعین کے پاس لایا اور یہ شعر پڑھے ؎

اِمۡلَاۡ رِکَابِیۡ فِضَّۃً وَّذَھَبَا		اِنِّیۡ قَتَلۡتُ الۡمَلِکَ الۡمُحَجَّبَا	
قَتَلۡتُ خَیۡرَ النَّاسِ اُمًّا وَّاَبَا		وَخَیۡرَھُمۡ اِذۡ یَنۡسِبُوۡنَ نَسَبَا	

یعنی ای امیر میرے شتر کو بھر دے طلا ونقرہ سے کہ مین نے ایک بادشاہ بزرگ کو قتل کیا ہی اور مین نے اُس شخص کو قتل کیا ہی جو حسب ونسب مین سب سے افضل تھا اور اُسکی مادر و پدر سب سے بہتر تھے ابن زیاد لعین نے برہم ہو کے کہا جبکہ تو جانتا تھا کہ سب سے افضل ہین پھر کیون تو نے اُنکو قتل کیا پس حکم دیا کہ اس لعین کو قتل کرو مومنین شاید وجہ اسکی یہ ہو کہ اُس ملعون کو ناگوار ہوا کہ اس مجمع عام مین امام حسینؑ کے حسب ونسب کی کیون تعریف کرتا ہی اس سبب سے حکم قتل دیا اسکے بعد اُن حضرت کا سر مبارک اُس بدبخت کے آگے رکھا گیا اُس بدگہر نے تبسم کر کے اظہار سرور کیا اور چھڑی اُن حضرتؑ کے لب ودندان مبارک پر رکھتا تھا اور کہتا تھا کیا خوب یہ لب ودندان تھے یہ حال دیکھکر زید بن ارقم نے کہا ای پسر زیاد یہ چھڑی ان لب ودندان درخشان سے اُٹھا لے مین نے مکرر دیکھا ہی کہ حضرت رسولؐ اس مقام کے بوسے لیتے تھے اور ان ہونٹون کو چوستے تھے آہ آہ مومنین اسی حالت کی طرف اشارہ کر کے حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الثَّغۡرِ الۡمَقۡرُوۡعِ بِالۡقَضِیۡبِ یعنی سلام خدا ہو اُس لب ودندان مبارک پر جسپر چوب دستی سے بے ادبی کی گئی الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس نوزدہم تفسیر آیۂ تطہیر واشعار در مدح حیدر کرار وتوجیہ حدیث انا من الحسین وبقیۂ احوال دربار ابن زیاد لعین ومحبوسی اہلبیت در زندان کوفہ وفقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ

قَالَ اللّٰہُ الۡحَمِیۡدُ فِیۡ کِتَابِہِ الۡمَجِیۡدِ اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡھِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَھۡلَ الۡبَیۡتِ وَیُطَھِّرَکُمۡ تَطۡھِیۡرًا خداوند حمید اپنی کتاب مجید مین ارشاد فرماتا ہی کہ سوا اسکے نہین ہی کہ ارادہ کرتا ہی خداوند عالم یہ کہ دور کرے تم اہلبیت عصمت وطہارت سے رجس یعنی پلیدی وشر ونجاست وگناہ کو اور پاک کرے تم کو جو حق پاک کرنیکا ہی باتفاق مفسرین ومحدثین فریقین۔

آیہ وافی ہدایہ جسکو سب تطہیر و کبیر آیۂ تطہیر کہتے ہیں جناب رسالتمآبؐ اور امیر المومنینؑ اور جناب فاطمۂ زہرا اور حسنؑ مجتبیٰ اور حسینؑ شاہ کربلا اور ائمۂ ہدیٰ کی شان میں نازل ہوا ہی سبحان اللہ مومنین کیا خصائل و مناقب اور خصائل و مراتب ہین اہلبیتؑ طاہرین اور ائمۂ معصومین کے جنکی خود خداوند آسمان و زمین اپنی کتاب مبین مین تعریف و توصیف فرماتا ہی اور اس آیہ کو بلفظ اِنَّمَا جو افادہ معنی حصر کا کرتا ہی ارشاد کیا ہی اب مین عرض کرتا ہون کہ خداوند عالم جن حضرات سے نجاست و گناہ کو دور کرنا چاہے اور انھین ایسا پاک کرنا چاہے کہ جو حق پاک کرنے کا ہی آیا ان مین کوئی نجاست و گناہ باقی رہ سکتا ہی لا واللہ ہرگز باقی نہین رہ سکتا اور جو کوئی ایسا خیال کرے وہ خود منافق عنید اور شقی و پلید ہی پس ثابت ہوا کہ ائمۂ معصومین سے کبھی کوئی گناہ نہ عمداً صادر ہو سکتا ہی نہ سہواً نہ حالت خواب مین نہ حالت بیداری مین اسواسطے کہ اگر ان سے وقوع گناہ ہو تو یہ امر خلاف ارادۂ خداوند عالم ہوگا اور خلاف ارادۂ خداوندی کسی امر کا واقع ہونا کل عقلا کے نزدیک محال ہی پس واضح ہوا کہ ائمۂ معصومین سے کسی گناہ کا صادر ہونا بھی خلاف عقل اور محال ہی اب چند شعر منقبت حضرت ابو الائمۃ الطاہرین امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی اولادہ المعصومین کے سماعت فرمایئے ؎

آن جوہر کانِ سخا آن دُرِّ دریاے عطا — کانِ کرم جانِ کہی صہرِ نبی شیرِ خدا
شمشیر او حتف العدیٰ تکبیر او لیث الشریٰ — تصویر او شمس الضحیٰ تنویر او بدر الدجیٰ
علمِ لدنی در برش بہتر دو عالم در سرش — جبرئیل دربانِ درش طود النہیٰ کہف الوریٰ
برجاہِ او ارض و سما آمد گواہ و رہنما — شد از زبانِ مصطفیٰ فضلش عیان نجب الثریٰ
نفس نواز عصیان بکف صمصامِ تو دائم بکف — برلب چو بحر آوردہ کف در ہر جہاد بہر غزا
آلِ پیمبر جانِ تو فرمانِ او فرمانِ تو — ای ہل اتیٰ در شانِ تو ای منزل ما انزلا
ای رہنمای انس و جان کردی سلونی را عیان — ای پیشوای عارفان گفتی لو کشف الغطا
آن سرورِ اہلِ کرم آن صاحب تیغ و علم — بہر عبادتش چون نعم بہر عدا آتش گشت لا

در فہنگ و زور چنگ تو سنگِ تو و فرہنگِ تو — کی میتوان آہنگ تو کرد ای وصیِ مصطفیٰ
روشن جہان از نامِ تو دنیا و دین در کامِ تو — پیش از ہمہ اسلام تو ای قبلۂ اہلِ تقےٰ
حالِ غدیرِ خم بخوان ہست او امیرِ مومنان — انکارِ آن اکنون چسان پیش نبیؐ قالوا بلیٰ
آن قاسمِ نار و جنان از امرِ ربِّ کن فکان — روزِ جزا گوید چنان ہذا لنا ہذا لہا
از کوی تو باغِ جنان از خوی تو شد قدسیان — از روی تو روشن جہان از بوی تو زہرا الجمیٰ

وَفِیْ کُتُبِ الْمَنَاقِبِ وَغَیْرِہٖ عَنْ یَعْلَی بْنِ مُرَّۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم حُسَیْنٌ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنَ الْحُسَیْنِ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا وَاَبْغَضَ اللّٰہُ مَنْ اَبْغَضَ حُسَیْنًا اور کتب مناقب وغیرہ مین یعلی بن مرہ سے منقول ہی وہ کہتا ہی کہ فرمایا خلاصۂ خاندانِ خلیلؑ وزبدۂ دودمان اسماعیلؑ جناب خیر المرسلینؐ خاتم النبیینؐ نے کہ حسینؑ میرا مجھسے ہی اور مین حسینؑ سے ہون بعد اسکے حضرتؐ دعا دیتے ہین دوستان حسینؑ کو فرماتے ہین دوست رکھے اللہ اس شخص کو جو دوست رکھے میرے فرزند حسینؑ کو اور دشمن رکھے اللہ اس شقی کو جو دشمن رکھے میرے فرزند حسینؑ کو حضرت جناب رسالتمآبؐ نے جو یہ ارشاد فرمایا کہ حسینؑ مجھسے ہی اسکے معنی تو ظاہر ہین مگر یہ ارشاد حضرتؐ کا کہ مین حسینؑ سے ہون اسکے کیا معنی ہین اسکے معنی کی توجیہین بہت ہین از آنجملہ دو توجیہین عرض کرتا ہون ایک یہ ہی کہ جب ذبح جناب اسماعیلؑ مین بدا واقع ہوا تو حق تعالی نے ارشاد فرمایا وَفَدَیْنَاہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ یعنی مین نے ذبح اسماعیلؑ کو ذبح عظیم کے ساتھ بدل دیا اور باتفاق مفسرین ومحدثین مراد ذبح عظیم سے شہادت حضرت امام حسینؑ ہی پس یہ شہادت وقت ذبح اسماعیلؑ صدہا برس قبل ظہور جناب ختم المرسلینؐ کے مشیت ایزدی مین وارد و متحتم ہوئی اور یہ بھی رضائے الٰہی مین تھا کہ وجود ذیجود جناب رسول خداؐ کا نسل جناب اسماعیلؑ سے ہو پس حبیبؐ خدا اسی طرف اشارہ فرماتے ہین کہ مین حسینؑ سے ہون اسوجہ سے کہ اگر شہادت امام حسینؑ سے ذبح اسماعیلؑ کا فدیہ نہ ہوتا تو جد امجد میرے جناب اسماعیلؑ ذبح ہو جاتے اور میرا وجود عالم ایجاد مین نہ ہوتا اور دوسری وجہ یہ ہی کہ حضرتؐ نے جو فرمایا کہ مین

حسینؑ سے ہون اسکے یہ معنی نہین ہین کہ خلقت و ولادت میری نسل حسینؑ سے ہی بلکہ باین معنی کہ بقا میری نسل و امامت کی ذات حسینؑ سے ہی حضرات ذات بابرکات جناب امام حسینؑ مین شجاعت عدالت مروت سخاوت امانت دیانت شرافت نجابت کرامت امامت فصاحت بلاغت سطوت ابہت جلالت نبالت نجدت شوکت صولت ہیبت بلکہ تمامی اوصاف محمدیؐ اور عادات و اخلاق احمدیؐ کا اجتماع تھا جیساکہ کتب مناقب مین مذکور ہی اور جمیع خواص و عوام مین مشہور ہی مگر افسوس ہزار افسوس کہ انھین کے اہلبیت و عترت پر اشقیا ے امت نے کیسے کیسے ظلم وستم کیے وارثون کو تین روز کا بھوکا پیاسا صحراے کربلا مین قتل کیا خیمون مین آگ لگادی اسباب و زیور اہلبیتؑ کا لوٹ لیا اور ان سبھون کو شتران برہنہ پر سوار کرکے شہر و دیار کوچہ و بازار مین پھراتے ہوے دربار ابن زیاد بدنہاد مین لائے چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ جب ابن زیاد نے حضرت زینبؑ کو دیکھا کہ ایک کنارے کھڑی ہین اور کنیزین انکے گرد احاطہ کیے ہین اسنے پوچھا یہ کون ہین ایک کنیز نے کہا یہ حضرت زینبؑ خاتون دختر حضرت فاطمہؑ بنت رسولؐ خدا ہین اس حرامزادے نے کہا مین شکر خدا کرتا ہون کہ تم کو خدا نے رسوا کیا اور تمھارا دروغ ظاہر کیا حضرت زینبؑ نے فرمایا مین اس خدا کا شکر کرتی ہون کہ جسنے ہم کو بسبب اپنے پیغمبر محمد مصطفےٰ کے عزت دی اور ہم کو رجس و شرک و گناہ سے پاک کیا جو حق پاک کرنیکا تھا اور رسوا نہین ہوتا مگر فاسق اور دروغ نہین کہتا مگر فاجر کہ وہ اور لوگ ہین ابن زیاد نے کہا تمنے دیکھا کہ خدا نے تمھارے برادر اور اہلبیتؑ سے کیا سلوک کیا حضرت زینبؑ نے فرمایا مین نے انکو بہ نیکی دیکھا اور خدا نے انکو بدرجۂ شہادت فائز کیا اور بہت جلد خدا تیرے اور انکے درمیان مین حکم کریگا اور وہ تجھ سے مخاصمہ کرینگے اسوقت تجھکو معلوم ہوگا کہ کون حق پر تھا اس ملعون نے اس کلام سے خشمناک ہوکر حکم قتل دیا مومنین خیال تو کیجیے کہ جب اس شقی نے جناب زینبؑ کے قتل کا حکم دیا ہوگا تو اہلبیت عصمت و طہارتؑ کے دلون پر اسوقت کیا گذری ہوگی راوی کہتا ہی کہ اسوقت عمرو بن حریث نے کہا کہ زنان ماتمزدہ کے کلام پر مواخذہ کرنا عقل سے بعید ہی الغرض پھر ابن زیاد جناب زینبؑ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا

خدا نے مجھکو تمھارے برادر اور اہلبیت پر فتح دی حضرت زینبؑ نے فرمایا تو نے ہمارے بزرگ کو قتل کیا اور اہلبیت رسالتؐ کی اصل و فرع کو قطع کیا اور بروایت دیگر ام کلثومؑ نے فرمایا اے پسر زیاد اگر امام حسینؑ کے قتل سے تیری آنکھین روشن ہوئین انکے جد بزرگوار کی آنکھین انکے دیکھنے سے بہت روشن ہوتی تھین کہ ہمیشہ انکے بوسے لیتے تھے اور انکے لبون کو چوستے تھے اور انکو اپنے دوش مبارک پر سوار کرتے تھے آخرت مین انکی جوابدہی پر مہیا او مستعد رہ المختصر اس لعین نے حضرت امام زین العابدینؑ کی طرف متوجہ ہوکر پوچھا یہ کون ہی لوگون نے کہا یہ علیؑ بن الحسینؑ ہین اس ملعون نے کہا مین نے سنا ہی علیؑ بن الحسینؑ کو خدا نے قتل کیا حضرت نے فرمایا میرے ایک برادر تھے انکا علیؑ نام تھا ظالمون نے بستم انھین قتل کیا ابن زیاد نے کہا بلکہ خدا نے انھین قتل کیا حضرتؑ نے فرمایا وقت خواب اور ہنگام وفات سب کی روحین خدا قبض کرتا ہی ابن زیاد نے کہا تم میرے جواب مین جرات رکھتے ہو پھر اپنے ملازمون سے کہا انکو بھی لیجاکر قتل کرو جب حضرت زینبؑ نے یہ سنا مضطربانہ اپنے بھتیجے سے لپٹ گئین اور فرمایا اگر تو انھین قتل کرتا ہی تو مجھکو بھی قتل کر امام زین العابدینؑ نے فرمایا اے پھوپھی مجھے چھوڑ دیجیے پھر فرمایا اے پسر زیاد تو مجھکو قتل کرنے پر دھمکاتا ہی نہین جانتا ہی کہ راہ خدا مین قتل ہونا ہماری عادت ہی اور اظہار دین مین شہید ہونا ہمارے لیے کرامت ہی پس اس ملعون کے حکم سے اہلبیتؑ کو قریب مسجد کوفہ ایک مکان مین قید کیا حضرات یہ کوفہ وہی مقام ہی کہ جس مین امیر المومنینؑ نے برسون سلطنت کی ہی اور حضرت زینبؑ و ام کلثومؑ اس شہر کی شاہزادیان کہلاتی ہین مگر کیا انقلاب زمانہ ہی کہ حضرت زینبؑ نے فرمایا کہ کوئی عورت زنان عرب سے ہمارے پاس قید خانہ مین نہ آئے اس غرض سے کہ ہم حالت اسیری مین ہین آہ آہ مومنین اسی حالت کو یاد کرکے حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَى الرُّؤُسِ الْمُشَالَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى النِّسْوَةِ الْبَارِزَاتِ سلام خدا ہو ان سرون پر جو نیزون پر بلند کیے گئے سلام خدا ہو ان مخدرات عصمت و طہارت پر جو بے پردہ کی گئین اور خیمون سے بظلم و ستم نکالی گئین اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ

اَکَلَتْ ذِمَّتَہٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ هُتِکَتْ حُرْمَتُہٗ سلام خدا ہو ان جناب پر جنکا عہد توڑا گیا سلام خدا ہو اُن جناب پر جنکی ہتک حرمت کی گئی اور اسی زیارت مین حجت خدا دوسرے مقام پر حضرت سید الشہدا کی طرف مخاطب ہوکر فرماتے ہین وَسُبِیَ اَهْلُکَ کَالْعَبِیْدِ وَصُفِّدُوْا فِی الْحَدِیْدِ فَوْقَ اَقْتَابِ الْمَطِیَّاتِ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمْ حَرُّ الْهَاجِرَاتِ یُسَاقُوْنَ فِی الْبَرَارِیْ وَالْفَلَوَاتِ ای جد بزرگوار آپ کے اہل حرم مثل کنیزون کے قید ہو گئے اور لوہے کی زنجیرون مین جکڑ دیے گئے اور پشت پر ناقون کی سوار کیے گئے کہ تمازت دوپہر کی دھوپ کی اُنکے چہرونکو جلائے دیتی تھی اور صحراؤن اور جنگلون مین پھرائے جاتے تھے اَیْدِیْهِمْ مَغْلُوْلَةٌ اِلَی الْاَعْنَاقِ یُطَافُ بِهِمْ فِی الْاَسْوَاقِ اسطرح کہ ہاتھ اُنکے اُنکی گردنون مین بندھے تھے اور وہ بیچارے بازارونمین پھرائے جاتے تھے

شامیان بستند بازو زینبؑ و کلثومؑ را
ای فلک آن ابتدا این انتہای اہلبیتؑ

الا لعنة الله علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس ہشتم فضائل گریۂ وبکا و حدیث ریان بن شبیب و رسیدن اہلبیتؑ بشہر شام و روایت سہل بن سعد صحابی رسولؐ و اشعار سید سجادؑ و فقرات مصائب

فِیْ بِحَارِ الْاَنْوَارِ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ نَفَسُ الْمَهْمُوْمِ لِظُلْمِنَا تَسْبِیْحٌ وَهَمُّہٗ لَنَا عِبَادَةٌ وَکِتْمَانُ سِرِّنَا جِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کتاب بحار الانوار مین منقول ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ نفس سرد بھرنا اُس مومن کا جو غمگین ہو بسبب اُن ظلمون کے جو ہاتھ سے اعداے دین کے ہم اہلبیتؑ طاہرین پر گذرے ہین بمنزلۂ تسبیح خدا ہی اور محزون و ملول ہونا اُسکا ہمارے غم مین عبادت ہی اور پوشیدہ کرنا ہمارے راز کا بمنزلۂ جہاد کے ہی راہ خدا مین ثُمَّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ یَجِبُ اَنْ یُکْتَبَ هٰذَا الْحَدِیْثُ بِالذَّهَبِ بعد اسکے فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ اس حدیث کی ایسی منزلت ہی کہ لازم ہی کہ یہ حدیث آب زر سے لکھی جائے اور علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ نے بسند حسن ریان بن شبیب سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین کہ میں ساتارنخ محرم کی

جناب امام علی رضاؑ کی خدمت مین گیا حضرتؑ نے فرمایا ای پسر شبیب آیا تو روزہ سے ہی مین نے کہا نہین حضرتؑ نے فرمایا یہ وہ دن ہی کہ خدا نے دعا حضرت زکریا پیغمبر کی مستجاب کی جبکہ اُنھون نے خدا سے فرزند طلب کیا اور فرشتون نے اُنھین از جانب حق تعالی محراب عبادت مین بشارت یحییٰ دی پس جو کوئی اس دن روزہ رکھیگا دعا اُسکی مثل دعاے حضرت زکریاؑ مستجاب ہوگی ای پسر شبیب محرم وہ مہینہ تھا کہ اہل جاہلیت زمانۂ گذشتہ مین ظلم و قتال اس مہینے مین بوجہ حرمت حرام جانتے تھے اور اس امت نے اس مہینے کی حرمت نہ پہچانی اور اپنے پیغمبرؐ کی ذُریت سے اُنھون نے قتال کیا اور اہلبیت رسولخداؐ کو اسیر کرکے اُنکا مال لوٹ لیا پس خدا ہرگز اُن ظالمون کو نہ بخشے ای پسر شبیب اگر تو کسی چیز پر گریہ کرتا ہی پس امام حسینؑ پر گریہ کر کہ سر مبارک اُنکا مثل گوسفند قربانی کے جدا کیا اور اُنکے اٹھارہ عزیزون کو اہلبیتؑ سے اُنکے ہمراہ شہید کیا کہ جو اُن مین سے زمین پر اپنا شبیہ و مانند نہ رکھتے تھے اور تحقیق کہ شہادت امام حسینؑ پر آسمانہاے ہفت گانہ اور زمین نے گریہ کیا اور چار ہزار فرشتے نصرت امام حسینؑ کے لیے زمین پر آئے اور جب زمین پر پہونچے تو حضرت شہید ہو چکے تھے پس وہ فرشتے ہمیشہ مو پریشان و گرد آلود قبر امام حسینؑ کے پاس حاضر ہین تا وقتیکہ حضرت قائمؑ ظاہر ہون پس وہ فرشتے یاوران امام حسینؑ سے ہونگے اور وقت جنگ شعار اُنکا یہ ہوگا کہ وہ کہتے ہونگے یَا لَثَارَاتِ الْحُسَیْنِ یعنی ای طلب کنندگان خون حسینؑ ای پسر شبیب مجھے میرے پدر بزرگوار نے اپنے پدر و جد عالیمقدار سے خبر دی ہی کہ جب میرے جد امجد امام حسینؑ شہید ہوے تو آسمان سے خون اور خاکستر سرخ برسی ای پسر شبیب اگر تو امام حسینؑ پر گریہ کرے یہانتک کہ آنسو تیرے مُنھ پر جاری ہون تو حق تعالی تیرے جمیع گناہان صغیرہ و کبیرہ بخشدیگا خواہ وہ گناہ کم ہون یا زیادہ ای پسر شبیب اگر تو خدا سے ملاقات چاہے اور تجھے منظور ہو کہ تجھپر کوئی گناہ نہ ہو پس امام حسینؑ کی زیارت بجالا ای پسر شبیب اگر تو چاہے کہ غرفہاے عالیۂ بہشت مین ہمراہ حضرت رسولخدا اور ائمۂ ہدیٰ کے

ساکن ہو پس لازم ہو کہ امام حسینؑ کے قاتلون پر لعنت کرا ی پسر شبیب اگر تو چاہے کہ مثل ثواب شہداے کربلا تجھے ثواب ملے پس جسوقت تو مصیبت امام حسینؑ یاد کرے اسوقت کہہ یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَھُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا یعنی مین آرزو کرتا ہون کہ اُنکے ہمراہ ہوتا اور رستگاری عظیم پاتا ای پسر شبیب اگر تو چاہے کہ درجات عالیۂ بہشت مین ہمارے ہمراہ ہو پس ہمارے اندوہ سے اندوہناک اور ہماری خوشی سے خوش رہا کر بعد اسکے حضرتؑ نے دعا دی ابن شبیب کو اور فرمایا کہ تجھے ہماری ولایت نصیب ہو اسلیے کہ اگر کوئی شخص پتھر کو دوست رکھیگا خدا اُسکو قیامت مین اُس پتھر کے ساتھ محشور کریگا بس حضرات ذاکر تمہید ختم کر چکا اب گریہ و بکا کیجیے حال پر اُس بیکس و مظلوم کے جسکو تین روز کا بھوکا پیاسا اشقیاے کوفہ و شام نے مانند گوسفند قربانی کے ذبح کیا اور بعد شہادت کے اُسکے تن نازک سے قصد بے ادبی کیا اور جسم مطہر سے لباس اور زرہ اُتار لیگئے بلکہ اسپر بھی اکتفا نہ کی کسی ملعون نے انگوٹھی کے واسطے انگشت مبارک قطع کی کسی شقی نے کمربند کے لیے دونون ہاتھ اُن جناب کے بدن سے جدا کیے اور خیمون مین آگ لگادی اور اہلبیتؑ کو اسیر کر کے شہر بشہر دیار بدیار پھرایا چنانچہ سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہو کہ فرمایا میرے پدر بزرگوار حضرت امام زین العابدینؑ نے کہ جب ہمین یزید پلید کے پاس لیے جاتے تھے تو ہمکو ایک شتر برہنہ پر سوار کیا تھا اور مخدرات اہلبیتؑ بھی شتران برہنہ پر سوار تھے اور ہمارے پدر عالیمقدار کا سر ایک نیزۂ طویل پر ہمارے آگے آگے لیے جاتے تھے اور وہ اشقیا ہمارے گرد حلقہ کیے تھے جو اُن اشقیا سے ہمین روتے دیکھتا تھا وہ ہمارے سر پر نیزہ لگاتا تھا یہانتک کہ اسی حال سے ہم کو دمشق مین داخل کیا جب ہم اُس شہر شوم کے قریب پہونچے ام کلثومؑ نے شمر لعین سے کہا کہ جب ہم کو شہر مین داخل کرنا تو لوگون سے کہنا کہ عورتون کو اُس راہ سے لیجائین جسطرف تماشائی کم ہون راوی کہتا ہی کہ اُس ولدالزنا نے قبول نہ کیا جب حضرت ام کلثومؑ مایوس ہوئین تو عجب طرح کا کلمہ ارشاد فرمایا کہا کہ ای شمر تو اپنی فوج کے لوگون سے

کہدے کہ سرون کو آگے لیجائین تاکہ لوگ سرون کے دیکھنے مین مشغول ہون اور ہماری طرف نظر نہ کرین آہ آہ مومنین کیا انقلاب زمانہ ہی راوی کہتا ہی کہ اُس ولدالزنا نے یہ بھی قبول نکیا اور نہایت کفر و عناد سے حکم دیا کہ سرون کو شتران حرم کے بیچ مین لے چلو بعض کتب معتبرہ مین سہل بن سعد سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین مین شہر دمشق مین کسی ضرورت سے داخل ہوا مین نے شہر کو نہایت آباد اور کثرت اشجار و انہار و مکانات بلند و قصور رفیعہ سے معمور پایا اور دیکھا کہ وہان کے بازارون کو خوب ترتیب دیا ہی دوکانون پر پردے لٹکائے ہین لوگون نے اپنی زینت کی ہی دف اور نقارے وغیرہ بجاتے ہین سہل کہتے ہین مین نے اپنے دل مین کہا کہ شاید آج انکا روز عید ہی یہ خیال کر کے مین نے لوگون سے پوچھا کیا یہان آج کوئی عید ہی جسکو ہم نہین جانتے لوگون نے کہا ای شیخ کیا تم اس شہر مین تازہ وارد ہو مین نے کہا مین سہل بن سعد ہون اور شرف خدمت حضرت رسولؐ مجھے حاصل ہی اُنھون نے کہا ای سہل ہم کو تعجب ہی کہ آسمان سے خون کیون نہین برستا اور زمین سرنگون کیون نہین ہوجاتی ای سہل یہ خوشی اسواسطے ہی کہ سر مبارک امام حسینؑ بن علیؑ کا عراق سے یزید کے لیے ہدیہ لائے ہین مین نے کہا سبحان اللہ ایسے امر عظیم پر لوگ خوشی و شادی کرتے ہین بعد اسکے مین نے دریافت کیا کہ کس دروازہ سے لائین گے لوگون نے کہا کہ دروازۂ ساعات سے لائین گے یہ سنکر مین اُس دروازہ کی طرف دوڑا جب قریب دروازہ پہونچا تو کیا دیکھتا ہون کہ رایت کفر و ضلالت پیہم چلے آتے ہین ناگاہ مین نے دیکھا کہ ایک سوار آتا ہی اور ایک نیزہ اُسکے ہاتھ مین ہی اور ایک سر اُسپر نصب ہی جو حضرت رسولؐ سے بہت مشابہ ہی بعد اُسکے مین نے دیکھا کہ شتران برہنہ پر کچھ عورتین اور بچے سوار ہین سہل کہتے ہین یہ حالت دیکھکر مین اسقدر رویا کہ قریب تھا کہ غش کھا کر زمین پر گر پڑون پس مین اُنمین سے ایک معظمہ کے قریب گیا اور پوچھا کہ آپ کون ہین اُنھون نے فرمایا مین سکینہ دختر امام حسینؑ ہون مین نے عرض کیا کہ مین آپ کے جد بزرگوار کے صحابیون

ہون اگر کوئی خدمت ہو تو مجھ سے بیان فرمایئے جناب سکینہؑ نے فرمایا اگر تم سے ہو سکے تو اُس بدبخت سے کہو جسکے پاس میرے پدر بزرگوار کا سر منور ہی کہ ہمارے درمیان سے نکل جائے اور سرونکو آگے لیجائے تاکہ لوگ اُسکے دیکھنے مین مشغول ہون اور ہماری طرف نظر نہ کرین سہل کہتے ہین مین اُس ملعون کے پاس گیا اور اُس سے کہا میری ایک حاجت ہی اُسے بدل اور چار سو دینار طلا مجھ سے لے اُسنے کہا تمھاری کیا حاجت ہی مین نے کہا میری حاجت یہ ہی کہ عورتون کے درمیان سے اس سر کو علیٰحدہ لیجا اُس ملعون نے مجھ سے روپیہ لے لیا اور سر کو علیٰحدہ لے گیا حضرات اب تین شعر امام زین العابدینؑ کے اورسن لیجیے جو حضرتؑ راہ شام مین پڑھتے جاتے تھے

اُقَادُ ذَلِیلاً فِیْ دِمَشْقَ کَاَنَّنِیْ	مِنَ الزَّنْجِ عَبْدٌ غَابَ عَنْہُ نَصِیْرٗ
وَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ مَشْہَدٍ	وَشَیْخِیْ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَمِیْرٗ
فَیَا لَیْتَ لَمْ اَبْلُغْ دِمَشْقَ وَلَمْ اَکُنْ	یَرَانِیْ یَزِیْدُ فِی الْقُیُوْدِ اَسِیْرٗ

آہ آہ مجھے اس ذلت سے شہر دمشق مین کشان کشان لائے ہین جسطرح لوگ غلام حبش و زنگبار کو لاتے ہین اور غلام بھی وہ غلام کہ جسکا آقا مرگیا ہو اور کوئی اُسکا مددگار نہ ہو حالانکہ یہ لوگ خوب جانتے ہین کہ جد بزرگوار میرے رسولؐ مختار ہین اور دادا میرے حیدر کرار ہین ای کاش مجھے موت آجاتی اور مین اس حال خراب سے دمشق مین نہ آتا کہ یزید مجھے اس صورت سے حالت قید مین دیکھتا آہ آہ مومنین امام زین العابدینؑ پر ایسے مصائب راہ شام مین گذرے کہ جب کسی نے حضرتؑ سے سوال کیا کہ یا مولا آپ پر سب سے زیادہ مصائب کس مقام پر گذرے تو حضرتؑ نے تین مرتبہ فرمایا اَلشَّامُ اَلشَّامُ اَلشَّامُ الغرض اسی حالت ذلت و خواری سے اہلبیت رسولؐ کو دربار یزید مین لے گئے

افسانۂ کہ کس نتواند شنید ش	یارب بر اہلبیتؑ چہ آمد ز دید نش

لا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس بست ونہم توجیہات حدیث انا قتیل العبرۃ وداخلۂ اہلبیتؑ دربار شام وحال مجلس یزید وبی ادبی آن ملعون بدندان مبارک حضرت سید الشہداؑ وفقرۂ زیارت ناحیۂ مقدسہ واشعار جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ

فِیْ بِحَارِ الْاَنْوَارِ عَنِ ابْنِ خَارِجَۃَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنَّا عِنْدَہٗ فَذَکَرْنَا الْحُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَعَلٰی قَاتِلِہٖ لَعْنَۃُ اللّٰہِ فَبَکٰی اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ وَبَکَیْنَا قَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ قَالَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ اَنَا قَتِیْلُ الْعَبْرَۃِ لَا یَذْکُرُنِیْ مُؤْمِنٌ اِلَّا بَکٰی کتاب بحار الانوار مین ابن خارجہ سے منقول ہی وہ کہتے ہین کہ مین کئی شخصون کے ساتھ امام جعفر صادقؑ کی خدمت مین حاضر تھا کہ جناب سید الشہداؑ کا کچھ ذکر ہوا پس ہم سب بھی اور حضرتؑ بھی بے اختیار رونے لگے پھر آپ نے سر اُٹھا کر فرمایا کہ میرے جد بزرگوار مظلوم کربلا نے فرمایا ہی کہ مین وہ کشتۂ اشک ہون کہ کوئی مومن میرا ذکر نہ کریگا مگر یہ کہ روئیگا حضرات اس مقام پر علامہ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ قتیل العبرہ کے دو معنی ہین ایک یہ کہ مین منسوب الی العبرہ اور سبب گریہ ہون یعنی جو شخص میرا حال سنے گا وہ رونے لگیگا دوسرے یہ کہ مین گریہ و بکا کے ساتھ قتل ہوا یعنی صبح سے دوپہر تک ظالمون نے مجھے رلا رلا کے قتل کیا کبھی دوستونکے عزیزون کے لاشون پر رلایا کبھی بہنون سے بیٹیون سے رخصت کے وقت رُلایا اور عمدۃ الذاکرین زبدۃ الواعظین جناب مولانا میر سید علی صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ نے ایک روز اثنائے مجلس مین اس حدیث شریف کی تین توجیہین اور بھی بیان کی تھین ایک یہ کہ مین ایسا مقتول ہون کہ میرے قتل ہونے کے پہلے انبیائے گذشتہ خصوصًا میرے نانا جناب رسولؐ خدا اور پدر بزرگوار علی مرتضیٰؑ اور مادر گرامی جناب فاطمۂ زہراؑ اور حسن مجتبیٰؑ وغیرہ مجھپر اسطرح روئے ہین کہ گویا مین اُنکے سامنے شہید ہو چکا تھا پھر جو مومن بعد شہادت میرا حال سنیگا وہ کیونکر نہ روئیگا دوسری یہ کہ مین وہ مقتول مع العبرہ ہون

کہ قاتل بھی مجھپر روئے یعنی مجھے قتل بھی کرتے جاتے تھے اور میری مظلومی پر روتے بھی جاتے تھے اسلیے کہ میرے مراتب کو جانتے تھے کہ مین کون ہون کچھ نادانستہ مجھے قتل نہین کیا پس جب دشمن تک میرے حال پر روتے تھے تو مومنین کیونکر نہ روئینگے نیسری یہ کہ مین قتیل عبرہ ہون یعنی مجھے بار بار کے رونے نے قتل کرڈالا تھا تلوار ونکی تیرون کی نیزون کی کچھ احتیاج نہ تھی ایسے ایسے میری آغوش کے پالے گودیون کے کھلائے آنکھون کے سامنے دم توڑ توڑ کر مر گئے کہ انکے غمون نے مجھے ہلاک کیا اور اہلبیتؑ کے بار بار کے رونے نے مجھے قتل کیا جو مومن میرے مصائب سنیگا وہ بے اختیار روئے گا کیونکہ بھائیون کا بیٹون کا قتل ہونا اور رانڈون اور یتیمون کا رونا مجھے اپنے قتل سے زیادہ تھا فی الحقیقت حضرات کونسا مومن ہوگا کہ جو مصائب جناب سید الشہداؑ سنیگا اور نہ روئیگا اسلیے کہ اس مظلوم پر وہ مصیبتین پڑی ہین کہ از ابتدائے خلقت حضرت آدمؑ تا ایندم نہ کسی پر گذری ہین اور نہ گذرینگی وہ مصیبتین اس جناب پر پڑی ہین کہ جناب سید الساجدینؑ جب تک زندہ رہے روتے رہے چنانچہ اسوقت ایک مصیبت اہلبیتؑ عرض کرتا ہون علی بن ابراہیم نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب امام زین العابدینؑ کو مع تمامی اولاد حضرت رسالتؐ باطوق و زنجیر اور مخدرات اہلبیتؑ اطہار کو مجلس یزید پلید مین لیگئے اس ملعون نے کہا الحمد للہ خدا نے تمھارے باپ کو قتل کیا امام زین العابدینؑ نے فرمایا لعنت خدا اس شخص پر جسنے میرے پدر بزرگوار کو قتل کیا یہ سنکے وہ شقی برہم ہوا اور حکم دیا کہ حضرتؑ کو قتل کرین حضرتؑ نے فرمایا کہ اگر تو مجھکو قتل کریگا تو دختران حضرت رسالتؐ کو انکے گھرون تک کون پہونچائیگا کہ سوا میرے انکا کوئی محرم نہین ہے اس ملعون نے شرمندہ ہوکر کہا تم ہی انکو لیجاؤ گے پس حضرتؑ کو اپنے پاس بلایا اور سوہن لیکر اپنے دست نجس سے طوق آہنی کو گلوے مبارک سے قطع کیا اور کہنے لگا کہ تم نے دیکھا کس بیچ مین خود متوجہ ہوا حضرتؑ نے فرمایا ہان اسواسطے کہ

سوا تیرے کسی کا مجھپر احسان نہ ہو کہنے لگا ہان سچ کہتے ہو پھر اس ملعون نے یہ آیہ پڑھا ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم حاصل مضمون اس آیہ کا یہ ہے کہ خداوند عالم گنہگارون کی طرف مخاطب ہوکر فرماتا ہے کہ تم کو جو کوئی مصیبت پہونچتی ہے وہ بسبب تمھارے اعمال بد کے ہے جنکے تم مرتکب ہوتے ہو الغرض حضرتؑ نے فرمایا یہ آیہ اورون کے حق مین ہے اور ہمارے باب مین یہ آیہ ہے ما اصاب من مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبراھا لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اتاکم یعنے نہین پہونچتی تم کو کوئی مصیبت زمین مین اور نہ تمھاری جانون کو مگر کتاب مین لکھدیا گیا قبل آفرینش تمھارے نفوس کے اسلیے کہ تم ملول نہ ہو اس بات سے جو تم سے فوت ہوئی اور شاد نہ ہو اس سے جو کچھ تم کو دیا گیا پس فرمایا کہ مراد ہم ہین کہ اس آیت پر ہم نے عمل کیا ہے اور قضائے حق تعالی پر ہم راضی ہین اور جو کچھ ہم سے فوت ہوا اسپر ہم دنیا مین محزون نہین ہوتے اور جو کچھ ہم کو نعمتہائے دنیا سے پہونچتا ہے اسپر ہم خوش نہین ہوتے اور بروایت ابن نما وغیرہ حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ ہم بارہ شخص اہلبیتؑ رسالتؐ سے تھے کہ ہم کو مجلس یزید مین لیگئے ہمارے گلون مین طوق آہنی اور بازوون مین رسی بندھی تھی مین نے کہا اے یزید مین تجھکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ حضرت رسولؐ ہمکو اس حال سے اگر دیکھین تو کیا کہینگے پھر فاطمہ صغریٰ دختر امام حسینؑ نے کہا اے یزید دختران حضرت رسولؐ کو تو نے اسیر کیا ہے پس حاضرین مجلس سب کے سب رونے لگے اور آواز عورتون کے رونے کی یزید کے گھر سے بلند ہوئی اسوقت اس ملعون نے حکم دیا کہ طوق و زنجیر اتار لین اور حضرت امام حسینؑ کا سر مبارک طشت مین رکھ کے اسکے پاس لیگئے جب امام زین العابدینؑ نے اپنے پدر بزرگوار کے سر منور کو دیکھا آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور اشک خونین بہائے بعد اسکے تا حیات کبھی کلہ گوسفند تناول نہ فرمایا اور جب حضرت زینبؑ نے اس سر منور کو دیکھا بیتاب ہو کے گریبان صبر چاک کیا اور بصدائے حزین فریاد کی اے حسینؑ اے حبیب قلب رسول خدا اے فرزند مکہ و منیٰ اے دلبند حضرت سیدۃ النساء اے جگر گوشہ محمد مصطفےٰ اے نور دیدہ علی مرتضیٰ پس اس کلام سے اہل مجلس مین خروش ماتم بپا ہوا اور یزید ملعون خاموش تھا اس ایک زن بنی ہاشم جو یزید کے

گھر مین تھی اُسنے بہ نوحہ و فریاد صدا بلند کی اور کہتی تھی واحسیناہ آی بزرگ اہلبیت رسولخدا آی فرزند محمد مصطفی آی فریادرس بیوہ عورتون کے اور یتیمون کے آی شہید تیغ اولاد زنا کے پس دوسری مرتبہ خروش ماتم بلند ہوا اور وہ ولدالزنا سے بیحیا کچھ متاثر نہ ہوا اور چھڑی دندانہاے مبارک پر لگاتا تھا اور کہتا تھا کاش بزرگان بنی امیہ جو جنگ بدر مین قتل ہوے ہین اسوقت ہوتے اور مشاہدہ کرتے کہ مین نے اُنکے قاتلون کی اولاد سے انتقام لیا تو یہ جواب ضرور دیتے کہ اے یزید تیرا ہاتھ شل نہ ہو کیا خوب انتقام لیا تونے آفسوس ہزار افسوس کیا انقلاب ہی زمانہ کا کہ سر امام حسینؑ ایسے سید ابرار کا دربار یزید شرابخوار مین رکھا جائے اور وہ ملعون مرتکب ایسی بے ادبی کا ہو

سر حسینؑ کجا مجلس شراب کجا ہجوم عام کجا آل بو ترابؑ کجا

راوی کہتا ہی پس ابو برزۂ اسلمی کہ از جملۂ اصحاب رسولؐ اُس مجلس مین موجود تھے کہنے لگے اے یزید واے ہو تجھپر تو چھڑی کو دندان حسینؑ فرزند فاطمہؑ پر مارتا ہی حالانکہ مین نے مکرر دیکھا ہی کہ حضرت رسولؐ انکے اور انکے برادر کے لب و دندان کے بوسے لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم بہترین جوانان اہل بہشت ہو خدا قتل کرے تمھارے قاتلون کو اور خدا اُنپر لعنت کرے اور اُنکو عذاب الیم مین گرفتار کرے اور اُنکو درک اسفل جحیم مین جگہ دے پس یزید نے غضبناک ہوکر حکم دیا کہ اُنکو مجلس سے نکالدو آہ آہ مومنین اُسوقت جناب زینبؑ یزید کی طرف متوجہ ہوکر فرماتی تھین جسکا حاصل مضمون شاعر بزبان حال اس طرح ادا کرتا ہی

آن لب کہ بوسہ دادہ برا و بارہا رسولؐ سویش بچوب کردن اشارت کجا رواست
آن سر کہ در کنار نبیؐ داشتی وطن در طشت زر نہادہ بہ پیشت کجا رواست

آہ آہ مومنین اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرکے حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین السلام علی الثغر المقروع بالقضیب یعنی سلام خدا ہو اُس لب و دندان مبارک پر جسپر چوبدستی سے بے ادبی کیگئی

آہ از وقتی کہ در پیش یزید گشت حاضر عترت شاہ شہید
آن لعین مصروف عیش و بادہ بود راس اطہر زیر تخت افتادہ بود

	نالیتنا بالعود فی اسنانہ		ناظرا طورا الی نسوانہ

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس بست و دوم تفسیر آیۂ وقفوہم انہم مسئولون ہ و اشعار در مدح امیرالمومنینؑ وحال مجلس یزید پلید وطلب کردن شامی از یزید پلید فاطمہ صغریٰ بنت الحسینؑ را برای کنیزی وحال قتل شامی وحال مصائب زندان ونگہبانی پاسبانان رومی لعنہم اللہ تعالے

قَالَ اللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی فِیۡ کِتَابِہِ الۡمُبِیۡنِ وَہُوَ اَصۡدَقُ الصَّادِقِیۡنَ وَقِفُوۡہُمۡ اِنَّہُمۡ مَّسۡـُٔوۡلُوۡنَ وَفَسَّرَہُ الۡمُفَسِّرُوۡنَ بِاَنَّہُمۡ مَسۡـُٔوۡلُوۡنَ عَنۡ وِلَایَۃِ عَلِیِّ بۡنِ اَبِیۡ طَالِبٍؑ حق سبحانہ وتعالی قرآن مجید و فرقان حمید مین ارشاد فرماتا ہی کہ جب بروز قیامت تمام اہل عالم وارد کنارۂ جہنم ہونگے تو ہم اپنے فرشتون کو حکم دینگے کہ ان سب کو ٹھہرالو بدرستیکہ یہ سب سوال کیے جائینگے اور پوچھے جائینگے اور مفسرین عامہ وخاصہ نے علماے اہلسنت وجماعت اور علماے اہل تشیع سے اسکی تفسیر مین یون بیان کیا ہی کہ وہ سب سوال کیے جائینگے ولایت ومحبت علی بن ابی طالبؑ سے پس جو شخص کہ جناب امیرالمومنینؑ کو دوست رکھتا ہوگا وہ داخل بہشت ہوگا اور باسانی پل صراط سے گذر جائیگا اور حرارت آتش دوزخ اُسے کچھ صدمہ نہ پہونچا سکیگی اور جو شخص کہ جناب امیرالمومنینؑ کو دشمن رکھتا ہوگا وہ داخل جہنم ہوگا اور ہرگز ہرگز پل صراط سے گذر نہ سکیگا اور حرارت آتش دوزخ اُسے اسقدر صدمہ پہونچائیگی کہ وہ فریاد کریگا اور کوئی شخص اسکی فریاد کو نہ پہونچیگا اور وہ تمنا کریگا کہ کاش کوئی مجھے پھر دنیا کی طرف پھیر دیتے اور مین جناب امیرؑ کو دوست رکھتا یا کاش کہ مین جل کر خاکستر ہو جاتا کہ اس عذاب الیم سے نجات پاتا مگر کسی طرح اُسکے عذاب مین تخفیف نہ ہوگی اور ابدالآباد وہ دوزخ مین جلا کرے گا رباعی

اوصاف علیؑ بگفتگو ممکن نیست
گنجائش بحر در سبو ممکن نیست
من ذات علیؑ بواجبی سکے دانم
الا دانم کہ مثل او ممکن نیست

رباعی دیگر

در مرتبۂ علی نہ چون ست و نہ چند
در خانۂ حق زاد بذاتش سوگند
ہر لا ولدی کہ خانہ زادی دارد
شک نیست کہ باشدش بجای فرزند

اشعار مدحیہ

آن شہسوار لافتی آن تاجدار ہل اتی
منصوص نص انما یعنی علیؑ مرتضا
آن نائب ختم الرسل آن ہادی خیر السبل
مختار کار جز و کل حاجت روا مشکلکشا
اعلم علیؑ اقضی علیؑ اورع علیؑ اتقی علیؑ
اطیب علیؑ ازکی علی بعد از نبیؐ خیر الورا
شمس الضحی بدر الدجی نور الہدی کنز النہی
طود النہی کہف الوریٰ عضب الردی للاشقیا
میر عرب شاہ نجف او گوہر و کعبہ صدف
مہر امامت را شرف ماہ ولایت را ضیا
دست خدا یعسوب دین بازوی ختم المرسلینؐ
استاد جبرئیل امین شیر خدا نام خدا
فرزند او میر جنان او خود امیر مومنان
داماد شاہ مرسلان ہمخوابہ اش خیر النسا
بودہ معین ہر نبیؐ گاہی خفی گاہی جلی
در ما تاخر او علی در ما تقدم ایلیا
روح الامین دربان او جان پیمبر جان او
بابی ست از عرفان او فرمان لو کشف الغطا
بنگر شب ہجرت چسان نذر نبیؐ کردست جان
تفسیر من یشری بخوان تا زم برین بیع و شرا
باطل ز تیغش منتفی حق از لسانش منجلی
شہر علوم حق نبیؐ باشد علیؑ باب ہا
با منکران و مدبران پیچید چو آن غازی عنان
بر فرق ایشان آسمان گردید چو سنگ آسیا
گشتند خاسر منکرین ظاہر شدہ دین مبین
چون یافت ختم المرسلینؐ آن بازوی خیبر کشا

سبحان اللہ مومنین کیا فضائل و مناقب اور خصائل و مراتب ہین جناب امیر شاہ خیبر گیر اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کے مگر افسوس ہزار افسوس کہ انھین کے اہلبیت و عترت

اطہار پر اشقیاے کوفہ و شام نے کیا کیا ظلم و ستم کیے چنانچہ شیخ مفید و سید ابن طاؤس وغیرہ نے بروایات مختلفہ فاطمۂ صغری دختر امام حسینؑ سے روایت کی ہی کہ جب ہم کو مجلس یزید مین لیگئے پہلے وہ ملعون ہمارے حال پر رویا اُسوقت ایک شقی شامی جسکے بال سرخ تھے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا ای یزید اس دختر کو مجھے بخشدے تا کہ مین اپنی کنیزون مین داخل کرون اور میری طرف اشارہ کیا مین خوف سے کانپنے لگی اور اپنی پھوپھی جناب زینبؑ کے کپڑون مین لپٹ گئی پھوپھی نے مجھے دلاسا دیا اور تسکین دی اور اُس شامی سے کہا ای ملعون تو اور یزید کسی کو اختیار اس امر کا نہین ہی یزید نے کہا اگر مین چاہون حکم کر سکتا ہون میری پھوپھی نے کہا قسم ہی خدا کی تو حکم نہین دے سکتا مگر یہ کہ ہمارے دین سے نکل جائے اور اپنا کفر باطنی تو ظاہر کرے وہ ملعون اس کلام سے غضبناک ہوا اور کہا مجھسے ایسی درشتی کرتی ہو بلکہ (معاذ اللہ) تمھارے باپ اور بھائی دین سے خارج ہوگئے حضرت زینبؑ نے فرمایا دین خدا اور ہمارے پدر و برادر کے دین پر تیرے باپ دادا اور تو نے ہدایت پائی بشرطیکہ مسلمان ہوے ہون اُس ملعون نے کہا تم جھوٹ کہتی ہو حضرت زینبؑ نے فرمایا اب تو اپنی بادشاہی اور سلطنت پر مغرور ہوگیا ہی اور جو چاہتا ہی سو بکتا ہی اب مین تیرا جواب نہ دونگی دوسری مرتبہ پھر اُس شامی نے کہا ای یزید اس دختر کو مجھے بخشدے تا کہ مین اپنی کنیزون مین داخل کرون اُسوقت جناب ام کلثومؑ نے اُس شامی سے کہا ای بدبخت خدا تیری زبان کو قطع کرے اور آنکھونکو اندھا کرے اور تیرے ہاتھون کو خشک کرے اور تجھے جہنم واصل کرے خاموش رہ و منع ہو کہ اولاد انبیاؑ خدمتگار و اولاد زنا نہین ہوتی راوی کہتا ہی ابھی کلام حضرت ام کلثومؑ کا تمام نہ ہوا تھا کہ خدا نے اُنکی دعا قبول فرمائی اور وہ ملعون گونگا ہوگیا اور آنکھین اُس شقی کی اندھی ہوگئین اور ہاتھ خشک ہوگئے پس ام کلثومؑ نے فرمایا الحمد للہ خدا نے دنیا ہی مین تھوڑی عقوبت کا مزا تجھے چکھا دیا یہ اُسکی جزا ہی جو کوئی متعرض حرمت رسولؐ ہو سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ کہتے ہین کہ اُسوقت اُس شامی نے یزید سے پوچھا یہ کون لوگ ہین اُس ملعون نے کہا

یہ امام حسینؑ کی دختر فاطمہؑ ہی یہ زینبؑ دختر علیؑ ابن ابی طالبؑ ہی شامی نے کہا حسینؑ پسر علیؑ وفاطمہؑ یزید نے کہا ہان شامی نے کہا ای یزید تجھپر لعنت خدا ہو عترت پیغمبرؐ کو تو قتل کرکے اُنکی ذریت کو اسیر کرتا ہی قسم ہی خدا کی مجھے خیال تھا کہ یہ اسیران فرنگ ہین یزید نے کہا قسم ہی خدا کی تجھے بھی اُنھین سے ملحق کرتا ہون یہ کہکے حکم دیا کہ اُس شامی کو قتل کرین اسکے بعد اُس ملعون نے حکم دیا کہ اہلبیت رسولؐ کو زندان مین لیجاؤ اور سر مبارک جناب سید الشہداؑ کو دروازۂ قصر پر آویزان کرو ابن بابویہ علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ یزید ملعون نے حضرت امام زین العابدینؑ کو مع مخدرات مطہرات ایسے مکان مین قید کیا تھا جہان کچھ سایہ نہ تھا رات کو شبنم اور دن کو دھوپ مین بسر کرتے تھے یہانتک کہ چہرہ ہاے نورانی کے پوست جدا ہوگئے تھے اور امام جعفر صادقؑ فرماتے ہین کہ اہلبیتؑ کو ایسے خرابہ مین قید کیا تھا کہ بعض اہلبیتؑ کہتے تھے ہم کو اس مکان مین اسواسطے قید کیا ہی کہ یہ مکان ہمارے سر و نپر گر پڑے اور جو لوگ پاسبانی زندان کے لیے معین تھے وہ رومی تھے اسواسطے کہ مبادا زبان اہلبیتؑ سمجھکر کوئی اُنپر رحم کرے اور کسی طرح کی اُنکو راحت پہونچائے ؎

آن قصۂ کہ کس نتواند شنیدنش		یارب بر اہلبیتؑ چہ آمد ز دیدنش

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس بست وسوم حدیث فضیلت محبت حضرت حسنینؑ و روایت ابن شہر آشوب علیہ الرحمہ در ذکر سخاوت وہدایت سید الشہداؑ و حکایت قاصد فرنگی در دربار یزید و کیفیت کنیسہ حافر و قتل فرنگی و ذکر بعض مصائب اہلبیتؑ

فی المنتخب عن ابن عباسؓ ان النبی صلی اللہ علیہ والہ قال الحسن والحسین من احبہما کان معی فی الجنۃ ومن ابغضہما ففی النار کتاب منتخب مین ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے واسطے امام حسنؑ و امام حسینؑ کے کہ جو شخص دوست رکھے اُن دونوں کو

وہ میرے ہمراہ ہوگا جنت مین اور جو شخص دشمن رکھے اُن دونون کو پس وہ داخل آتش جہنم ہوگا اور ابن شہر آشوب علیہ الرحمہ نے روایت کی ہی کہ جناب امام حسینؑ نے فرمایا بہترین اعمال بعد فراغ نماز قلب مؤمن کو مسرور کرنا ہی اسطرح کہ متضمن کسی گناہ سے نہ ہو بدرستیکہ مین نے ایک روز دیکھا ایک غلام کتے کے ساتھ کھانا کھا رہا ہی مین نے سبب دریافت کیا اُسنے کہا یا ابن رسول اللہ مین مغموم ہون اور چاہتا ہون اسے خوش کرون شاید اسکی خوشی باعث میری خوشی کا ہوجائے اسلیے کہ میرا مالک یہودی ہی اور مین چاہتا ہون کہ اُسکے ہاتھ سے نجات پاؤن جب جناب امام حسینؑ نے اُس غلام سے یہ کلام سنا یہودی مذکور کے پاس تشریف لیگئے اور فرمایا دو سو دینار طلا مین تجھے دیتا ہون کہ تو اُس غلام کو میرے ہاتھ فروخت کر یہودی نے کہا مین اُس غلام کو آپ کے اُس ایک قدم پر فدا کرتا ہون جس سے آپ میرے گھر تشریف لائے ہین اور یہ باغ بھی اُسے دیتا ہون اور آپکا مال آپکو واپس دیتا ہون حضرتؑ نے فرمایا مال مین نے تجھے بخشدیا یہودی نے کہا مین نے قبول کیا اور غلام کو بخشدیا حضرتؑ نے فرمایا مین نے غلام کو آزاد کیا اور مال اُسے بخشا زن یہودی نے کہا مین مسلمان ہوئی اور اپنا مہر اپنے شوہر کو بخشا یہودی نے کہا مین بھی مسلمان ہوا اور یہ گھر اپنی زوجہ کو بخشا حضرات یہ حال سخاوت وہدایت و بعض مکارم اخلاق حضرت امام حسینؑ تو حالت حیات مین تھا بعد شہادت بھی ہزارہا کفار و مشرکین نے آپکی برکت سے ہدایت پائی ہی چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ نے امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہی کہ جب سر مبارک حضرت سید الشہداؑ یزید ملعون کے پاس لائے وہ شقی ملعون مجلس شراب مین رکھکر شراب زہر مار کرتا تھا ایک روز بادشاہ فرنگ کا قاصد اُسکی مجلس مین حاضر ہوا اور وہ قاصد اپنی قوم کا بزرگ و شریف تھا اُسنے کہا ای بادشاہ عرب یہ سر کسکا ہی یزید نے کہا تجھے اس سر سے کیا سروکار ہی اُسنے کہا جب مین اپنے بادشاہ کے پاس جاؤنگا وہ اس شہر کا رسم و طریقہ مجھسے دریافت کریگا اسوجہ سے مین چاہتا ہون کہ اس

بیان بعض مکارم اخلاق حضرت امام حسین علیہ السلام مثل سخاوت وہدایت وغیرہ

سر کے جدا ہونے سے مطلع ہوں اور اُس سے جاکر بیان کروں تو وہ بھی ہماری فرحت و سرور میں یک
ہو یزید نے کہا یہ سر حسینؑ بن علیؑ کا ہی فرنگی نے کہا اُنکی ماں کا نام کیا ہی یزید نے کہا اُنکی ماں کا
نام فاطمہؑ دختر رسول خدا ہی فرنگی نے کہا تجھپر اور تیرے دین پر واے ہو ہمارا دین تیرے
دین سے بہت اچھا ہی واضح ہو کہ میرا باپ فرزندان حضرت داؤدؑ کی نسل سے ہی اور بہت زمانہ
گذر چکا ہی مگر فرنگی ہماری تعظیم کرتے ہین ہمارے پاؤن کے نیچے کی خاک تبرک سمجھکر اُٹھا
لیجاتے ہین تم نے اپنے پیغمبرؐ کے فرزند کو قتل کر ڈالتے ہو درآنحالیکہ اُس مین اور تمھارے
پیغمبرؐ مین ایک پشت بھی نہین گذری ہی تمھارا دین بہت بُرا دین ہی کیا تم نے حکایت کلیسا
حافر کی سنی ہی یزید نے کہا بیان کرو فرنگی نے کہا درمیان ملک چین و عمان ایک دریا ایسا ہی
جسکی مسافت ایک سال کی ہی اور اُس مین آبادی نہین ہی بغیر ایک شہر کے جو کہ درمیان
آب واقع ہی اور طول اُس شہر کا اسّی فرسخ فرنگستر ہی اور تمام روے زمین پر کوئی شہر اُس سے
زیادہ بڑا نہین ہی کافور و یاقوت و عنبر وہان سے لاتے ہین اُس شہر کے درخت عود کے
ہین اور وہ شہر فرنگیون کے قبضہ مین ہی اور اُس شہر مین بہت گرجا گھر ہین اور سب سے
بڑا گرجا کنیسہ حافر ہی اُسکی محراب مین حقۂ طلائی آویزان ہی اور اُس حقہ مین ایک سُم ہی
جسے لوگ کہتے ہین وہ سم خر حضرت عیسیٰؑ کا ہی جسپر وہ سوار ہوا کرتے تھے اُس حقہ کے دور
کو طلا اور دیبا سے مزین کیا ہی اور ہر سال گروہا گروہ فرنگی اطراف عالم سے اُس گرجا کی
زیارت کو آتے ہین اور اُس حقہ کا طواف کرکے اُسے چومتے ہین اور آنکھون سے لگاکے
اپنے اپنے حاجات قاضی الحاجات سے طلب کرتے ہین وہ لوگ حضرت عیسیٰؑ کے گدھے کے
سُم کی جسپر گمان ہی کہ یہ سُم حضرت عیسیٰؑ کے گدھے کا ہی اسقدر عزت اور رعایت کرتے ہین
اور تم لوگ اپنے پیغمبرؐ کی دختر کے فرزند کو قتل کرتے ہو خدا تم مین اور تمھارے دین مین
برکت نہ دے جب یزید ملعون نے یہ سنا حکم کیا کہ اسکو مار ڈالو کہ اپنے شہر مین جاکر یہ مجھے
بدنام نہ کرے جب اُس فرنگی نے یہ سنا کہا میرا قتل تجھے منظور ہی یزید نے کہا ہان اُس

فرنگی نے کہا کل کی رات تمھارے پیغمبرؐ کو مین نے خواب مین دیکھا اُنھون نے کہا ای فرنگی تو بہشتی ہی
مین اُس کلام آنحضرتؐ سے متعجب تھا اب مین شہادت بوحدانیت الٰہی و رسالت حضرت رسالت پناہیؐ
دیتا ہون یہ کہا اور دوڑکر سر مبارک حضرت سید الشہداؑ اپنے سینہ سے لگایا اور پیار کرکے روتا جاتا
تھا تا آنکہ قتل ہوا افسوس ہزار افسوس مومنین غیر مذہب کے لوگ تو یہ پاسداری کرین کہ اپنی جان
تک نثار کرین اور اشقیاے امت کلمہ گو اپنے نبیؐ کے نواسے کی جان کے مال کے عزت کے دشمن ہون
مردونکو تو قتل کرین اور عورتونکو اسطرح لوٹین کہ منھ چھپانے کو چادر تک باقی نہ رہے ترک و روم
کی لونڈیون کی طرح قید کرکے کوچون مین بازارون مین پھراکر دربار عام مین لیجائین اور ایسے
خرابۂ کہنہ مین قید کرین کہ جہان دن کی دھوپ اور رات کی اوس مین مدتہاے دراز تک و مظلوم
بسر کرین یہانتک کہ پوست چہرہ ہاے نورانیہ کے جدا ہو جائین ؎

آن قصۂ کہ کس نتواند شنیدنش	۔	یارب بر اہلبیتؑ چہ آمد ز دیدنش	

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

ف ذکر بعض مصائب اہلبیتؑ

مجلس بست و چہارم فضائل جناب امیرؑ و حکایت دعبل خزاعی و بیرون آمدن ہند زوجۂ یزید بی پردہ در دربار عام و فقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ

ف بیان فضائل امیر المومنینؑ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَیُّھَا النَّاسُ لَنْ یَّقْبَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِعَبْدٍ فَرْضًا اِلَّا بِحُبِّ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ جناب
رسول خدا نے فرمایا ایہا الناس کسی بندہ کی عبادت واجب خداے عزوجل قبول نہین کرتا ہی مگر محبت
علی ابن ابی طالبؑ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ لِاَخِیْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَضَائِلَ لَا
یُحْصِیْھَا عَدَدًا غَیْرُہٗ اور فرمایا جناب رسول خدا نے کہ تحقیق حق تعالی نے میرے بھائی علیؑ بن
ابیطالبؑ کو اسقدر فضائل عطا فرمائے ہین کہ کوئی بشر احاطہ اُن فضائل کا نہین کرسکتا ہی سوا
اوند جلیل کے وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَوْ کَانَ الرِّیَاضُ اَقْلَامًا وَالْبُحُوْرُ مِدَادًا وَالْجِنُّ حُسَّابًا وَ
الْاِنْسُ کُتَّابًا مَا اَحْصَوْا فَضَائِلَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ سب خاصہ اور عامہ نے اس حدیث کو نقل

گیا ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے اگر تمام اشجار بجائے قلم ہون اور تمام دریا بمنزلہ سیاہی ہون
اور تمام جن حساب کرین اور تمام انسان لکھین ہرگز فضائل علی بن ابی طالبؑ کا احاطہ نہین کر سکتے
ہین وَفِی تَارِیْخِ الْبَغْدَادِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَ النَّبِیُّ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَا عَلِیُّ لَا یَکُوْنُ لِمُحِبِّیْکَ حَسْرَۃٌ
عِنْدَ مَوْتِہٖ وَلَا وَحْشَۃٌ عِنْدَ قَبْرِہٖ وَلَا فَزَعٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تاریخ بغداد مین عائشہ سے منقول
ہے کہ ایک دن جناب رسولخدا نے علی بن ابی طالبؑ سے فرمایا کہ یا علیؑ بشارت ہو تمھین کہ تمھارے
شیعونکو بوقت مرگ حسرت نہ ہوگی اور نہ قبر مین اُنھین وحشت ہوگی اور وہ بروز قیامت
بیخوف داخل بہشت ہونگے وَفِی الصِّرَاطِ السَّوِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ شِیْعَتَنَا
یَخْرُجُوْنَ مِنْ قُبُوْرِھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی مَا مَعَھُمْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْعُیُوْبِ وَوُجُوْھُھُمْ کَالْقَمَرِ
لَیْلَۃَ الْبَدْرِ اور صاحب صراط سوی کہ علماے معتبرین اہل سنت سے ہین اُنھون نے نقل کیا ہے کہ
فرمایا جناب امیرؑ نے کہ تحقیق شیعہ ہمارے بروز قیامت نکلین گے اپنی قبرون سے ساتھ گناہون
اور عیبون کے لیکن بسبب ہماری محبت و دوستی کے مُنھ اُنکے روشن ہو نگے مانند ماہ شب
چار دہ کے اور بسند معتبر دعبل خزاعی مداح امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ کہا جب
مین نے اپنا قصیدہ تائیہ بخدمت حضرت امام رضاؑ پڑھا اور اُسکے صلہ مین انعام و اکرام عظیم
پاکر روانہ ہوا ایک شہر مین پہونچا وہان ایک رات بیٹھا اپنے مکان مین قصیدہ مدح اہلبیت
علیہم السلام مین نظم کر رہا تھا ناگاہ کسی نے درق الباب کیا مین نے کہا کون ہے اُسنے جواب دیا
تمھارے بھائیون مین سے ہون جب مین نے دروازہ کھولا ایک شخص اندر آیا مین نے اُسے
نہ پہچانا اور اُسکے دیکھنے سے خوف عظیم مجھپر طاری ہوا جب وہ شخص داخل ہوا اور بیٹھا کہا
واضح ہو کہ مین تمھارا ایک بھائی قوم جن سے ہون اور تمھاری شب ولادت مین بھی پیدا
ہوا ہون چاہتا ہون ایک ایسی حدیث تم سے بیان کرون کہ موجب سرور و مزید بصیرت تمھاری
ہو اے دعبل واضح ہو کہ مین دشمنان جناب علی بن ابی طالبؑ سے تھا ایک شب مع گروہ سرکشان
جن لوگون کو گمراہ کرنے باہر نکلا پس ایک جماعت پر ہمارا گذر ہوا کہ وہ لوگ رات کو متوجہ زیارت

حضرت

حضرت امام حسینؑ تھے جب ہم نے چاہا اُنکو گزند و ضرر پہونچائین دیکھا کہ بہت سے فرشتے آسمان
سے زمین تک اُن لوگونکو احاطہ کیے ہوے ہین اور ہم کو اُنکے نزدیک نہین آنے دیتے
وہ فرشتے زمین کے جانورون کی مضرات اُن سے دفع کرتے ہین پس مجھپر عظمت و بزرگواری
اہلبیت رسالتؐ ثابت ہوئی اور مین نے توبہ کی اور اُن زائرون کے ہمراہ متوجہ زیارت حضرت
امام حسینؑ ہوا اور اُنھین کے ہمراہ حج کو بھی گیا اور زیارت قبر اقدس حضرت رسولخداؐ سے
مشرف ہوا پس وہان ایک مرد نورانی سے ملاقات ہوئی کہ گروہ بیشمار اُنکے گرد جمع تھے اور
مسائل دین اُن سے دریافت کرتے تھے مین نے پوچھا یہ کون بزرگوار ہین لوگون نے کہا یہ
فرزند رسولخداؐ حضرت امام جعفر صادقؑ ہین مین نے اُنکے قریب جاکر سلام کیا میرے
سلام کا اُنھون نے جواب دیا اور فرمایا خوش آمدی اے عراقی وہ دن تجھے یاد ہے کہ جس رات کو
کربلا کے قریب تو ہمارے دوستون کا متعرض ہوا تھا اُسوقت جب اُنکی کرامت و بزرگواری
تجھپر ظاہر ہوئی تو نے توبہ کی اور خدا نے تیرا گناہ بخشدیا مین نے کہا اُس خدا کی مین حمد کرتا ہون
جسنے آپکی معرفت سے مجھے سرفراز کیا اور آپ کے نور ہدایت سے میرا دل روشن کر دیا پس
یا حضرت آپ کوئی حدیث مجھسے بیان فرمائیے کہ اُس سے مشرف ہو کے اپنے ہمجنسون مین
واپس جاؤن حضرت نے فرمایا میرے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقرؑ نے اپنے پدر بزرگوار
حضرت امام زین العابدینؑ سے اور اُنھون نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام حسینؑ سے اُنھون نے
اپنے پدر عالیمقدار حضرت علی بن ابیطالبؑ سے اُنھون نے جناب رسالتمآبؐ سے سُنا کہ آنحضرت
فرماتے تھے یا علیؑ بہشت اور پیغمبرون پر حرام ہے جب تک مین داخل بہشت نہون اور اوصیاے
پیغمبران گذشتہ پر بہشت حرام ہے جب تک یا علیؑ تم داخل بہشت نہ ہو اور اُمتہاے پیغمبران
گذشتہ پر بہشت حرام ہے جب تک میری امت داخل بہشت نہ ہو اور میری امت پر بہشت حرام
ہے جب تک یا علیؑ وہ تمھاری ولایت و امامت کا اقرار اور اعتقاد نہ کرین یا علیؑ مین اُس
خدا کی قسم کھاتا ہون جسنے مجھے براستی بھیجا ہے کہ داخل بہشت کوئی نہ ہوسکیگا جبتک تو سے

کسی طرح کا وسیلہ یا سبب ونسبت درست نہ کریگا پس اُس جن نے کہا ای دعبل اس حدیث کو لکھ لو کہ ایسی حدیث ہرگز مجھ ایسے کسی شخص سے تم نہ سنوگے یہ کہکے وہ غائب ہوگیا بعد اسکے پھر مین نے اُسے نہ دیکھا ؎

بذرہ گر نظرِ مہر بوترابؑ کند — برآسمان رود وکار آفتاب کند
علیؑ امام من ست ومنم غلام علیؑ — ہزار جان گرامی فدای نام علیؑ

کیون حضرات سنے آپ نے فضائل ومناقب اور خصائل ومراتب حضرت امیر المومنین علیؑ بن ابیطالبؑ کے مگر افسوس ہزار افسوس کہ اشقیاے امت جفا کار نے اُنھین کی ذریت وعترت اطہار پر کیا کیا ظلم وستم کیے سر مبارک حضرت سید الشہداؑ کو نیزۂ طویل پر بلند کیا اور زیور واسباب اہلحرم کا لوٹ لیا اور خیمون مین آگ لگادی کربلا سے کوفہ تک اور کوفہ سے شام تک اہلبیتؑ اطہار کو شتران برہنہ پر سوار کرکے شہر بشہر ودیار بدیار پھرایا اور اسی ذلت وخواری سے حضرت سید سجادؑ کو مع تمام اہلحرم کے دربار یزید پلید مین لیگئے چنانچہ ابو مخنف وغیرہ نے روایت کی ہی کہ حکم یزید پلید سے سر مبارک سید الشہداؑ کا اُسکے دروازۂ قصر پر آویزان کیا گیا اور اہلبیت آنحضرتؐ کو اپنے محل مین بھجوا دیا جب مخدرات اہلبیت عصمت وطہارت اُس ملعون کے گھر مین داخل ہوے عورات آل ابوسفیان نے اپنے زیور اُتار ڈالے اور لباس ماتم پہنکر آواز نوحہ وبکا بلند کی اور تین روز برابر ماتم رہا راوی کہتا ہی کہ اُسوقت ہند دختر عبداللہ بن عامر کہ اُس زمانے مین یزید کی زوجہ تھی اور پیشتر جناب امام حسینؑ کی خدمت مین تھی اُسنے پردہ کا مطلق خیال نہ کیا اور گھر سے سر وپا برہنہ نکل کر مجلس یزید مین جسوقت کہ مجمع عام تھا آکر کہا ای یزید مین نے سنا ہی کہ تو نے سر مبارک امام حسینؑ پسر فاطمۂ زہراؑ کا میرے گھر کے دروازہ پر آویزان کیا ہی یہ سنتے ہی یزید نے دوڑکر کپڑا اُسکے سر پر ڈالدیا اور سمجھانے کے لیے کہا کہ گھر مین چلی جا اور فرزند رسولؐ خدا اور بزرگ قریش پر نوحہ وزاری کر کہ ابن زیاد نے اُنکے بارے مین جلدی کی مین اُنکے قتل پر راضی نہ تھا افسوس ہزار افسوس

مومنین یزید کو اپنی زوجہ کا تو اسقدر پاس ہوا کہ اُسے ایک کپڑا اُڑھا کر اور سمجھا بجھا کر مکان مین پہونچا دیا مگر کیا انقلاب زمانہ ہی کہ عترت رسولؐ اور ذریت علیؑ وبتولؑ کو شتران برہنہ پر سوار کرکے مثل کنیزون کے شہر بشہر اور دیار بدیار پھرایا اور مجمع عام مین نامحرمون کے سامنے اُنھین دربار مین طلب کیا جیسا کہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین ارشاد فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الرُّؤُسِ الْمُشَالَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی النِّسْوَةِ الْبَارِزَاتِ سلام خدا ہو اُن سرون پر جو نیزون پر بلند کیے گئے سلام خدا ہو اُن مخدرات عصمت وطہارت پر جو بے پردہ کی گئین اور خیمون سے بظلم وستم نکالی گئین اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ نُکِثَتْ ذِمَّتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ ھُتِکَتْ حُرْمَتُہٗ سلام خدا ہو اُن جناب پر جنکا عہد توڑا گیا سلام خدا ہو اُن جناب پر جنکی ہتک حرمت کی گئی اور اسی زیارت مین حجت خدا دوسرے مقام پر حضرت سید الشہداؑ کی طرف مخاطب ہوکر فرماتے ہین وَسُبِیَ اَھْلُکَ کَالْعَبِیْدِ وَصُفِّدُوْا فِی الْحَدِیْدِ فَوْقَ اَقْتَابِ الْمَطِیَّاتِ تَلْفَحُ وُجُوْھَھُمْ حَرُّ الْھَاجِرَاتِ یُسَاقُوْنَ فِی الْبَرَارِیْ وَالْفَلَوَاتِ اور ای جد بزرگوار آپکے اہلحرم مثل کنیزون کے قید ہوگئے اور لوہے کی زنجیرون مین جکڑ دیے گئے اور پشت پر ناقونکی سوار کیے گئے کہ تمازت دوپہر کی دھوپ کی اُنکے چہرون کو جلائے دیتی تھی اور صحراؤن مین اور جنگلون مین بظلم وستم پھرائے جاتے تھے اَیْدِیْھِمْ مَغْلُوْلَۃٌ اِلَی الْاَعْنَاقِ یُطَافُ بِھِمْ فِی الْاَسْوَاقِ اسطرح کہ ہاتھ اُنکے اُنکی گردنون مین بندھے تھے اور وہ بیچارے بازارون مین پھرائے جاتے تھے ؎

شامیان بستند باز وزینبؑ وکلثومؑ را — ای فلک آن ابتدا این انتہای اہلبیتؑ

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس بست وپنجم کلام کردن حضرت فضہ کنیز جناب فاطمۂ زہراؑ از قرآن مجید تا بست سال وربط مصائب اہلبیتؑ وحال خراب

دیدن دختر حضرت سید الشہدا پدر بزرگوار خود را در زندان شام و وفات آن معصومۂ عالیمقام

نَقَلَ الْعَلَّامَةُ الْمَجْلِسِيُّ فِي بِحَارِ الْاَنْوَارِ اَنَّهُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ الْقُشَيْرِيُّ فِي كِتَابِهِ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنْقَطَعْتُ فِي الْبَادِيَةِ عَنِ الْقَافِلَةِ فَوَجَدْتُ اِمْرَأَةً فَقُلْتُ لَهَا مَنْ اَنْتِ فَقَالَتْ وَقُلْ سَلَامٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کتاب بحار الانوار مین نقل فرماتے ہین کہ ابو القاسم قشیری جو کہ علماے اہلسنت وجماعت سے ہین اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ کہا بعض ثقاۃ نے کہ جدا ہوا مین ایک جنگل مین قافلہ سے پس پایا مین نے ایک عورت کو پس مین نے اُس سے کہا کہ تو کون ہی پس کہا اُس عورت نے وَقُلْ سَلَامٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ یعنے اور کہہ تو سلام پس قریب ہی کہ جانوگے تم مطلب اس آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ اول ابتدا بسلام کرنا چاہیے فَسَلَّمْتُ عَلَيْهَا پس سلام کیا مین نے اُس عورت پر فَقُلْتُ مَا تَصْنَعِيْنَ هٰهُنَا قَالَتْ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ پس کہا مین نے آپ یہان کیا کرتی ہین کہا اُس عورت نے کہ جس شخص کو خدا ہدایت کرتا ہی پس اُس کا کوئی گمراہ کرنیوالا نہین ہی فَقُلْتُ اَمِنَ الْجِنِّ اَنْتِ اَمْ مِنَ الْاِنْسِ قَالَتْ يَا بَنِيْ آدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ پس کہا مین نے کہ آپ قوم جن مین سے ہین یا انس سے کہا اُس عورت نے کہ ای بنی آدم لو تم اپنی زینت کو مطلب اس آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ مین اولاد آدمؑ سے ہون فَقُلْتُ مِنْ اَيْنَ اَقْبَلْتِ قَالَتْ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ پس کہا مین نے آپ کہان سے تشریف لائی ہین کہا کہ پکارے جاتے ہین وہ لوگ مکان بعید سے مطلب اس آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ مین راہ دور سے آتی ہون فَقُلْتُ اَيْنَ تَقْصُدِيْنَ قَالَتْ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ پس کہا مین نے آپ کہان کا قصد رکھتی ہین کہا کہ اور واسطے خدا کے ہی اوپر آدمیون کے حج کرنا خانۂ کعبہ کا مطلب اس آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ مین حج بیت اللہ کو جاتی ہون فَقُلْتُ مَتٰى اِنْقَطَعْتِ

قَالَتْ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ پس کہا مین نے کہ آپ کو قافلہ سے جدا ہوے کو کتنے دن ہوے کہا اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے آسمانون اور زمین کو چھ روز مین مطلب اس آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ مجھے چھ دن گذرے ہین فَقُلْتُ اَتَشْتَهِيْنَ طَعَامًا فَقَالَتْ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُوْنَ الطَّعَامَ فَاَطْعَمْتُهَا پس کہا مین نے کہ آیا آپکو خواہش طعام ہی پس کہا اور نہین گردانا ہم نے اُنکو ایسا جسد کہ نہین کھاتے ہین وہ کھانے کو مطلب اس آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ خواہش طعام ہی راوی کہتا ہی پس مین نے اُنکو کھانا کھلایا ثُمَّ قُلْتُ هَرْوِلِيْ وَتَعَجَّلِيْ قَالَتْ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا پھر کہا مین نے کہ جلدی چلو اور تعجیل کرو کہا کہ نہین تکلیف دیتا ہی اللہ کسی نفس کو مگر بقدر وسعت اُسکی مطلب اس آیت سے یہ تھا کہ مین بسبب کبر سن کے شتاب روی کی طاقت نہین رکھتی ہون فَقُلْتُ اُرْدِفُكِ فَقَالَتْ لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا پس کہا مین نے کہ مین آپکو اپنے راحلہ کی پشت پر اپنے ہمراہ سوار کر لون پس کہا اگر ہوتے زمین و آسمان مین بہت سے خدا سوا خدا کے تو البتہ فاسد ہو جاتے زمین و آسمان مطلب اس آیت سے یہ تھا کہ مین نامحرم مرد کے ہمراہ ایک مرکب پر کیونکر سوار ہو سکتی ہون فَنَزَلْتُ فَاَرْكَبْتُهَا فَقَالَتْ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا پس مین اپنے راحلہ سے اُتر آیا اور اُس عورت کو سوار کیا پس کہا تسبیح کرتی ہون مین تسبیح کرنا ایسے خدا کی کہ جسنے میرے لیے اس راحلہ کو مسخر کیا مطلب اس آیت سے اظہار حمد و شکر خداوند عالم تھا فَلَمَّا اَدْرَكْنَا الْقَافِلَةَ قُلْتُ اَلَكِ اَحَدٌ فِيْهَا قَالَتْ يَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ يَا مُوْسٰى اِنِّيْ اَنَا اللّٰهُ پس جب ہم قافلہ تک پہونچ گئے تو مین نے کہا کہ آیا کوئی آپکا عزیز یا دوست اس قافلہ مین ہی کہا ای داؤد تحقیق کہ ہم نے گردانا تجھکو خلیفہ زمین مین اور نہین ہین محمدؐ مگر رسول ای یحییٰ لے تو کتاب کو ای موسیٰ تحقیق کہ مین خدا ہون مطلب ان آیات سے اُس عورت کا یہ تھا کہ ان چار نامون کے شخص میرے عزیز اس قافلہ مین موجود ہین فَصِحْتُ بِهٰذِهِ الْاَسْمَاءِ فَاِذَا

اَنَا بِاَرْبَعَةِ شَبَابٍ مُتَوَجِّهِيْنَ نَحْوَهَا فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ مِنْكِ قَالَتْ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا پس ان چارون نامون کو لیکر مین نے پکارا پس ناگاہ مین نے دیکھا کہ چار جوان
اُس عورت کی طرف متوجہ ہوے ہین پس مین نے کہا کہ یہ سب جوان آپ کے کون ہین کہا کہ
مال ور اولاد زینت ہی زندگانی دنیا کی مطلب اس آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ یہ چارون
جوان میرے فرزند ہین فَلَمَّا اَتَوْهَا قَالَتْ يَا اَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ
الْاَمِيْنُ پس جب وہ چارون جوان اُس عورت کے پاس آئے تو کہا اے بابا میرے اجیر قرار دو انکو
تحقیق کہ بہترین اجیر وہ ہی کہ جو قوی و امین ہو مطلب اس آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ اس
شخص کو جسنے میری رہنمائی کی ہی اور اپنے مرکب پر سوار کرکے لایا ہی کچھ اجرت دینا چاہیے
فَكَافُوْنِيْ بِاَشْيَاءَ فَقَالَتْ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ پس معاوضہ دیا اُن سب نے مجھکو ساتھ
چند اشیاء کے پس کہا اُس عورت نے اور خدا دوچند کرتا ہی جسکے لیے چاہتا ہی مطلب اس
آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ اسکی دوچند مکافات کرنی چاہیے فَزَادُوْا عَلَيَّ فَسَاَلْتُهُمْ
عَنْهَا فَقَالُوْا هٰذِهٖ اُمُّنَا فِضَّةُ جَارِيَةُ الزَّهْرَاءِ مَا تَكَلَّمَتْ مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً اِلَّا بِالْقُرْاٰنِ
پس انھون نے میری عطا کو زیادہ کیا پس مین نے اُن سے سوال کیا کہ یہ معظمہ کون ہین پس
اُن سب نے کہا کہ یہ مادر گرامی ہماری جناب فضہؑ لونڈی ہین حضرت فاطمہ زہراؑ کی نہین کلام
کیا انھون نے بیسؔ برس سے مگر ساتھ قرآن مجید کے کیون مومنین سنا آپ نے حال بعض
کنیزان جناب سیدہؑ فاطمہ زہراؑ کا کہ جنکا یہ مرتبہ تھا کہ بجز کلام خدا اور کوئی بات نہ کرتی تھین
اور اگر کوئی اُن سے کلام کرتا تھا تو آیات قرآنی کی تلاوت فرما کر لوگونکو جواب دیتی تھین
خدا لعنت کرے اشقیاے کوفہ و شام پر جنھون نے بعد قتل حضرت سید الشہداؑ انھین
جناب سیدہؑ کی عترت طیبہ اور ذریت طاہرہ پر کیا کیا ظلم و ستم کیے کربلا سے تا کوفہ اور کوفہ
سے تا شام شتران بے کجاوہ و عماری پر سوار کرکے دیار بدیار بے مقنع و چادر دربار
یزید شرابخوار مین لائے اور مدتون قیدخانہ شام مین جسمین دن کی دھوپ اور

رات کی اوس سے اُن اسیرون کو سخت اذیت پہونچتی تھی اسیر رکھا اور اُس خرابہ مین بھی کیا کیا
مصائب و شدائد اہلبیت طاہرینؑ پر گذر گئے رُوِيَ اَنَّهٗ لَمَّا قَدِمَ اٰلُ اللّٰهِ وَاٰلُ رَسُوْلِهٖ عَلٰى
يَزِيْدَ فِي الشَّامِ اَفْرَدَ لَهُمْ دَارًا وَكَانُوْا مَشْغُوْلِيْنَ بِاِقَامَةِ الْعَزَاءِ چنانچہ کتاب منتخب مین
منقول ہی کہ جب عترت طیبہ حضرت رسول و ذریت طاہرہ حضرت علیؑ و بتولؑ شام مین وارد
مجلس یزید پلید ہوئی اور اُس ملعون نے انھین قیدخانہ مین بھیجا اور وہان جاکر وہ بیکس و
ناچار مشغول اقامت عزاے امام ابرار ہوے وَاَنَّهٗ كَانَ لِمَوْلَانَا الْحُسَيْنِ بِنْتٌ عُمْرُهَا
ثَلَاثُ سَنَوَاتٍ وَمِنْ يَوْمٍ اسْتُشْهِدَ الْحُسَيْنُ مَا بَقِيَتْ تَرَاهُ فَعَظُمَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا وَ
اشْتَدَّ حُزْنُهَا وَاسْتَوْحَشَتْ لَهٗ وَكَانَتْ كُلَّمَا طَلَبَتْ اَبَاهَا يَقُوْلُوْنَ لَهَا غَدًا يَاْتِيْ وَمَعَهٗ مَا
تَطْلُبِيْنَ اور اسی قیدخانہ مین ایک شاہزادی کم سن دختر امام حسینؑ بھی مقید تھی کہ جسکی عمر
تینؔ سال کی تھی اور جس روز سے کہ حضرت امام حسینؑ شہید ہوے تھے اُس روز سے وہ بیکس
دیدار پدر بزرگوار کو ترستی تھی پس یہ امر اُس سوگوار پر بہت گران ہوا اور اپنے پدر بزرگوار کے
لیے نہایت متوحش رہا کرتی تھی اور جب وہ غم دیدہ اپنے پدر عالیمقدار کو طلب کرتی تھی تو اہلبیت
اُس معصومہ سے بہلانے کے لیئے کہتے تھے کہ تمھارے بابا کل آئین گے اور جو چیز تم طلب
کرتی ہو اپنے ہمراہ لائینگے اِلٰی اَنْ كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِّنَ اللَّيَالِيْ رَاَتْ اَبَاهَا فِيْ دِمَشْقَ
بِنَوْمِهَا فَلَمَّا انْتَبَهَتْ صَاحَتْ وَبَكَتْ وَانْزَعَجَتْ فَهَجَعُوْهَا وَقَالُوْا مَا هٰذَا الْبُكَاءُ وَالْعَوِيْلُ
فَقَالَتْ اِئْتُوْنِيْ بِوَالِدِيْ وَقُرَّةِ عَيْنِيْ وَمُهْجَةِ فُؤَادِيْ وَكُلَّمَا هَجَعُوْهَا اِزْدَادَتْ حُزْنًا وَ
بُكَاءً بیان کرتے ہین کہ ایک رات اُس شاہزادی نے دمشق مین اپنے پدر عالیمقدار کو خواب مین
دیکھا پس جب خواب سے بیدار ہوئی آواز گریہ و بکا بلند کی اور نہایت مضطرب ہوئی پس
سب اہلبیتؑ نے مل کر اُسے تسکین دی اور کہا کہ اسقدر نوحہ و زاری کیون کرتی ہو پس اُس
معصومہؑ نے کہا کہ میرے بابا کو بلا دو اور جسقدر اہلبیت اُس بچی کو تسکین دیتے تھے اُسی قدر
اُسکے رنج و غم اور گریہ و زاری مین زیادتی ہوتی جاتی تھی فَعَظُمَ ذٰلِكَ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ

خواب دیدن دختر حضرت سید الشہدا پدر بزرگوار خود را در زندان شام و وفات آن معصومہ

فَضَجُّوْا بِالْبُکَاءِ وَالْعَوِیْلِ وَجَدَّدُوْا الْاَحْزَانَ وَلَطَمُوْا الْخُدُوْدَ وَحَثَوُا التُّرَابَ عَلٰی رُؤُسِہِمْ وَنَشَرُوا الشُّعُوْرَ وَقَامُوا الصِّیَاحُ پس یہ امر اہلبیتؑ پر نہایت گران ہوا پس سب نے آواز نوحہ وبکا بلند کی اور اُنکا غم والم تازہ ہوگیا اور رخسار و بیزطما نچے مارے اور اپنے سر و ں پر خاک اُڑائی اور بال سر کے کھولدیے اور آواز گریہ وبکا بہت بلند ہوگئی فَسَمِعَ یَزِیْدُ لَعَنَہُ اللّٰہُ ضَجِیْجَہُمْ وَبُکَاءَہُمْ فَقَالَ مَا الْخَبَرُ قَالُوْا اِنَّ بِنْتَ الْحُسَیْنِ الصَّغِیْرَۃَ رَأَتْ اَبَاہَا بِنَوْمِہَا فَانْتَبَہَتْ وَہِیَ تَطْلُبُہُ وَتَبْکِیْ وَتَصِیْحُ پس یزید ملعون نے اُنکی آواز نوحہ و بکا کو سنا اور کہا کہ کیا واقعہ ہی لوگون نے کہا کہ امام حسینؑ کی ایک چھوٹی صاحبزادی نے اپنے پدر بزرگوار کو خواب مین دیکھا ہی اور خواب سے چونک اُٹھی ہی اور وہ حضرت کو طلب کر رہی ہی اور روتی ہی اور آواز نوحہ وبکا بلند کرتی ہی فَلَمَّا سَمِعَ یَزِیْدُ لَعَنَہُ اللّٰہُ ذٰلِکَ قَالَ ارْفَعُوْا رَاْسَ اَبِیْہَا وَحُطُّوْہُ بَیْنَ یَدَیْہَا لِتَنْظُرَ اِلَیْہِ وَتَتَسَلّٰی بِہٖ پس جب یزید ملعون نے یہ واقعہ سنا تو کہا کہ سر اُسکے پدر عالیمقدار کا اُٹھا کر لیجاؤ اور اُسکے سامنے جاکر رکھدو تاکہ اُسکی طرف نظر کرے اور اُسکے سبب سے اُسے تسلی ہو فَجَاءُوْا بِالرَّاْسِ الشَّرِیْفِ اِلَیْہَا مُغَطًّی بِمِنْدِیْلٍ دِیْبَقِیٍّ فَوُضِعَ بَیْنَ یَدَیْہَا وَکُشِفَ الْغِطَاءُ عَنْہُ پس وہ اشرار نابکار سر مبارک حضرت سید ابرار ایک رومال دیبا اُڑھا کر اُس صاحبزادی کے پاس لائے اور سامنے رکھدیا اور پوشش کو اُس سے دور کردیا فَقَالَتْ مَا ہٰذَا الرَّاْسُ فَقَالُوْا لَہَا رَاْسُ اَبِیْکِ فَرَفَعَتْہُ مِنَ الطَّشْتِ حَاضِنَۃً لَہٗ وَہِیَ تَقُوْلُ پس اُس یتیمہ نے کہا کہ یہ سر کسکا ہی اُن اشقیا نے کہا کہ یہ سر تیرے بابا کا ہی پس اُس یتیمہ نے اُس سر اقدس کو طشت سے اُٹھا کر اپنی گود مین لے لیا اور یہ جگر خراش بین کرنا شروع کیے یَا اَبَاہُ مَنْ ذَا الَّذِیْ خَضَبَکَ بِدِمَائِکَ ہاے ای بابا کس شخص نے آپکو آپکے خون سے مخضب کیا یَا اَبَتَاہُ مَنْ ذَا الَّذِیْ قَطَعَ وَرِیْدَکَ ہاے ای بابا کس شخص نے آپکی رگ گردن کو قطع کیا یَا اَبَتَاہُ مَنْ ذَا الَّذِیْ اَیْتَمَنِیْ عَلٰی صِغَرِ سِنِّیْ ہاے ای بابا کس شخص نے مجھے اس کم سنی مین یتیم کیا یَا اَبَتَاہُ مَنْ بَقِیَ بَعْدَکَ نَرْجُوْہُ ہاے ای بابا آپکے بعد کون ہمارا حامی و مددگار باقی رہا کہ جس سے ہم امید رکھین یَا اَبَتَاہُ مَنْ لِلْیَتِیْمَۃِ

حَتّٰی تَکْبُرَ ہاے ای بابا اب اس یتیمہ کا کون سرپرست ہی جسکے سایۂ عاطفت مین وہ سن شعور کو پہونچے یَا اَبَتَاہُ مَنْ لِلنِّسَاءِ الْحَاسِرَاتِ ہاے ای بابا ان سر برہنہ عورتون کا اب کون مددگار رہی یَا اَبَتَاہُ مَنْ لِلْاَرَامِلِ الْمُسْبِیَّاتِ ہاے ای بابا ان لٹی ہوئی بیوہ زنون کا ابکون حامی و معین ہی یَا اَبَتَاہُ مَنْ لِلْعُیُوْنِ الْبَاکِیَاتِ ہاے ای بابا اب ان رونیوالیون کا کون تسلی دینے والا اور دلاسا دینے والا ہی یَا اَبَتَاہُ مَنْ لِلضَّائِعَاتِ الْغَرِیْبَاتِ ہاے ای بابا اب ان تباہ و برباد اور غریب و مسافر بیبیون کا کون غمخوار ہی یَا اَبَتَاہُ مَنْ لِلشُّعُوْرِ الْمُنَشَّرَاتِ ہاے ای بابا اب ان رانڈون کے پریشان بالون کا کون خبر گیر ہی یَا اَبَتَاہُ مَنْ لَنَا بَعْدَکَ وَاضَیْعَتَاہُ ہاے ای بابا اب ہمارے بعد آپ کے کون مددگار رہی ہاے ہم لوگ کسطرح بعد آپ کے ضائع ہوے یَا اَبَتَاہُ مَنْ لَنَا بَعْدَ غُرْبَتِنَا ہاے ای بابا اب ہمارا بعد ہماری غربت کے کون مددگار رہی یَا اَبَتَاہُ مَنْ لَنَا بَعْدَکَ وَاخَیْبَتَنَا ہاے ای بابا اب ہمارا بعد آپ کے کون ناصر ہی افسوس ہی ہماری ناامیدی پر یَا اَبَتَاہُ لَیْتَنِیْ کُنْتُ لَکَ الْفِدَاءَ ہاے ای بابا کاش کہ مین آپ پر نثار ہوجاتی یَا اَبَتَاہُ لَیْتَنِیْ کُنْتُ قَبْلَ ہٰذَا الْیَوْمِ عَمْیَاءَ ہاے ای بابا کاش کہ مین قبل اس دن کے نابینا ہوجاتی اور آپکا سر انور اس حالت سے نہ دیکھتی یَا اَبَتَاہُ لَیْتَنِیْ وُسِّدْتُ الثَّرٰی وَلَا اَرٰی شَیْبَکَ مُخَضَّبًا بِالدِّمَاءِ ہاے ای بابا کاش کہ مین زمین مین دفن ہوجاتی اور آپکی ریش منور کو خون سے رنگین نہ دیکھتی ثُمَّ اِنَّہَا وَضَعَتْ فَمَہَا عَلٰی فَمِہِ الشَّرِیْفِ وَبَکَتْ بُکَاءً شَدِیْدًا حَتّٰی غُشِیَ عَلَیْہَا بعد اُسکے اُس یتیمہ نے مُنھ اپنا حضرت کے دہن اقدس پر رکھدیا اور اسقدر روئی کہ کثرت گریہ و بکا سے غش ہوگئی فَلَمَّا حَرَّکُوْہَا وَاِذَا ہِیَ قَدْ فَارَقَتْ رُوْحُہَا الدُّنْیَا پس جب اہلبیت نے اُس یتیمہ کو بعد تھوڑی دیر کے حرکت دی ناگاہ دیکھا کہ اُس صاحبزادی کی روح دنیا سے مفارقت کر چکی تھی فَلَمَّا رَاٰی اَہْلُ الْبَیْتِ مَا جَرٰی عَلَیْہَا اَعْلَنُوْا بِالْبُکَاءِ وَالصُّرَاخِ وَاسْتَجَدُّوا الْعَزَاءَ وَکُلُّ مَنْ حَضَرَ مِنْ اَہْلِ دِمَشْقَ فَلَمْ یُرٰی فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ اِلَّا بَاکٍ وَبَاکِیَۃٌ پس جب اہلبیتؑ نے یہ حال مشاہدہ فرمایا تو آواز نوحہ وزاری وفریاد و بیقراری بلند کی اور غم والم حضرت امام دو عالم کا

تازہ ہوگیا اور جو شخص اُس روز اہل دمشق سے از قسم زن و مرد حاضر تھا وہ گریان و نالان نظر آتا تھا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ؕ

مجلس بست وششم احادیث فضیلت زیارت حضرت سید الشہدا علیہ السلام وروایت یوحنا طبیب نصرانی واسلام آوردن او وخواب ہند واشعار نوحہ ورہائی اہلبیتؑ از زندان شام وعذرخواہی یزید وارادۂ دیت دادن ورسیدن اہلحرم بکربلای معلی وفقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ

فِی الْمُنْتَخَبِ عَنِ الْاِمَامِ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَالَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ زُرْتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَوْ لَمْ یَکُنْ اِلَّا فِی النَّارِ لَاَخْرَجْتُہٗ کتاب منتخب مین حضرت امام بحق ناطق جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہو کہ فرمایا جناب امام حسینؑ علیہ السلام نے کہ جو شخص میری زیارت کرے میری وفات کے بعد تو زیارت کرونگا مین اُسکی بروز قیامت اور اگرچہ وہ آتش دوزخ مین بھی ہو تو البتہ باہر نکال لاؤنگا مین اُسکو وَرُوِیَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ مَا بَیْنَ قَبْرِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِلَی السَّمَآءِ مُخْتَلَفُ الْمَلٰٓئِکَۃِ اور اُسی کتاب مین اسحاق بن عمار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہو کہ فرمایا اُن جناب نے درمیان قبر امام حسینؑ سے آسمان تک محل آمد و رفت ملائکہ ہو اور شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے بسند معتبر موسی بن عبدالعزیز سے روایت کی ہو کہ ایک روز یوحنا طبیب نصرانی سر راہ خانۂ ابی احمد مجھسے ملا اور کہا کہ تھین تمھارے پیغمبرؐ اور دین کی قسم دیتا ہون تم مجھسے بیان کرو جس شخص کی قبر ان اطراف مین قبر ابن ہبیرہ کے قریب واقع ہو اور تم مین سے بہت لوگ اُنکی زیارت کو جایا کرتے ہین وہ کون شخص ہین آیا اصحاب پیغمبرؐ مین سے کوئی ہین مین نے کہا وہ اصحاب مین سے نہین ہین بلکہ ہمارے پیغمبرؐ کی دختر کے فرزند جناب امام حسینؑ ہین تمھارا

مطلب اس سوال سے کیا ہو اُس طبیب نے کہا اُنکی ایک عجیب وغریب حکایت میرے پاس ہی مین نے کہا مجھسے بھی وہ حکایت بیان کرو اُس طبیب نے کہا شاپور خادم ہارون رشید نے رات کو مجھے بلایا جب مین اُسکے پاس گیا وہ مجھے موسی بن عیسی ہاشمی عباسی کے گھر مین لیگیا مین نے اُسے ایسا بیمار پایا کہ عقل اُسکی بالکل زائل ہوگئی تھی اور تکیہ لگاے بیہوش پڑا تھا اور ایک طشت اُسکے سامنے رکھا تھا جس مین اُسکے سب اعضاے اندرونی پڑے تھے اُن دنون مین اُسے ہارون نے کوفہ سے بلایا تھا پس ہارون نے شاپور اپنے خادم خاص کو طلب کیا اور کہا تم پر واے ہو موسی کا یہ کیا حال ہوگیا ہی اور یہ بلا بیخبر کیونکر اسپر نازل ہوئی شاپور نے کہا مین بیان کرتا ہون آگاہ ہو کہ ایک ساعت قبل اسکے یہ صحیح وسالم بیٹھا تھا اور مصاحبین وخواص گرد حاضر تھے اور اُسوقت یہ بہت خوش دماغ وخوش حال تھا اور مطلق کوئی مرض وبیماری اسے نہ تھی ناگاہ حضرت امام حسینؑ کا نام اسکے سامنے لیا گیا اُس نے کہا رافضی اُنکے حق مین یہانتک غلو کرتے ہین کہ اُنکی خاک قبر کو دوا بناتے ہین جب وہ لوگ بیمار ہوتے ہین تو خاک قبر کھا لیتے ہین پس ایک شخص بنی ہاشم سے اُسوقت دربار مین حاضر تھا اُسنے کہا مجھے سخت بیماری تھی جو علاج کیا مفید نہوا یہانتک کہ میرے کاتب نے مجھسے کہا تربت امام حسینؑ شفاے ہر درد وبیماری ہی تھوڑی تربت وہان سے اُٹھا کر کھالو اچھے ہو جاؤگے پس مین نے موافق اُسکے کہنے کے ایسا ہی کیا اور اچھا ہوگیا موسی نے کہا اب بھی تمھارے پاس کچھ اُسمین سے باقی ہی اُس ہاشمی نے کہا تھوڑی سی خاک باقی ہی موسی نے کہا کچھ اُس مین سے میرے پاس لاؤ اُس ہاشمی نے اپنا خادم بھیجکر تھوڑی تربت قبر امام حسینؑ منگائی پس موسی نے وہ خاک اپنے ہاتھ مین لیکر از روے استہزا وشماتت (معاذ اللہ) اپنے اسفل بدن مین رکھ لی رکھتے ہی چلانے لگا اَلنَّارُ اَلنَّارُ یعنے مجھ مین آگ لگی جلدی طشت لاؤ شاپور کہتا ہی جب مین طشت لایا یہ اعضا واحشا اُسنے اُگل دیے مصاحب وخواص اُٹھ گئے اور وہ صحبت سرور وعیش بہ مجلس ماتم مبدل ہوئی طبیب نصرانی نے کہا اُسوقت شاپور نے مجھسے کہا آیا اس بارے مین کوئی تدبیر کارگر ہو سکتی ہی مین نے

پہونچے دوڑ کے اُس سرمنور اور لب و دندان اُٹھکے بوسے لیے اور بکمال نوحہ وزاری کہتے تھے اے میرے فرزند دلبند تجھے قتل کیا اور تجھے پانی نہ دیا کیا تجھے نہیں پہچانتے تھے ؎

از آب ہم مضائقہ کردند کوفیان	خوش داشتند حرمت مہمان کربلا
بودند دیو و دد ہمہ سیراب و می مکید	خاتم ز قحط آب سلیمان کربلا
زان تشنگان ہنوز بعیوق میرسد	آواز العطش ز بیابان کربلا

بعد اسکے فرمایا اے فرزند گرامی مین تیرا جد رسول خدا ہون اور یہ تیرا پدر علی مرتضیٰ ہے اور یہ تیرا برادر حسن مجتبیٰ ہے اور یہ تیرے چچا جعفر طیار اور عقیل و حمزہ اور عباس ہین اسی طرح تمام اپنے اہلبیت کو نام بنام بتایا ہند کہتی ہے مین اس خواب سے خائف و ترسان بیدار ہوئی اور جب اُس سر بزرگوار کے پاس گئی تو دیکھا کہ نور اُس سرمنور سے جانب آسمان ساطع ہے مین نے جاکر قصد کیا کہ یزید کو بیدار کرکے اُسکو اپنے خواب سے مطلع کرون مگر اُس کو اُس کی جگہ پر نہ پایا جب تلاش کیا تو دیکھا کہ وہ ایک مکان تاریک مین دیوار کی طرف مُنھ کیے بیٹھا ہے اور نہایت غم و اندوہ و خوف سے کہتا ہے مَالِي وَلِلْحُسَيْنِ یعنی افسوس ہزار افسوس مجھکو قتل حسین سے کیا مطلب تھا الغرض جب اُسنے میرا خواب سنا اُسکا غم و اندوہ اور زیادہ ہوا اور سرجھکا کر کچھ جواب نہ دیا المختصر جب صبح ہوئی تو اہلبیت رسالت کو طلب کرکے اُنکو نہایت عزت و حرمت سے شام مین رہنے یا مدینۂ منورہ کی طرف چلے جانے پر اختیار دیا اُنھون نے کہا اول ہمکو اُس امام مظلوم کے ماتم برپا کرنے کا حکم دے اُسنے کہا جو تمھین منظور ہو وہ کرو اور ایک مکان اُنکے واسطے مقرر کیا اہلبیت نے جامہ ہاے سیاہ پہنے اور ملک شام مین جسقدر قریش و بنی ہاشم تھے وہ ماتم و گریہ و زاری و تعزیت و سوگواری مین اُنکے شریک ہوے اور سات دن تک اُن حضرت پر نوحہ و زاری کی حضرات کیونکر گریہ و زاری نہ کرتے اہلبیت رسول اسواسطے کہ اسوقت تک اُن مظلومون کو ظالمون کی شدت ظلم سے رونا تک میسر نہ ہوا تھا چنانچہ امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہین کہ راہ شام مین یہ حالت تھی کہ وہ اشقیا ہمارے گرد حلقہ کیے ہوے تھے

شمع قریب رکھی اور اُس طشت مین نظر کرکے دیکھا کہ دل و جگر اور طحال و پھیپھڑا اُسکا طشت مین پڑا ہے یوحنا کہتا ہے کہ کبھی ہرگز مین نے ایسی حالت تمام عمر مشاہدہ نہ کی تھی پس مین نے شاپور سے کہا اسکی چارہ جوئی کسی سے نہین ہوسکتی مگر ہان عیسیٰ بن مریم اسکا علاج کرسکتے ہین کہ وہ جناب مُردے کو زندہ کرتے تھے شاپور نے کہا سچ کہتے ہو ولیکن تم یہان حاضر رہو کہ عاقبت کار بھی اسکی معلوم ہوجائے یوحنا کہتا ہے کہ مین اُسکے پاس حاضر تھا اور موسی بدستور اُسی طرح بیہوش پڑا تھا یہانتک کہ وقت سحر واصل جہنم ہوا راوی کہتا ہے کہ اسکے بعد یوحنا طبیب نصرانی کو مین نے دیکھا کہ مکرر زیارت قبر مبارک حضرت امام حسین کو آتا تھا باوجودیکہ وہ نصرانی تھا بعد اسکے مسلمان ہوگیا اور اسلام اُسکا کامل ہوا افسوس ہزار افسوس مومنین غیر مسلم تو اُن امام مظلوم کا اسقدر پاس کرین کہ اُنکی قبر منور کی زیارت کے لیے حاضر ہون اور آخر الامر مسلمان ہوجائین وہ کیسے مسلمان تھے کہ جنھون نے اُنھین امام حسین کو بیگناہ تین روز کا بھوکا پیاسا مع عزیز و اقربا مانند گوسفندان قربانی کے ذبح کیا اور بعد شہادت کے اُنکے تن نازک سے قصد بے ادبی کیا اور جسم مطہر سے لباس و زرہ اُتار لیے گئے بلکہ اسپر بھی اکتفا نہ کی کسی ملعون نے ایک انگوٹھی کے لیے انگشت مبارک قطع کی کسی شقی نے ایک کمربند کے لیے دونون ہاتھ اُن جناب کے بند دست سے جدا کیے اور خیمون مین آگ لگادی اور اہلبیت کو اسیر کرکے شہر بشہر و دیار بدیار پھرایا اور مدتون قیدخانۂ شام مین جس مین دن کو دھوپ اور رات کو اوس پڑتی تھی اسیر رکھا اور بعد ایک زمانۂ دراز کے رہا کیا چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ بعض کتب معتبرہ مین روایت کی ہے کہ ہند زن یزید نے کہا جب شہداے کربلا کے سر شام مین لائے مین نے ایک شب خواب مین دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھل گئے اور فوج فوج ملائکہ نازل ہوکر حضرت امام حسین کے سر مبارک کے برابر کھڑے ہوتے تھے اور کہتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ناگاہ مین نے دیکھا کہ ایک ابر آسمان سے اُترا اور اُس ابر مین بہت لوگ تھے اُن مین ایک مرد نہایت صباحت و نور و صفا رکھتے تھے جب وہ زمین پر

جو اُن اشقیا سے ہمین روتے دیکھتا تھا وہ ہمارے سر پر نیزہ لگاتا تھا اور رونے سے منع کرتا تھا اب مَین مومنین سے عرض کرتا ہون کہ آپکو قسم ہو خدا کی خیال تو کیجیے کہ جب اتنی مدت کے بعد اشراف اور رؤسائے اہل شام کی عورتین پرسا دینے کو آئی ہونگی تو اہلبیت رسولؐ کی کیا حالت ہوئی ہوگی ؎

گردش چرخ کجا صاحب توقیر کجا	ناگنہ کردہ کجا شدت تعزیر کجا
ہر چہ بر آل نبیؐ آمدہ یوم عاشور	تاب تقریر کجا قوت تحریر کجا
گشتہ پامال تہ سم ستوران قاسمؑ	گل کجا صرصر آتشکدہ تاثیر کجا
قطع شد بازوی پر زور زمشک آب بر بخت	جہد عباسؑ کجا خواہش تقدیر کجا
رفت برباد شباب علی اکبرؑ بسنان	داغ فرزند کجا آن پدر پیر کجا
برکف شاہ علی اصغرؑ نادان جان داد	تیر سہ شعبہ کجا گردن بے شیر کجا
بود شبیرؑ سراپا ز جراحت پُر درد	آن تن نرم کجا نیزہ و شمشیر کجا
از لعاب دہن احمد مرسل پرورد	لب کجا سنگ کجا حلق کجا تیر کجا
در رہ شام شقی فرق شہ دین و آنجیت	نخل پر خار کجا زلف گرہ گیر کجا

الحاصل روز ہشتم یزید نے اُنکو طلب کیا اور عذر خواہی کر کے شام مین رہنے کی اُنکو تکلیف دی جب اُنھون نے قبول نہ کیا محملہاے مزین اُنکے واسطے آراستہ کیے اور خرچ کے واسطے مال حاضر کیا اور عجب طرح کا کلمہ اُس بے حیا نے اپنی زبان پر جاری کیا کہنے لگا کہ یہ دیت ہی خون امام حسینؑ کی اور یہ اُس ظلم کا عوض ہی جو تم اہلبیتؑ پر ہوا ام کلثومؑ نے فرمایا اے یزید تو کسقدر قلیل الحیا ہی ہمارے بھائیون اور عزیزون کو قتل کر کے کہتا ہو کہ یہ عوض ہی اُس فعل کا جو مین نے کیا حالانکہ تمام دنیا کا معاوضہ اُنکے ایک رونگٹے سے نہین ہوسکتا بعد اسکے بروایت شیخ مفید وغیرہ یزید ملعون نے نعمان بن بشیر کو کہ صحابۂ جناب رسالتمآبؐ سے تھے طلب کیا اور کہا کسی شامی کو کہ جو صلاح و نیکی اور امانت و دیانت سے موصوف ہو اُنکے ہمراہ کر دو اور عمدہ طرح سے اُنکے سفر کی تیاری کرو اور کچھ لوگ نگہبانی کے لیے اُنکے ہمراہ روانہ کرو اور بروایت دیگر خود نعمان کو ہمراہ کیا بعد ازان حضرت

امام زین العابدینؑ کو طلب کر کے رفع تشنیع کے لیے کہا ابن مرجانہ پر خدا لعنت کرے اگر مین اسکی جگہ پر ہوتا تو جناب امام حسینؑ جو کچھ مجھسے طلب کرتے مین اُنکو دیتا اور مَین اُنکے قتل پر راضی نہ ہوتا آپ ہمیشہ مجھکو خط لکھا کرین اور جو حاجت ہو وہ مجھسے طلب فرمائین کہ مین بجا لاؤنگا افسوس ہزار افسوس مومنین کیا انقلاب ہی زمانہ کا کہ جو حاجت روائے عالم ہو اُسکی شان مین ایسی بے ادبی کی جائے اور یزید سا شقی و بخیل اُس سے کہے کہ جو حاجت ہو مجھسے طلب کیجیے کہ مین آپکی حاجت بر لاؤنگا بعد اسکے جس شخص کو اُنکی رفاقت و نگہبانی پر مقرر کیا تھا اُسکو طلب کر کے حضرت کی رعایت کے باب مین اُس سے بہت کچھ کہا اور جب اہلبیتؑ روانہ ہوکے قریب عراق پہونچے اُس شخص سے جو اُنکے ہمراہ تھا کہا کہ ہمکو کربلا لیچلو اور وہان سے مدینہ کی جانب روانہ ہو اُس شخص نے منظور کیا جب کربلا پہونچے اُس روز جابر بن عبداللہ انصاری اور گروہ بنی ہاشم اور اُن امام مظلومؑ کے اقارب حضرت کی زیارت کو آئے تھے اُس مقام متبرک مین آپس مین ملاقات کر کے بہت گریہ و زاری کی ایک جماعت کثیر عورات قریہ و دیہات سے وہان حاضر ہوئین اور مراسم تعزیت بجا لائین بعد اُسکے روانہ ہوے آہ آہ مومنین وہ دن بھی یاد کر لیجیے کہ جس دن یہی اہلبیتؑ عصمت و طہارت مانند اسیرون کے طوق و زنجیرین گرفتار کیے گئے تھے اور شتران برہنہ پر سوار کر کے شہر بشہر و دیار بدیار پھرائے جاتے تھے جیسا کہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین ارشاد فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الرُّؤُوسِ الْمُشَالَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی النِّسْوَةِ الْبَارِزَاتِ سلام خدا ہو اُن سرون پر جو نیزون پر بلند کیے گئے سلام خدا ہو اُن مخدرات عصمت و طہارت پر جو بے پردہ کیگئین اور خیمون سے بظلم و ستم نکالی گئین اَلسَّلَامُ عَلَی مَنْ نُکِثَتْ ذِمَّتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَی مَنْ هُتِکَتْ حُرْمَتُهُ سلام خدا ہو اُن جناب پر جنکا عہد توڑا گیا سلام خدا ہو اُن جناب پر جنکی ہتک حرمت کی گئی اور اُسی زیارت مین حجت خدا دوسرے مقام پر حضرت سید الشہداؑ کی طرف مخاطب ہوکر فرماتے ہین وَسُبِیَ اَهْلُکَ کَالْعَبِیْدِ وَصُفِّدُوْا فِی الْحَدِیْدِ فَوْقَ اَقْتَابِ الْمَطِیَّاتِ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمْ حَرُّ الْهَاجِرَاتِ یُسَاقُوْنَ فِی الْبَرَارِیْ وَالْفَلَوَاتِ اور اے جد بزرگوار آپکے اہل حرم مثل کنیزون کے قید ہوگئے اور لوہے

کی زنجیرون مین جکڑ دیے گئے اور پشت پر ناقون کی سوار کیے گئے کہ تمازت دوپہر کی دھوپ کی اُنکے چہرونکو جلائے دیتی تھی اور صحراؤن مین اور جنگلون مین بظلم وستم پھرائے جاتے تھے اَیْدِیْهِمْ مَغْلُوْلَةٌ اِلَی الْاَعْنَاقِ یُطَافُ بِهِمْ فِی الْاَسْوَاقِ اس طرح کہ ہاتھ اُنکے اُنکی گردنون مین بندھے تھے اور وہ بیچارے بازارون مین پھرائے جاتے تھے ؎

فنا میان بستند بازو زینبؑ و کلثوم را	ای فلک آن ابتدا این انتہای اہلبیت

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس بست و ہفتم فضائل گریہ روایت ابوعمارہ شاعر واشعار در توصیف اشک عزا و رسیدن اہل حرم بمدینہ و روایت بشیر بن حذلم واشعار بشیر و ترجمہ خطبہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام واشعار نوحہ بزبان حال

فِی بِحَارِ الْاَنْوَارِ عَنِ الْاَزْدِیِّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِفُضَیْلٍ تَجْلِسُوْنَ وَتُحَدِّثُوْنَ قَالَ نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ اِنَّ تِلْكَ الْمَجَالِسَ اُحِبُّهَا فَاَحْیُوْا اَمْرَنَا یَا فُضَیْلُ فَرَحِمَ اللّٰهُ مَنْ اَحْیَا اَمْرَنَا یَا فُضَیْلُ مَنْ ذَكَرَنَا اَوْ ذُكِرْنَا عِنْدَهٗ فَخَرَجَ مِنْ عَیْنِهٖ مِثْلُ جَنَاحِ الذُّبَابِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَلَوْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ کتاب بحار الانوار مین ازدی سے منقول ہو وہ کہتا ہی کہ ایک روز حضرت امام جعفر صادقؑ نے فضیل سے سوال کیا کہ آیا تم لوگ مجلسون مین بیٹھتے ہو اور ہمارا ذکر بیان کرتے ہو اُسنے عرض کیا کہ ہان یا ابن رسول اللہ خداوند عالم آپ پر مجھے فدا کرے حضرتؑ نے فرمایا کہ مین اُن مجلسون کو دوست رکھتا ہون پس تم شیعون کو لازم ہی کہ ہمارے امر کو زندہ کرو (یعنی ای فضیل ہمارے فضائل ومصائب کو بیان کرو) بعد اسکے حضرتؑ نے دعا دی اپنے شیعون کو اور فرمایا کہ خدا رحمت اپنی نازل کرے اُس شخص پر جو ہمارے امر کو زندہ کرے بعدہ حضرتؑ نے ثواب گریہ بیان فرمایا اور ارشاد کیا کہ ای فضیل جو شخص ہمارا ذکر کرے یا اُسکے نزدیک ہم ذکر کیے جائین یعنی وہ شخص سنے پس اُسکی آنکھ سے آنسو برابر پر مگس کے

نکلے تو خداوند غفار کل گناہ اُسکے بخشدیتا ہی اگرچہ وہ گناہ کف دریا سے بھی زیادہ ہون اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ اور ابن قولویہ علیہ الرحمہ نے بسندہاے معتبرہ ابوعمارہ شاعر سے روایت کی ہی کہ کہا مین ایک روز جناب امام جعفر صادقؑ کی خدمت مین گیا حضرتؑ نے فرمایا کہ چند شعر مرثیہ حضرت امام حسینؑ مین اُس طریقہ سے جسطرح تم پڑھتے ہو اور نوحہ کرتے ہو پڑھو جب مین نے مرثیہ شروع کیا تو حضرت بہت روئے اور صداے زنان آنحضرتؑ بھی پس پردہ سے بلند ہوئی ابوعمارہ کہتے ہین کہ جب مین فارغ ہوا تو حضرتؑ نے فرمایا کہ جو ایک شعر مصیبت حضرت امام حسینؑ مین پڑھے اور پچاس آدمیون کو رولائے بہشت اُسپر واجب ہوتا ہی اور اگر تیس آدمیونکو رولائے جب بھی بہشت اُسپر واجب ہوگا اور اگر بیس آدمیون کو رولائے جب بھی بہشت واجب ہوگا اور اگر دس آدمیون کو رولائے جب بھی بہشت واجب ہوگا اور اگر پانچ آدمیونکو رولائے بہشت اُسپر بھی واجب ہوگا اور جو خود بھی روئے اور ایک آدمی کو رولائے بہشت اُسپر واجب ہوگا اور اگر خود ہی مرثیہ پڑھے اور خود ہی تنہا روئے بہشت اُسپر واجب ہوگا اور جسے رونا نہ آئے اور رونیوالون کی صورت بنائے بہشت اُسپر واجب ہوگا بعد اسکے حضرتؑ نے فرمایا کہ جو حضرت امام حسینؑ کو یاد کرے اور اُسکی آنکھ سے آنسو بقدر پر مگس نکلے تو ثواب اُسکا خدا پر ہی اور خدا اُسکے لیے کسی ثواب پر راضی نہین ہی بغیر بہشت عطا کرنے کے سبحان اللہ مومنین کیا مرتبہ ہی گوہر اشک عزاے جناب سید الشہدا کا کہ جسکی خود ائمہ ہدیٰ تعریف فرماتے ہین اب چند شعر

توصیف اشک عزا کے سنیے ؎

بلی اشک عزا در بے مثالے	بود بالاتر از سلک لآلے
لآلے را کجا این قدر و مقدار	خدا این اشک را باشد خریدار
زدلہا دور سازد درد این اشک	کند نار جہنم سرد این اشک
چو مصقل زنگ عصیان راز داید	جلا آئینۂ دل را نماید
بآبش رحمت داور زند موج	درین یک قطرہ صد کوثر زند موج

چراغ بزم عصیان ست این اشک — دلیل راہ ایمان ست این اشک
متاع رحمت ست این دانۂ اشک — بہای جنت ست این دانۂ اشک
در آن طوفان کہ لرزد خلق را دل — رساند کشتی باکی بہ ساحل

حضرات اسوقت مجھے ایک اور شاعر کا حال یاد آگیا وہ کون شاعر ہین مومنین سمجھ گئے ہونگے وہ شاعر بشیر بن حذلم تھے چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ کتاب بحار وغیرہ مین لکھتے ہین کہ بشیر بن حذلم جو ہمراہیان اہلبیت سے تھا وہ کہتا ہی جب ہم قریب مدینہ پہونچے تو حضرت سید الساجدین نے ایک جگہ قریب شہر نزول اجلال فرمایا اور حکم دیا کہ خیمہ برپا کرین اور قناتین کھڑی ہون پھر فرمایا ای بشیر بن حذلم خدا تیرے باپ پر اپنی رحمت نازل کرے کہ تیرا پدر مرد شاعر تھا اپنے باپ کا حصہ تونے بھی پایا ہی اُسنے عرض کیا کہ ہان یا ابن رسول اللہ مین بھی شعر کہتا ہون حضرتؑ نے فرمایا پس مدینہ مین جاکر چند شعر مرثیۂ سید الشہداؑ مین پڑھ اور اہل مدینہ کو ہمارے آنے سے مطلع کر بشیر کہتا ہی مین سوار ہوکر مدینۂ طیبہ مین داخل ہوا جب مسجد رسولؐ کے قریب پہونچا صدائے گریہ و زاری بلند کی اور یہ شعر پڑھے ؎

يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ بِهَا — قُتِلَ الْحُسَيْنُ فَأَدْمُعِي مِدْرَارُ
اَلْجِسْمُ مِنْهُ بِكَرْبَلَاءَ مُضَرَّجٌ — وَالرَّأْسُ مِنْهُ عَلَى الْقَنَاةِ يُدَارُ

یعنی ای اہل یثرب یہ جگہ اقامت کی نہین رہی کیونکہ حضرت امام حسینؑ فرزند رسول الثقلین شہید ہوگئے اور اس سبب سے میری آنکھون سے سیلاب اشک روان ہی اور اُنکا بدن شریف کربلا مین درمیان خاک و خون افتادہ ہی اور اُنکا سر مبارک نیزہ پر شہر بشہر پھراتے ہین بعد اسکے کہا حضرت امام زین العابدینؑ مع بقیۂ اہلبیتؑ تمھارے قریب آگئے ہین اور مین اُنکا قاصد ہون جب یہ آواز مدینہ مین بلند ہوئی تمام مخدرات بنی ہاشم اور مہاجرین و انصار کی عورتین سر و پا برہنہ اپنے مکانون سے نکل پڑین اس صورت سے کہ اپنے منھ پر طمانچے مارتی تھین اور اپنے بال پریشان کرکے صدائے نالہ و نوحہ و زاری اور واویلاہ وامصیبتاہ بلند کرتی تھین بشیر کہتا ہی

کہ مین نے کبھی مدینہ کو اس حال سے نہ دیکھا تھا اور کبھی اُس روز سے تلخ تر اور کوئی ماتم اُس سے عظیم تر نہ دیکھا تھا پس سب میرے پاس آئے اور کہا ای خبر بد سنانے والے تونے ماتم جناب سید الشہداؑ مین ہمارے اندوہ کو تازہ کیا اور ہماری جراحتون کو اپنے نالۂ جانسوز سے خراشیدہ کیا تو کون ہی اور کہان سے آیا ہی مین نے کہا مین بشیر بن حذلم ہون میرے آقا جناب امام زین العابدینؑ نے مجھکو تم سب کے پاس بھیجا ہی اور خود مع عیال امام شہید غریب فلان مقام پر مقیم ہین جب مجھسے یہ خبر سنی تمام زن و مرد سر و پا برہنہ روتے پیٹتے اُس طرف روانہ ہوے بشیر کہتا ہی کہ مین ہر چند گھوڑا دوڑاتا تھا اور تعجیل چاہتا تھا مگر کثرت و ہجوم سے راہ نہ ملتی تھی جب مین حضرتؑ کے قریب خیمہ پہونچا مین نے دیکھا کہ حضرت امام زین العابدینؑ کرسی پر جلوہ افروز ہین اور چشم مبارک سے مثل باران آنسو جاری ہین اور رومال سے آنسو پاک کرتے جاتے ہین اور ہر جانب سے صدائے نوحہ و گریہ مردون اور عورتون اور کنیزون اور خواتین معظمہ کی بلند ہی جوق جوق لوگ چلے آتے ہین اور حضرت کو پرسا دیتے ہین صدائے واحسیناہ عرش برین تک بلند ہی سیلاب اشک اہل زمین آسمان تک پہونچا ہی قدسیون کے اشک خونین نے روے زمین کو گلگون کردیا ہی الغرض جب شور و فغان مین کچھ تسکین ہوئی تو حضرتؑ نے لوگون سے اشارہ کیا کہ خاموش ہو جب سب ساکت ہوے حضرتؑ نے فرمایا مین اُس خدا کی حمد کرتا ہون جو پروردگار عالمیان ہی اور تمام خلائق پر رحیم و مہربان ہی وہی صاحب روز جزا اور آفرینندۂ ارض و سما ہی اور معرفت اُسکی ادراک عقول سے بعید اور راز ہاے نہان سے قریب ہی پھر فرمایا حمد کرتا ہون مین اُسکے لیے عزائم امور اور مصائب دہور اور محنت ہاے درد آور ندہ اور ماتم ہاے صبر برانداز ندہ پر ایہا الناس خاص خدا کے لیے حمد ہی کہ ہم کو سخت ترین مصیبت مین مبتلا کیا اور اسلام مین رخنۂ عظیم پیدا ہوا سید جوانان بہشت کو قتل کیا اور اُسکے فرزندون اور اہلبیتؑ کو اسیر کیا اور اُسکا سر نیزہ پر شہر بشہر و دیار بدیار پھرایا یہ وہ مصیبت ہی جسکا مانند نہین پس کونسا دل بعد دیکھنے ایسی مصیبت جانسوز

کے شاد ہوگا تحقیق کہ ساتون آسمانون نے حضرتؑ کی شہادت پر گریہ کیا اور دریا خروش مین آئے اور آسمان و زمین کو تزلزل ہوا درختون مین آگ لگ گئی ماہیان دریا آتش حرمان پر طپیدہ ہوئین قدسیان عالم بالا اور حاملان عرش اعلی نے مصیبت جناب سید الشہدا مین اشک خونین بہائے ایہا الناس کون دل اس محنت سے شگافتہ نہوا اور کون سینہ اس مصیبت مین مجروح نہوا ایہا الناس آگاہ ہو کہ ہم کو مانند اسیرون کے طوق و زنجیر مین گرفتار کیا اور شتران برہنہ پر سوار کرکے شہر بشہر و دیار بدیار پھرایا حضرات بعد اسکے امام زین العابدینؑ نے عجب طرح کا کلمہ ارشاد فرمایا کہ تمام عمر انشاء اللہ جب اُسکا خیال کیجیے گا تو یقین ہی ضرور رو دیجیے گا حضرتؑ فرماتے ہین قسم ہی خدا کی اگر پیغمبرؐ ان لوگون سے ہماری ذلت اور قطع نسل کے لیے سفارش کرتے تب بھی ہر آئینہ اس سے زیادہ ظلم نہ کرتے حالانکہ حضرت رسولؐ نے ہمارے اعزاز و اکرام اور رعایت حقوق و احترام کی اُن سے سفارش کی ہی بعد اسکے حضرتؑ نے فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کیا ماتم جانگداز اور کیا واقعۂ راحت بر انداز ہی مین خدا سے اپنا اجر طلب کرتا ہون اور اُسی سے امید ثواب رکھتا ہون اور وہی ظالمون سے انتقام لینے والا ہی اور صابرون کا ثواب دینے والا ہی بعد اُسکے مدینہ مین تشریف لائے جب حضرت رسولؐ کے مرقد منور اور ضریح مقدس پر نظر پڑی فریاد کی کہ وَاجَدَّاہُ وَاُمحَمَّدَاہُ آپکے حسینؑ کو تین روز کا بھوکا پیاسا مانند گوسفند قربانی کے ذبح کیا اور آپکے اہلبیتؑ محترم کو اسیر کیا آہ آہ مومنین اُسوقت اہلبیت رسولؐ یہ نوحہ و بکا کرتے تھے جیسے شاعر نے بزبان حال اس طرح نظم کیا ہی

اشعار

جہاکہ بی تو با قوم کوفیان کردند	جفا و ستم زدگان منع آب و نان کردند
نشستہ بر شتران برہنہ بی معجر	تمام بیکس و بی آشنا و بی یاور
بہر دیار کہ وارد شدیم غوغا بود	مخدرات ترا خلق در تماشا بود

پس دوبارہ مدینہ مین خروش برپا ہوا اور صدائے گریہ و نالہ در و دیوار سے بلند ہوئی الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس بست وہشتم مبتلا شدن بندۂ مومن بہ بلیات و اشعار نوحہ حضرت ام کلثوم علیہا السلام در وقت ورود مدینہ

فِی کِتَابِ عَلِیٍّ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً النَّبِیُّوْنَ ثُمَّ الْوَصِیُّوْنَ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ وَاِنَّمَا یُبْتَلَی الْمُؤْمِنُ عَلٰی قَدْرِ اَعْمَالِہِ الْحَسَنَۃِ فَمَنْ صَحَّ دِیْنُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ اِشْتَدَّ بَلَاءُہٗ وَذٰلِکَ اَنَّ اللّٰہَ لَمْ یَجْعَلِ الدُّنْیَا ثَوَابًا لِلْمُؤْمِنِ وَلَا عُقُوْبَۃً لِکَافِرٍ وَمَنْ سَخُفَ دِیْنُہٗ وَضَعُفَ عَمَلُہٗ قَلَّ بَلَاءُہٗ وَ اِنَّ الْبَلَاءَ اَسْرَعُ اِلَی الْمُؤْمِنِ التَّقِیِّ مِنَ الْمَطَرِ اِلٰی قَرَارِ الْاَرْضِ کتاب کافی مین ثقۃ الاسلام ابو جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی الرازی علیہ الرحمہ روایت فرماتے ہین کہ وہ کتاب جو جناب امیر المومنینؑ نے اپنے دست حق پرست سے لکھی تھی اُس مین یہ عبارت تھی کہ سخت ترین مردم از روے بلا انبیا ہین بعد اُسکے اوصیا ہین بعد اُسکے اور لوگ ہین جو اُن سے کم رتبہ ہین مثل علما و صلحا وغیرہ کے اور مومن بقدر اپنے اعمال نیک کے بلا مین گرفتار ہوتا ہی پس جس شخص کا دین صحیح ہی اور عمل اُسکا نیک ہی بلا اُسکی زیادہ شدید ہی اور یہ اسواسطے ہی کہ خداوند عالم نے دنیا کو مومن کے لیے ثواب اور کافر کے لیے عذاب نہین گردانا ہی یعنی مومن کے اعمال نیک کا ثواب دنیا مین عنایت نہین فرماتا ہی بلکہ اُسے آخرت پر موقوف کیا ہی اور کافر کے اعمال بد کی سزا بھی دنیا مین نہین دیتا ہی بلکہ قیامت مین دیگا اور جس شخص کا دین باطل ہی اور عمل اُسکا ضعیف ہی بلا بھی اُسکے لیے کم ہی اور بدرستیکہ بلا مومن پرہیزگار کیطرف اُس سے جلد تر نازل ہوتی ہی کہ جسطرح باران آسمان سے زمین پر نازل ہوتا ہی عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَبْتَلِی الْمُؤْمِنَ بِکُلِّ بَلِیَّۃٍ وَیُمِیْتُہٗ بِکُلِّ مِیْتَۃٍ وَلَا یَبْتَلِیْہِ بِذَھَابِ عَقْلِہٖ اَمَا تَرٰی اَیُّوْبَ کَیْفَ سُلِّطَ اِبْلِیْسُ عَلٰی مَالِہٖ وَعَلٰی وُلْدِہٖ وَعَلٰی اَھْلِہٖ وَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مِنْہُ وَلَمْ یُسَلَّطْ عَلٰی عَقْلِہٖ تُرِکَ لَہٗ لِیُوَحِّدَ اللّٰہَ بِہٖ اور جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہی کہ حضرتؑ نے فرمایا بدرستیکہ خدای عز و جل مومن کو ہر بلا مین مبتلا کرتا ہی اور ہر طرح کی موت سے اُسے مار ڈالتا ہی اور اُسے ایسے مرض مین

مبتلا نہین کرتا ہی کہ اُسکی عقل جاتی رہے بعد اُسکے حضرت نے مثال کے لیے یہ حکایت یاد دلائی
اور فرمایا کہ تم نے حضرت ایوبؑ کا حال نہین دیکھا کہ ابلیس ملعون کیونکر اُنکے مال پر مسلط کیا گیا اور اُنکی اولاد
پر اور اُنکے اقارب پر اور اُنکی کل چیزون پر اُسے غلبہ حاصل تھا مگر شیطان شقی اُنکی عقل پر مسلط
نہین کیا گیا اور اُنکی عقل کو خداوند عالم نے محفوظ رکھا تا کہ اُسکی وحدانیت و ربوبیت مین کسی طرح
کا شک نہ لائین اور قصہ حضرت ایوبؑ کا بہت مشہور و معروف ہی حاجت بیان نہین ہی و عَنْ
اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیَکْرُمُ عَلَی اللّٰہِ حَتّٰی لَوْ سَاَلَہُ الْجَنَّۃَ بِمَا فِیْھَا اَعْطَاہُ ذٰلِکَ مِنْ غَیْرِ اَنْ
یَنْتَقِصَ مِنْ مُلْکِہٖ شَیْئًا وَاِنَّ الْکَافِرَ لَیَھُوْنُ عَلَی اللّٰہِ حَتّٰی لَوْ سَاَلَہُ الدُّنْیَا بِمَا فِیْھَا اَعْطَاہُ ذٰلِکَ مِنْ غَیْرِ
اَنْ یَنْتَقِصَ مِنْ مُلْکِہٖ شَیْئًا اور جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہی کہ فرمایا حضرتؑ نے کہ تحقیق مومن
خداوند عالم کے نزدیک ایسا بزرگ مرتبہ ہی کہ اگر وہ سوال کرے جنت اور نعمات جنت کا تو خداوند
عالم اسکو موافق اُسکے سوال کے عطا فرمائیگا بغیر اسکے کہ اُسکے مُلک سے کوئی چیز کم ہو (یعنی اُسکے
عطا کرنے سے اُسکی جنت مین کوئی کمی محسوس نہ ہوگی) اور علی ہذا القیاس کافر خدا کے نزدیک ایسا ذلیل
ہی کہ اگر وہ سوال کرے دنیا و ما فیہا کا تو خدا اُسکو عطا کریگا اور اُسکے مُلک مین کوئی کمی محسوس نہ ہوگی
وَاِنَّ اللّٰہَ لَیَتَعَاھَدُ عَبْدَہُ الْمُؤْمِنَ بِالْبَلَاءِ کَمَا یَتَعَاھَدُ الْغَائِبُ اَھْلَہٗ بِالطُّرَفِ وَاِنَّہٗ لَیَحْمِیْہِ الدُّنْیَا
کَمَا یَحْمِی الطَّبِیْبُ الْمَرِیْضَ اور خداوند عالم اپنے بندہ مومن کو پے در پے بلاؤن مین مبتلا کرتا ہی جسطرح
کہ شخص غائب اپنے اہل و عیال کے لیے تحفے اور عجائب لاتا ہی اور بدرستیکہ خداوند عالم بچاتا ہی بندہ
مومن کو دنیا سے جسطرح کہ طبیب مریض کو بچاتا ہی (یعنی بندہ مومن کو خداوند عالم دنیا مین مشغول ہونے
سے محفوظ رکھتا ہی تا کہ دنیا کے امور مین مبتلا ہو کے یاد خدا کو نہ بھولے) وجہ اسکی یہ ہی کہ مومن کے
لیے خداوند عالم نے جنت اور نعمات جنت مہیا کر رکھی ہین یہی حدیث مصداق ہی قول جناب
رسالتمآبؐ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ کی یعنی دنیا قیدخانہ ہی مومن کے لیے اور جنت ہی
کافر کے لیے اور احادیث اس باب مین اس کثرت سے ہین کہ اگر بہت سی مجالس مین ذکر کیے جائین
تو شاید بخوبی بیان ہو سکین چنانچہ صاحبان علم و بصیرت و ارباب دانش و خبرت خوب واقف

ہین کچھ حاجت بیان نہین ہی خلاصۂ مطلب یہ ہی کہ خداوند عالم جسے اپنے بندون مین سے بہت دوست
رکھتا ہی اُسے بلاہاے شدیدہ اور مصائب عدیدہ مین مبتلا کرتا ہی حضرت آدمؑ سے لیکر تا جناب
رسالتمآبؐ کوئی پیغمبرؑ ایسا نہین گذرا کہ جو آفات و بلیات مین مبتلا نہ ہوا ہو اور ائمہؑ و اوصیا مین جناب
امیر المومنینؑ سے لیکر جناب امام حسن عسکریؑ تک کوئی امام ایسا نہین گذرا کہ جو انواع و اقسام
کے شدائد و آلام مین گرفتار نہوا ہو اسی وجہ سے جناب صاحب العصر والزمانؑ کی غیبت ہو گئی
اسواسطے کہ اگر موافق مصلحت خداوندی حضرت غائب نہ ہو جاتے تو اُنھین بھی اشقیا مانند اُنکے
آبا و اجداد کے تیغ ظلم و عناد سے شہید کر ڈالتے گو کہ حضرت تھوڑے ہی دنون ظاہر رہے جسپر بھی
اُن ملعونون نے کیا کیا اذیتین پہونچانیکا قصد کیا اور بعد آپکی غیبت کے آپکے شیعون اور دوستون پر
کیا کیا ظلم و ستم گذر گئے ذاکر کہان تک بیان کرے مگر مومنین اتنا ضرور عرض کرونگا کہ جو مصائب
و شدائد آپ کے آقا مظلوم کربلا غریب الغربا سید الشہداءؑ

دُرِ یگانۂ دریاے مجمع البحرین		بخون طپیدۂ کرب و بلا امام حسینؑ

پر گذر گئے وہ مصائب و شدائد حضرت آدمؑ سے تا ایندم اور اسوقت سے تا قیام قیامت نہ
کسی پر گذرے ہین نہ گذرینگے سب پیغمبرون پر اور اوصیا پر اُنکی حیات مین مصیبتین گذرین
لیکن یہان بعد شہادت بھی اعداے دین نے چین لینے نہ دیا لاش اطہر پر کیا کیا ظلم و ستم کیے
اور اہلبیت طاہرینؑ کو قید کر کے شہر بشہر و دیار بدیار پھرایا اور ایک مدت تک زندان شام مین
محبوس رکھا اور اُنپر رحم نہ کیا اور بعد رہائی اُنھین وطن جانے کی اجازت ملی جب اہلبیتؑ
اطہار شام سے واپس ہو کر وارد مدینۂ طیبہ ہوے تو بی بیون کے بین سے ایسا کہرام عظیم برپا ہوا
کہ در و دیوار سے آواز نوحہ و بکا بلند ہوئی چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ بحار وغیرہ مین لکھتے ہین
کہ حضرت ام کلثومؑ جب مدینہ جانے لگین تو روتی تھین اور یہ چند اشعار بملالت آثار پڑھتی تھین

مَدِیْنَۃَ جَدِّنَا لَا تَقْبَلِیْنَا		فَبِالْحَسَرَاتِ وَالْاَحْزَانِ جِئْنَا

اے مدینے ہمارے جد بزرگوار کے ہمارے آنیکو اپنے مین قبول نہ کر کیونکہ ہم بہت سے آلام و صدمات لیکر پہونچے ہین

اَلَا فَاخْبِرْ رَسُوْلَ اللّٰہِ عَنَّا ۔ بِاَنَّا قَدْ فُجِعْنَا فِیْ اَخِیْنَا

اَبْنِیْنَا

اے مدینے ہماری طرف سے جناب رسول خدا کو اسکی خبر کردے کہ ہم اپنے برادر بزرگوار کے غم مین مبتلا کیے گئے اور رولائے گئے

بدلہ

وَاَنَّ رِجَالَنَا بِالطَّفِّ صَرْعٰی ۔ بِلَا رُؤُسٍ وَقَدْ ذَبَحُوْا بَنِیْنَا

اور بدرستیکہ مرد ہمارے زمین کربلا پر بے سر پڑے ہین اور ہمارے اطفال کو دشمنون نے ذبح کر ڈالا

وَاَخْبِرْ جَدَّنَا اَنَّا اُسِرْنَا ۔ وَبَعْدَ الْاَسْرِ یَا جَدَّا سُبِیْنَا

اور اے مدینے ہمارے نانا کو خبر کردے کہ تحقیق ہم اسیر کیے گئے اور بعد اسکے بندی بنائے گئے

وَرَهْطُكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَضْحَوْا ۔ عَرَایَا بِالطُّفُوْفِ مُسَلَّبِیْنَا

اور جماعت آپکی یا رسول اللہ زمین کربلا پر عریان پڑی ہے کہ لباس بھی اُنکے جسم پر نہین ہے

وَقَدْ ذَبَحُوا الْحُسَیْنَ وَلَمْ یُرَاعُوْا ۔ جَنَابَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْنَا

اور یا رسول اللہ حسینؑ کو ظالمون نے ذبح کر ڈالا اور ہمارے بارے مین آپ کی رعایت نہ کی

فَلَوْ نَظَرَتْ عُیُوْنُكَ لِلْاُسَارٰی ۔ عَلٰی اَقْتَابِ الْجِمَالِ مُحَمَّلِیْنَا

یا رسول اللہ پس اگر آپ ملاحظہ فرماتے اپنی ذریت کے قیدیون کو کہ کجاوون پر اونٹو نکے بٹھائے گئے ہین تو آپ کو نہایت غم و الم ہوتا

رَسُوْلَ اللّٰہِ بَعْدَ الصَّوْنِ صَارَتْ ۔ عُیُوْنُ النَّاسِ نَاظِرَةً اِلَیْنَا

یا رسول اللہ بعد عزت اور پردہ کے ہم بے پردہ کیے گئے کہ ہمین ہر کس و ناکس دیکھتا تھا

وَكُنْتَ تَحُوْطُنَا حَتّٰی تَوَلَّتْ ۔ عُیُوْنُكَ ثَارَتِ الْاَعْدَا عَلَیْنَا

اور آپ جب تک تھے ہمین محفوظ رکھتے تھے اور جب سے کہ آپ نے انتقال فرمایا ہم پر اعدائے دین نے ظلم کیا اور وہ ہم پر غالب ہو گئے

اَفَاطِمُ لَوْ نَظَرْتِ اِلَی السَّبَایَا ۔ بَنَاتِكِ فِی الْبِلَادِ مُشَتَّتِیْنَا

اے فاطمہ زہرا اگر آپ اپنی بیٹیون کو مقید تمام شہرون مین تشہیر ہوتے دیکھتین تو نہایت محزون ہوتین

اَفَاطِمُ لَوْ نَظَرْتِ اِلَی الْحَیَارٰی ۔ وَلَوْ اَبْصَرْتِ زَیْنَ الْعَابِدِیْنَا

اے فاطمہ زہرا اگر آپ اپنی ذریت کو حیران و سرگردان دیکھتین اور اپنے پوتے امام زین العابدین کو باحال پریشان ملاحظہ کرتین تو کمال آپ کو رنج و ملال ہوتا

اَفَاطِمُ لَوْ رَاَیْتِنَا سُهَارٰی ۔ وَمِنْ سَهَرِ اللَّیَالِیْ قَدْ عَمِیْنَا

اے فاطمہ زہرا اگر آپ ہمین تمام شب جاگتے دیکھتین کہ ہم شب بیداری کے سبب سے گویا نابینا ہوگئے ہین تو آپ کو نہایت حسرت و افسوس ہوتا

اَفَاطِمُ مَا لَقِیْتِ مِنْ عِدَاكِ ۔ وَلَا قِیْرَاطَ مِمَّا قَدْ لَقِیْنَا

اے فاطمہ زہرا جو مصیبت کہ آپ کو آپ کے اعدا سے پہونچی وہ مثل ایک دانگ کے بھی نہین ہے بہ نسبت اُن مصائب کے جو ہمین ہمارے اعدائے دین سے پہونچی

فَلَوْ دَامَتْ حَیَاتُكِ لَمْ تَزَالِیْ ۔ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ تَنْدُبِیْنَا

پس اے فاطمہ زہرا اگر آپ اُس وقت مین زندہ ہوتین اور یہ حال ملاحظہ فرماتین تو قیامت تک ہمارے اس حال پر نوحہ و فریاد کرتین

وَعَرِّجْ بِالْبَقِیْعِ وَقِفْ وَنَادِ ۔ اَیَا ابْنَ حَبِیْبِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَا

اور اے منادی بقیع مین جا کر پکار کہ اے فرزند حبیب خدا کے

وَقُلْ یَا عَمِّ یَا الْحَسَنَ الزَّكِیَّ ۔ عِیَالُ اَخِیْكَ اَضْحَوْا ضَائِعِیْنَا

اور کہہ اے چچا حسن مجتبیٰ آپکے بھائی کے عیال کی حرمت ضائع ہوئی

اَیَا عَمَّاهُ اِنَّ اَخَاكَ اَضْحٰی ۔ بَعِیْدًا عَنْكَ بِالرَّمْضَا رَهِیْنَا

اے چچا آپ کے برادر عالی وقار آپ سے چھٹ کر زمین کربلا کی خاک مین مرہون ہو گئے

بِلَا رَاْسٍ تَنُوْحُ عَلَیْهِ جَهْرًا ۔ طُیُوْرٌ وَالْوُحُوْشُ الْمُوْحِشِیْنَا

کس طرح کہ سر مبارک اُن جناب کا اعدائے دین اُتار لے گئے اور لاش مبارک کو بے سر چھوڑ دیا اُن جناب پر وحوش و طیور نوحہ و شیون کرتے ہین

وَلَوْ عَایَنْتَ یَا مَوْلَایَ سَاقُوا	حَرِیْمًا لَا یَجِدْنَ لَهُمْ مُعِیْنًا

اور اے آقا اگر آپ ملاحظہ فرماتے حرم محترم کو اپنے کہ انکو مقید کر لے گئے اور انکا کوئی معین ومددگار دکھائی نہ دیتا تھا

عَلٰی مَتْنِ النِّیَاقِ بِلَا وِطَاءٍ	وَشَاهَدْتَ الْعِیَالَ مُکَشَّفِیْنَا

اور ان حرم محترم کو ان ملاعین نے بے فرش اونٹون کی پشتون پر سوار کیا اور اپنی عیال کو آپ ملاحظہ فرماتے کہ سر برہنہ تھے تو آپ کو نہایت صدمہ ہوتا

الا لعنة اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس بست و نہم فضائل جناب امیر المومنین علیہ السلام وبقیہ اشعار نوحہ حضرت ام کلثوم وقت ورود مدینہ ونوحہ وبکائی حضرت زینب علیہا السلام

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْهِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عِبَادَةٌ علماے اہلسنت نے اپنے کتب مناقب مین مثل خوارزمی وغیرہ کے کہ وہ اکابر واعاظم علماے اہلسنت وجماعت سے ہین اور علماے اہل تشیع نے اپنے کتب احادیث مین مثل بحار الانوار وعبقات الانوار فی امامة الائمة الاطہار وغیرہ بطرق متعددہ واسانید معتبرہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ جو شاگرد رشید تھے جناب امیر المومنینؑ کے اور باتفاق فریقین انکی جلالت قدر اسقدر ہی کہ محدثین ثقات فریقین ان سے روایت کرتے ہین اور باتفاق مورخین فریقین یہ وہ بزرگوار ہین کہ جنھین تین ہزار حدیثین فقط فضائل امیر المومنینؑ مین زبانی یاد تھین روایت کی ہی کہ جناب سید المرسلینؐ افضل النبیینؐ حبیب رب العالمین الملقب بہ طٰہٰ ویٰسین المبعوث الی الاولین والآخرین تاج الہادین الصالحین الزاہدین المتقین العابدین الراکعین الساجدین نبی الرحمة سراج الامة سید الثقلین نور المشرقین جد السبطین الحسنؑ والحسینؑ المنعوت فی سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی الممدوح فی دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی

المحمود فی وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی صاحب اللواء خاتم الانبیا سند الاصفیا سید العرب والعجم شفیع الامم ابو القاسم محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ مادامت الارض والسماء فرماتے ہین کہ جناب امیر المومنین سلطان المسلمین سید الوصیین نفس خیر المرسلین استاذ روح الامین یعسوب الدین قائد الغر المحجلین ولی رب العالمین خلیفة طٰہٰ ویٰسین والنبأ العظیم فی الکتاب المبین زوج سیدة نساء العالمین ابو الائمة الہداة المہدیین ناصر النبیین رئیس الصابرین قاتل المشرکین امام المتقین مجاہد الکافرین والناکثین والقاسطین والمارقین زینة العابدین والعارفین والزاہدین والراکعین والساجدین عمدة الشاکرین تاج الفاخرین سابق المسلمین اکبر المحسنین تنبیہ الغافلین وسیلة النادمین والتائبین افضل الصالحین والصادقین مخبط للکافرین والمنافقین والکاذبین اول الموحدین من الروحانیین موفور عملہ عن ضبط الکرام الکاتبین کہف الوری شمس الضحی زین الہدی نجم العلی صدر التقی المقصود من قول لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی ولی اللہ حجة اللہ اسد اللہ وجہ اللہ عین اللہ ید اللہ جنب اللہ کلمة اللہ نور اللہ حجاب اللہ حزب اللہ عفو اللہ قبلة اللہ کعبة اللہ غیب اللہ ارادة اللہ آل اللہ خلیفة ارض اللہ مالک ملک اللہ قاضی امر اللہ غالب کل غالب مطلوب کل طالب منجح المطالب امام المشارق والمغارب مظہر العجائب مظہر الغرائب مفرق الکتائب علی بن ابیطالبؑ الضارب بالسیفین والطاعن بالرمحین المصلی مع النبی الی القبلتین الباذل نفسہ لسید الکونین ابو الحسنؑ والحسینؑ صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ مادام النیرین کے روے انور کیطرف نظر کرنا عبادت ہی علماے اعلام اور فضلاے کرام رحمہم اللہ الملک المنعام اس مقام پر اس حدیث شریف کی شرح مین اسطرح لکھتے ہین کہ یہ فرما کر جناب رسالتمآبؐ کو خیال ہوا کہ جو لوگ ادراک زمانہ امیر المومنینؑ کا نہ کر سکینگے وہ اس ثواب سے محروم رہینگے لہذا حضرت نے بعد اسکے ارشاد فرمایا وَذِکْرُهٗ عِبَادَةٌ یعنی اگر نظر کرنا طرف روے مبارک علی ابن ابیطالبؑ کے ممکن نہو تو انکا ذکر کرو اسلیے کہ انکا ذکر بھی عبادت ہی بعد اسکے چونکہ دشمنان امیر المومنینؑ بہت کثرت سے تھے

اور حضرت کو خیال ہوا کہ شاید یہ لوگ کچھ شک کرین اس امر مین کہ کیا وجہ ہی کہ ذکر امیر المومنینؑ کا عبادت ہی حالانکہ سوا ذکر خدا کے کسی اور کا ذکر عبادت نہین ہو سکتا پس حضرتؑ نے حصول مزید یقین اور تفہیم و افہام حاسدین و منکرین و مبغضین کے واسطے اسکی وجہ بھی دوسری حدیث مین بلام تعلیل بیان فرمائی اور ارشاد کیا زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِذِکْرِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ لِاَنَّ ذِکْرَہٗ ذِکْرِیْ وَذِکْرِیْ ذِکْرُ اللّٰہِ وَذِکْرُ اللّٰہِ عِبَادَۃٌ یعنی زینت دو اپنی مجلسون کو ساتھ ذکر علی بن ابیطالبؑ کے اسواسطے کہ ذکر اُنکا میرا ذکر ہی اور میرا ذکر خدا کا ذکر ہی اور خدا کا ذکر عبادت ہی فَذِکْرُ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ پس ثابت ہوا کہ امیر المومنینؑ کا ذکر عبادت ہی اب تتمہ حدیث اول سنیے کہ بعد اسکے حضرتؑ کیا فرماتے ہین ارشاد کرتے ہین لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ اِیْمَانَ عَبْدٍ اِلَّا بِوِلَایَتِہٖ وَالْبَرَآءَۃِ مِنْ اَعْدَآئِہٖ یعنی خداوند عادل ایمان کسی بندہ کا قبول نہ کریگا جن و انس و ملائکہ وغیرہ مین سے مگر انکی ولایت و محبت کے ساتھ اور انکے اعدا کی برادت کے ساتھ مقصود صریح اس جملہ سے حضرت کا یہ ہی کہ جب تک کہ کوئی شخص حضرتؑ کو دوست نہ رکھتا ہو اور آپکے اعدا کو دشمن نہ رکھتا ہو تو اُسکا ایمان مقبول نہو گا پس جس شخص کا ایمان ہی نزدیک خدا مقبول نہ ہو وہ ہرگز ہرگز داخل بہشت نہین ہو سکتا کیون حضرات سُنے آپ نے فضائل و مناقب اور خصائل و مراتب حضرتؑ امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کے مگر افسوس ہزار افسوس کہ اشقیاے امت جفا کار نے اُنھین کی ذریت و عترت اطہار پر کیا کیا ظلم و ستم کیے مردان اہلبیتؑ کے سرون کو قلم کیا اور زیور و اسباب اہل حرمؑ کا لوٹ لیا اور خیمون مین آگ لگا دی کربلا سے تا کوفہ و شام اہلبیتؑ اطہار کو شتران برہنہ پر سوار کر کے شہر بشہر و دیار بدیار پھرایا بعد اسکے قیدخانۂ شام مین جس مین دن کو دھوپ اور رات کو اوس پڑتی تھی اسیر رکھا اور بعد مدت دراز کے اُنھین بہزار خرابی وطن جانے کی اجازت ملی چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ کتاب بحار وغیرہ مین لکھتے ہین کہ حضرت ام کلثومؑ جب مدینہ جانے لگین تو روتی تھین اور یہ چند اشعار بحالت آنا پڑھتی تھین

مَدِیْنَۃَ جَدِّنَا لَا تَقْبَلِیْنَا | فَبِالْحَسَرَاتِ وَالْاَحْزَانِ جِیْنَا

اے مدینے ہمارے جد بزرگوار کے ہمارے آنے کو اپنے مین قبول نہ کر کیونکہ ہم بہت سے صدمات و آلام سے کر پھر سے ہین

خَرَجْنَا مِنْکِ بِالْاَھْلِیْنَ جَمْعًا | رَجَعْنَا لَا رِجَالَ وَلَا بَنِیْنَا

اے مدینے جب ہم گئے تھے تو سب اہل و عیال ہمارے اور وارث ہمارے ساتھ تھے اور اب واپس آئے اسطرح کہ ہمارا کوئی وارث مردون مین سے باقی نہین ہی نہ کوئی فرزند باقی ہی

وَکُنَّا فِی الْخُرُوْجِ بِجَمْعِ شَمْلٍ | رَجَعْنَا حَاسِرِیْنَ مُسَلَّبِیْنَا

اور جب ہم نکلے تھے تو جماعت ہماری مجتمع اور مال و اسباب ساتھ تھا اور واپس آتے وقت ہم لُٹے ہوے سر برہنہ واپس آئے

وَکُنَّا فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ جَھْرًا | رَجَعْنَا بِالْقَطِیْعَۃِ خَائِفِیْنَا

اور جب ہم نکلے تھے تو باعلان و باظہار ہم خدا کی امان مین تھے اور جب واپس آئے تو بسبب قطع رحم و جور و ستم کے خوف زدہ واپس آئے

وَمَوْلَانَا الْحُسَیْنُ لَنَا اَنِیْسٌ | رَجَعْنَا وَالْحُسَیْنُ بِہٖ رَھِیْنَا

اور جب ہم گئے تھے تو ہمارے آقا حسینؑ ہمارے مونس و غمگسار تھے اور جب واپس آئے تو وہ جناب ہمارے ساتھ نہین ہین اور زمین کربلا مین مرہون ہوگئے اُنھین کھو آئے

فَنَحْنُ الضَّائِعَاتُ بِلَا کَفِیْلٍ | وَنَحْنُ النَّائِحَاتُ عَلٰی اَخِیْنَا

پس ہم ایسے برباد ہین کہ جنکا کوئی کفیل نہین ہی اور ہم اپنے بھائی پر نوحہ کنان ہین

وَنَحْنُ السَّائِرَاتُ عَلَی الْمَطَایَا | نُشَالُ عَلٰی جِمَالِ الْمُبْغِضِیْنَا

اور ہم وہ ہین کہ جن کو دشمنون نے شتران برہنہ پر سوار کر کے دیار بدیار پھرایا

وَنَحْنُ بَنَاتُ یٰسٓ وَطٰہٰ | وَنَحْنُ الْبَاکِیَاتُ عَلٰی اَبِیْنَا

اور ہم بیٹیان ہین جناب محمد مصطفےٰ الملقب بہ یٰسین و طٰہٰ کی اور ہم اپنے باپ کی شیدائیان ہین

وَنَحْنُ الطَّاھِرَاتُ بِلَا خَفَاءٍ | وَنَحْنُ الْمُخْلِصُوْنَ الْمُصْطَفُوْنَا

اور ہم بے شک وشبہہ طاہرات ہین اور ہم برگزیدہ اور خالص ہین

وَنَحْنُ الصَّابِرَاتُ عَلَی الْبَلَایَا ۔ وَنَحْنُ الصَّادِقُونَ النَّاصِحُونَا

اور ہم بڑی بڑی بلاؤن پر صبر کرنے والیان ہین اور ہم سچے اور نصیحت کنندہ لوگون مین ہین

اَلَا یَا جَدَّنَا قَتَلُوا حُسَیْنًا ۔ وَلَمْ یَرْعَوْا جَنَابَ اللّٰہِ فِیْنَا

ای نانا رسول خدا آپ کے نواسے حسینؑ کو ظالمون نے قتل کیا اور ان ملاعین نے بارگاہ عزت وجلالی باری کی کوئی رعایت ہم اہلبیت کے باب مین نہین کی

اَلَا یَا جَدَّنَا بَلَغَتْ عِدَانَا ۔ مُنَاهَا وَاشْتَفَی الْاَعْدَاءُ فِیْنَا

ای نانا رسول خدا ہمارے دشمن اپنی امیدون کو پہونچ گئے اور ہمین تکلیف دیکر انھون نے شفا پائی

لَقَدْ هَتَکُوا النِّسَاءَ وَحَمَّلُوْهَا ۔ عَلَی الْاَقْتَابِ قَهْرًا اَجْمَعِیْنَا

ای نانا رسول خدا آپکے حرم کی ہتک حرمت کی ظالمون نے اور انھین جبرًا و قہرًا اونٹو نکے کجاوونپر سوار کیا

وَزَیْنَبُ اَخْرَجُوْهَا مِنْ خِبَاهَا ۔ وَفَاطِمُ وَالِهٌ تُبْدِیْ الْاَنِیْنَا

ای نانا آپ کی نواسی جناب زینبؑ کو ان ملاعین نے انکے خیمہ سے نکالا اور ای نانا فاطمہ صغریٰؑ نواسی آپکی اپنے رنج والم کو ظاہر کرتی ہین

سُکَیْنَةُ تَشْتَکِیْ مِنْ حَرِّ وَجْدٍ ۔ تُنَادِیْ الْغَوْثَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَا

اور ای نانا سکینہؑ اپنی حرارت غم کی شکایت کرتی ہی اور اپنے پروردگار کو جو فریادرس اور رب العالمین ہی پکارتی ہی

وَزَیْنُ الْعَابِدِیْنَ بِقَیْدِ ذُلٍّ ۔ وَرَامُوْا قَتْلَهٗ اَهْلُ الْخَؤُوْنَا

اور ای نانا زین العابدین نواسا آپکا مقید بقید شدید ہی اور انکے بھی قتل کا ارادہ اہل خیانت نے کیا تھا

فَبَعْدَهُمْ عَلَی الدُّنْیَا تُرَابٌ ۔ فَکَاْسُ الْمَوْتِ فِیْهَا قَدْ سُقِیْنَا

پس بعد ایسے وارثون کے دنیا پر خاک ہی کیونکہ ہم نے اس دنیا مین بعد ایسے وارثون کے

گویا کہ کاسہ ہاے موت خود ہی پیے یعنی ہم زندہ مثل مردہ ہین

وَهٰذِیْ قِصَّتِیْ مَعْ شَرْحِ حَالِیْ ۔ اَلَا یَا سَامِعُوْنَ ابْکُوْا عَلَیْنَا

اور یہ قصہ میرا ہی مع میرے حال کی تفصیل کے ای سننے والو ہمارے حال پر گریہ و بکا کرو راوی کہتا ہی کہ زینبؑ جگرکباب مسجد کا دروازہ پکڑے چلاتی تھین کہ یا جداہ مین بھائی حسینؑ کی خبر شہادت لائی ہون اور سیلاب اشک خونین دیدۂ ر مدرسیدہ سے بہاتی تھین اور ایک ساعت آرام نہ لیتی تھین اور گریہ و نوحہ وبکا موقوف نہ کرتی تھین اور جب جناب امام زین العابدینؑ کو دیکھتی تھین تو غم والم انکا دونا ہوجاتا تھا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس سی ام اشعار در مدح جناب حیدرؑ کرار و شہادت محمدؑ و ابراہیمؑ فرزندان مسلم بن عقیلؑ و معلق ماندن لاش ابراہیمؑ بر آب فرات و غرق شدن مع لاش محمدؑ و حال قتل حارث بن عروہ قاتل پسران مسلمؑ

هَا عَلِیٌّ بَشَرٌ کَیْفَ بَشَرْ ۔ رَبُّهٗ فِیْهِ تَجَلّٰی وَظَهَرْ

آگاہ ہون مومنین کہ تمام مخلوقات وسائر کائنات مین اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالبؑ علیہما السلام وہ بندۂ خدا ہین جنکی ذات بابرکات مین قدرت حق تعالی کا جلوہ و ظہور ہی

کُلُّ مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَعْرِفْهُ ۔ مَوْتُهٗ مَوْتُ حِمَارٍ وَبَقَرْ

جو منحرف جادۂ دین اور گمراہ طریقۂ یقین بے معرفت ذات بابرکات اور بے ولاے وصی رسول کائنات مرجائے تو موت اسکی ایسی ہی جیسے گاؤخر یا اور حیوانات بے معرفت دین اسلام دنیا سے گذر جاتے ہین مومنین یہ مضمون بھی موافق حدیث ہی اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہوا ہی مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِهٖ مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً یعنے جو شخص کہ مرجائے اس حالت مین کہ اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانے تو موت اسکی موت جاہلیت ہی یعنی

وہ شخص کافر جیسے کہ ایام جاہلیت مین بت پرست مرجاتے تھے

قَوْسُهُ قَوْسُ نُزُوْلٍ وَّعُرُوْجٍ — سَهْمُهُ سَهْمُ قَضَاءٍ وَّقَدَرْ

وقت کارزار و ہنگام گیرودار دست حق پرست مین کمان کا خم اسطرح نمایان ہی جیسے کمان قدرت حق تعالی مین نزول و عروج ہوتا ہی یعنی جسکو چاہے اپنے مرتبہ سے گرادے اور جسکو چاہے مرتبۂ ادنیٰ سے پایۂ اعلیٰ پر پہونچادے اور تیر اُن حضرت کا مثل تیر قضا و قدر بے پناہ ہے

مَا رَمٰى رَمْيَةً اِلَّا وَكَفٰى — مَا غَزَا غَزْوَةً اِلَّا وَظَفَرْ

جس جنگ مین ایک تیر بھی حضرتؑ نے سر کیا اُس لڑائی کو فتح کرلیا اور کوئی معرکہ ایسا نہ ہوا کہ حضرت حملہ ور ہوے ہون اور اُس مین نصرت و ظفر نہ پائی ہو

اَغْمَدَ السَّيْفَ مَتٰى قَابَلَهُ — كُلُّ مَنْ جَرَّدَ سَيْفًا وَّشَهَرْ

جو نابکار شمشیر کھینچکر مقابل ہوا اُسکو حیدر کرار غیر فرار نے اپنی ہیبت سے ایسا مرعوب کیا کہ وہ تلوار نیام مین رکھکر فراری ہوا

حُبُّهُ مَبْدَاُ خُلْدٍ وَّنَعِيْمٍ — بُغْضُهُ مَنْشَاُ نَارٍ وَّسَقَرْ

دوستی و محبت شاہ ولایت موجب رحمت رب العزت اور سبب کامیابی نعمت ہاے جنت ہی اور بغض و عناد اُن حضرتؑ کا باعث عذاب الیم اور دخول نار جحیم ہی

خَصْمُهُ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ وَلَوْ — حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى وَشَكَرْ

دشمنان علی ابن ابی طالبؑ سے حق تعالی روز معاد بدشمنی و عناد پیش آئیگا اگرچہ وہ لوگ حمد و ثنای باری اور شکر گذاری مین اپنی زندگی بسر کرین

حِبُّهُ بَشَّرَهُ اللّٰهُ وَلَوْ — شَرِبَ الْخَمْرَ وَغَنّٰى وَفَجَرْ

اور دوستان جناب امیرؑ اگرچہ تمام عمر فسق و فجور اور میخواری اور معصیت خدا مین مبتلا رہین روز قیامت اُن لوگون کو رب العزت نے بشارت نعمت ہاے جنت دی ہی اور ثواب آخرت عطا فرمایا ہی

مَنْ لَّهُ صَاحِبَةٌ كَالزَّهْرَا — اَوْ سَلِيْلٌ كَشَبِيْرٍ وَّشَبَرْ

دنیا مین سوا اُن جناب کے کون ایسا ہی جسکی زوجہ مثل فاطمہ زہراؑ شفیعۂ روز جزا بنت جناب محمد مصطفی کے ہو اور کون ایسا ہی جسکے فرزند دلبند مثل سبطین رسول الثقلین جناب امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام کے ہین

مَنْ كَمَنْ هَلَّلَ فِيْ عَهْدِ صِبًى — اَوْ كَمَنْ كَبَّرَ فِيْ عَهْدِ صِغَرْ

کون شخص ہی جو مثل جناب امیر المومنینؑ گہوارۂ طفولیت اور عہد صغر سن مین تہلیل اور تکبیر خداوند قدیر کی بجالایا ہو

عِنْدَهُ دِيْوَانُ عُلُوْمٍ وَّحِكَمٍ — فِيْهِ طُوْمَارُ عِظَاتٍ وَّعِبَرْ

دفتر ہای علوم و حکمت کہ جن مین وعظ و نصیحت اور مضامین پند و عبرت صاحبان بصیرت اور اہل خبرتؒ کے واسطے ہین حضرت کی ذات فائض البرکات سے جاری اور نافذ ہوے

بُوْ تُرَابٍ وَّكُنُوْزُ الْعَالَمِ — عِنْدَهُ نَحْوُ سِفَالٍ وَّمَدَرْ

کنیت مبارک اُس جناب کی ابو ترابؑ ہی اور خزانہ ہاے عالم مثل سفال اور ریزہ ہاے خاک کے حضرت کے سامنے بے حقیقت و بیوقار ہین

كُلَّمَا اَحْزَنَهُ الدَّهْرُ سَلَا — اَيْنَ مَا اسْتَضْعَفَهُ الْقَوْمُ صَبَرْ

جب زمانۂ غدار منحرف ہوکر حضرت کو محزون و مغموم کرتا تھا تو حضرت مشیت ایزدی اور رضاے جناب احدی پر توکل کرکے اپنی تشفی و تسکین فرماتے تھے اور جب قوم جفاکار ظلم و ستم کرتی تھی آپ صبر کرتے تھے

نَاقَةُ اللّٰهِ فَيَا شِقْوَةَ مَنْ — مَا رَعَاهَا فَتَعَاطٰى وَعَقَرْ

اور منجملہ آپ کے القاب طیبہ کے ایک لقب مبارک آپکا ناقۃ اللہ ہی پس افسوس ہی شقاوت اور ظلم پر اُس ظالم کے جسنے اُس صالح المومنینؑ اور ناقۂ رب العالمین کی کچھ رعایت اور حفظ حرمت نہ کی اور مثل ناقۂ صالح شب نوزدہم ماہ صیام مین شہید کرڈالا

پیشانی رخشان شہ در ہر نظر در ہر نگہ	تابان چو خور روشن چو مہ شام و سحر صبح و مسا
قرآن ناطق روی او طاق حرم ابروی او	واللیل شد گیسوی او روشن جبینش و الضحیٰ
از بہر استمداد او جن و ملک دریاد او	نافذ بود ارشاد او از عرش تا تحت الثرا
از نقرم او مہ منخسف وز خجلتش خور منکسف	بر رای پاکش منکشف اسرار آجرام سما
منت کشش بی ریب و شک انس و جن و حور و ملک	از بار احسانش فلک گردیدہ با پشت دوتا
زیبا بر او تاج شہی شایان او چتر مہی	نشناختش با آگہی غیر از خدا و مصطفٰی
باشد امام اولین از نص ختم المرسلینؐ	ای کاش این جان حزین گردد برای او فدا
ثانی امام ما حسنؑ نور خدا سے ذو المنن	جان رسولؐ مؤتمن ابن علیؑ مرتضیٰ
ثالث حسینؑ آقاے ما او شافع فرداے ما	آقاے ما مولاے ما امروز و ہم روز جزا
زان پس امام چارمین سجاد زین العابدینؑ	آن سرور دنیا و دین آن پیشواے اتقیا
خامس امام معتمد آن باقرؑ علم احد	صابر بظلم لاتعد شاکر بر انعام خدا
صادقؑ امام راستان سادس براہ راست آن	کش راستان بر آستان باشند ہر دم جبہ سا
کاظمؑ امام ہفتمین آن آفتاب اوج دین	کز نور او روی زمین آمد پر از نور و ضیا
ہشتم امام ما رضاؑ کاسمش علی کردہ خدا	حیف آنکہ مامون از دغا بنمود مسموم جفا
باشد تقیؑ میر نہم در معجزاتش عقل گم	آن کو بغیر لفظ قم زندہ نماید مردہ ہا
باشد نقیؑ میر دہم آن روح آب آن جان ام	زان پس بود یک نقش سم رشک ہلال پر ضیا
زان پس امام عسکریؑ آن شاہ ملک برتری	جن و ملک دیو و پری منقاد امرش بی ریا
بس آن امام دو جہان آن ہادی کون و مکان	آن مہدیؑ آخر زمان آن قائم آل عبا

یارب بہ اثنا عشر از جملہ عصیان درگذر
برحال گریان یک نظر کن از رہ لطف و عطا

تمام شد

تقریظ و توثیق ریختہ خامۂ عنبر شمائہ عالیجناب مستغنی عن الالقاب جلالت مآب فخامت انتساب علام رتبت والا منزلت العلامۃ الفہامہ راس الجہابذۃ الکرام تاج العلماء العظام المبین للحلال و الحرام الہادی بمواعظہ و نصائحہ سائر الانام المحلا حل العلام والحبر القمقام العالم العامل و العیلم الکامل الصدر الشہیر الہمام النحریر القارع علی اعلام الرشاد السالک نہج الصدق و السداد السحاب الہامر و البحر الزاخر آیۃ اللہ فی العالمین و حجتہ علی الجاحدین صدر المحققین نجم الملۃ والدین مولانا و مولی الکونین ابو الفضل السید ناصر حسین لازالت شموس افاداتہم طالعۃ و اقمار افاضاتہم لامعۃ

باسمہ سبحانہ

یہ اخبار شریفہ و احادیث منیفہ جنکو سلیل الاطائب حمید الضرائب باذخ المراتب شامخ المناقب ذو المحامد الباہرہ و المحاسن الزاہرہ جناب حکیم سید حسین صاحب خصہم اللہ بالمواہب نے بحسن انتخاب مظان معتبرۂ معتمدہ سے جمع فرمایا ہی میرے نزدیک قابل اسکے ہین کہ مومنین بالیقین انکو اپنی مجالس مین ذکر کرین اور انکی قرات و استماع سے ماجور و مثاب ہون واللہ الموفق۔

لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین
عبدہ ناصر حسین بن العلامہ السید
حامد حسین الموسوی النیسابوری

تقریظ و توثیق چکیدۂ کلک گہر سلک قدسی سمات ملکی صفات الکوکب الدری الذی یہتدی بہ المستہدی القمر السنی والبدر المضی عمدۃ العلماء الاعلام زبدۃ الفضلاء العظام مولانا و مولی الکونین جناب السید

ذاکر حسین صاحب دام ظلہم العالی بدوام الایام واللیالی

باسمہ سبحانہ

علم کی سچی اور حقیقی خدمت تصنیف سے ہی۔لیکن فی الواقع تصنیف بہت بڑی ذمہ داری کا کام ہی کہ جسکا تحمل ہر شخص کے لیے آسان نہین ہی۔گو فراہمی اسباب زمانۂ حال نے جہان مصنفین کے لیے اُنکے انتشار فضل وکمال مین نہایت نمایان مدد دی وہان بعض متجاسرین کے لیے وہ اسباب سبب جرأت بھی ہوے۔زمانۂ گذشتہ کے کسی تجربہ کار کا مقولہ من صنّف فقد استہدف مشہور ہی۔مگر فی الحال اس مقولہ کی طرف سے بالکل اعتنا جاتی رہی ہی لیکن جو صاحبان عقل سلیم و فہم مستقیم ہین وہ تصنیف کے حقیقی معنی سمجھتے ہین اور اپنی تصنیف کو واقعی تصنیف بنانے کی کوشش کرتے ہین چنانچہ فی الحال ہمارے محترم دوست حاوی الفضائل والفواضل عمدۃ الاجلۃ والاماثل جناب حکیم سید حسین صاحب المتخلص بہ گریان لازالت افاضاتہ نے ایک تصنیف لطیف فن حدیث خوانی (یعنی فن روضہ خوانی) مین سالہاسال کی محنت اور کوشش مین مرتب فرمائی ہی۔یہ وہ بزرگوار ہین کہ جنھون نے جلد عاشر کتاب بحار الانوار حصۂ حالات حضرت خامس آل عبا سلام اللہ علیہ کا سلیس اُردو زبان مین بامحاورہ ترجمہ کیا اور نام اُسکا **مصائب الابرار** رکھا جسکو جملہ مومنین نے اُسی قدر کی نگاہ سے ملاحظہ فرمایا جسکا وہ مستحق تھا۔یہ وہ بزرگوار ہین کہ جنھون نے کتاب شرح اسباب وعلامات کی دونون مجلدات کو عربی زبان مین محشی فرمایا جسکا نام **حل المعضلات من شرح الاسباب والعلامات** رکھا ہی اور جسے تمام اطباے عصر اور فضلاے دہر نے نہایت پسند فرمایا۔یہ وہ بزرگوار ہین کہ جنکے قصائد مدح جناب امیر المومنین و دیگر ائمہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین مین بکثرت اُردو۔فارسی۔عربی زبان مین موجود ہین اور اکثر حضرات مومنین لکھنؤ وغیرہ نے اُنکو مجالس عدیدہ اور محافل پسندیدہ مین سنا ہی

اور اُنکی ازحد تعریف وتوصیف فرمائی ہی اور اُنکے دیدہ ہاے دل روشن ومنور ہوے ہین۔یہ بیان کرنا کہ فن حدیث کیا ہی اور اُسکا مرتبۂ شرف وبزرگی کیسا ہی اور اُسکی تنقید کیونکر ہوتی ہی۔اُسکے احوال رجال کا جانچنا اور متن حدیث کو سمجھنا کسقدر صعب ہی۔ان سب کا بیان اس مختصر تمہید مین نامناسب ہی۔مگر یہ امر واضح ہی کہ ان صعوبات کا درجہ حسب افادات ہمارے علماے اعلام کے حالات جناب سید الشہدا روحی و ارواح العالمین لہ الفدا مین آجکل زیادہ بڑھ گیا ہی جسکے بہت سے وجوہ عام مومنین بھی جانتے ہین اور جنکی تفصیل خالی از تطویل نہین ہی۔بہرکیف تمیز صحیح وسقیم وحق وباطل کے لیے جو علوم وضع ہوے ہین مثل علم رجال وفن درایت وغیرہ وغیرہ اولاً تو اُنکا حاصل کرنا اس امر کے لیے ضروری ہی۔اسکے بعد بھی ذوق سلیم اور اُس خداداد قوت قدسیہ کی ضرورت ہی جو صواب کو خطا سے علٰحدہ کرنے مین معین ہو۔وہی وہ ملکۂ فاضلہ ہی جس کو خداوند عالم جسکے لیے پسند کرتا ہی اُسی کو عطا فرماتا ہی اور ہر شخص کا حصہ نہین ہی۔وہی وہ نور ہادی ہی جسکی ضو سے نفس حدیث کی حالت صاحب ملکہ پر ظاہر ہو جاتی ہی کہ یہ کلام امام علیہ السلام کا ہی یا نہین۔اسی طرح جب پورے پایۂ کمال پر وہ قوت ترقی پاتی ہی تو ہر امر مین راہ واضح اور طریقۂ مستقیم کی پوری ہدایت کرتی ہی۔لیکن ظاہر ہی کہ یہ قوت عموماً علما مین بھی میسر نہین ہوسکتی۔چہ جاے ذاکرین۔لہذا قرین عقل یہی بات ہی کہ ذاکرین اس باب مین پیروی علماے محققین ربانیین کی کرین جنھون نے اپنی تصانیف عالیہ مین تحقیق وتنقید سے کام لیا ہی اور تسامح دور از کار کو اس باب مین دخل نہین دیا اور چاہیے کہ ایسے ہی علما کی تصانیف منیفہ کو ماخذ قرار دیکر اخذ احادیث وروایات فرمایا کرین اور اگر کسی امر مین اشتباہ ہو تو اُسکو محققین ومتقدمین علماے موجودین سے دریافت کرلیا کرین۔اور اگر احیاناً بغرض تحصیل ثواب جزیل یا ابقاے ذکر جمیل اس باب مین تصنیف کا خیال فرمائین تو زیادہ تر احتیاط کو کام مین لائین اور مشتبہ احادیث و

اخبار کی بابت محققین علماسے استفادہ کرنے مین پوری زحمت اُٹھائین چنانچہ ہمارے محترم دوست نے اپنی اس تصنیف منیف مین جسکا نام مجالس حسینیہ ہے یہی طریقہ اختیار کیا اور روایات وواقعات کے مآخذ معتبرہ سے اخذ کرنے مین اور اُنکی بابت رفع اشتباہات مین نہایت کوشش بلیغ فرمائی۔ اولاً اصول کتب معتبرۂ اخبار و احادیث واسفار معتمدۂ مقاتل وسیر وتواریخ کی طرف رجوع فرمائی اور روایات وحالات کو نہایت احتیاط سے انتخاب کیا اور ترتیب فضائل اور ربط مصائب دیگر مجالس کو حسب طریقۂ شائعہ مرتب کیا پھر مکرر نظر فرماکر تحقیق امور مشتبہہ مین رجوع کی طرف سرکار شریعتمدار سلطان الفقہآء والمتکلمین یعسوب العلمآء والمتعلمین آیۃ اللہ فی العالمین وحجتہ علے المجاحدین صدر المحققین نجم الملۃ والدین ابوالفضل جناب الاخ المعظم آقا السید ناصر حسین صاحب ادام اللہ ظلہم العالی علی رؤس الموالی کے اور اُنکی خدمت قدسی منزلت مین ایک مدت تک اہتمام اور عرق ریزی سے کبھی مسودات کو پیش فرماکر اور کبھی مجالس مین سناکر حل مقامات مشکلہ فرمایا اور کوئی دقیقہ اپنی تالیف کو بینظیر بنانے مین فروگذاشت نہین کیا۔ میرے خیال مین اسوقت چونکہ حالات اور واقعات متعلق بواقعۂ شہادت حضرت خامس آل عبا علیہ آلاف التحیۃ والثنا کی بابت عوام مومنین کی طرف سے یہ برابر استدعا ہو رہی ہی کہ ہمارے لیے اُردو مین بطرز حدیث خوانی وہ کتب ہونا لازمی ہین کہ جنکی روایات پر ہم اعتماد کرین۔ پس میری راے مین جناب حکیم صاحب موصوف نے ایک بڑی اہم ضرورت کے پورا کرنے مین کافی حصہ لیا ہی اور نہایت گرانقدر خدمت کو انجام دیا ہی۔ ہمارے پاس سواے دعاے خیر اور اظہار شکریہ اور کوئی بہتر عوض نہین ہی جو ہم پیش کرین۔ اور نیز ہم بارگاہ ایزدی مین بادب عرض کرتے ہین کہ اس خدمت جمیلہ کو حسن قبول عنایت کرے۔ اور اپنے مقربان بارگاہ صمدیت کے لیے اس کام کو پسند فرمائے۔ اور جملہ حضرات ائمۂ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین اور خصوصاً حضرت خامس آل عبا روحی

لہ الفدا اس خدمت گزاری سے نہایت راضی اور خوشنود ہون۔ اگرچہ جناب حکیم صاحب کی کتاب کی پوری داد تو وہی بزرگوار دے سکتے ہین جو صدق وراستی کے سیدھے راستے مین چلنے کو اعظم مطالب واہم مآرب تصور کرتے ہین اور اُسی کے جویا رہتے ہین لیکن میرے خیال مین کوئی ناظر منصف عام اس سے کہ جادۂ تحقیق کا دلدادہ ہو یا وادی تسامح کا فریفتہ اُسکے مجالس کی حسن ترتیب وبراعت عنوان وسہولت الفاظ وجودت ربط وحسن ختام مین کلام نہین کرسکتا ہی۔ احقر افقر ذاکر حسین عفی عنہ

ذاکر حسین

تقریظ وتوثیق چکیدۂ قلم افادہ وافاضت شیم سرکار شریعتمدار فخر المحققین صدر المدققین قامع اساس الضالین قاطع اعناق الملحدین العیلم العلامۃ والنحریر الفہامۃ الذی لاحظ لہ غیر الزہادۃ ولاشغل لہ سوی العبادۃ الدر الفاخر العلم الزاہر جامع المناقب والمفاخر مولانا السید محمد باقر ادام اللہ ظل افضالہ علی رؤس المومنین واطال بقاؤہ بحق محمد وآلہ المیامین

باسمہ سبحانہ ولہ الحمد

این مجالس شریفہ کہ جناب حذاقت مآب فضائل ومکارم نصاب عمدۃ الاماجد الاطیاب نخبۃ الاکارم الانجاب سلالۃ السادۃ الاطائب جناب حکیم مولوی سید حسین صاحب اسبغ اللہ علیہ فواضل النعم والمواہب بحسن سعی واہتمام از مظان معتبرہ

کتب معتمدہ اثر انتخاب والتقاط نمودہ اند انشاء اللہ تعالی
قراءت واستماعش موجب اجر جزیل و ذخر جمیل وخوشنودی رب
جلیل وائمہ بہالیل سلام اللہ علیہم بالغداۃ والاصیل خواہد بود
وفقنا اللہ وسائر المومنین لما یحبہ ویرضاہ۔

لا الہ الا اللہ الفقور
عبدہ محمد باقر بن
محمد بن علی الرضوی

تقریظ وتوثیق ریختۂ کلک جواہر سلک سرکار شریعتمدار السید الفقیہ والحبر النبیہ وارث علوم اہل البیت علیہم السلام المقتفی آثار اجدادہ البررۃ الکرام محط رحال العلماء الاعلام ومہبط فیوض اللہ الملک العلام ملاذ الانام معاذ الایتام ظہیر الاسلام کاشف الظلام مولانا السید محمد ہادی صاحب جاہہم اللہ بجزیل المواہب

باسمہ سبحانہ

واقعاً این کتاب مستطاب مجالس حسینیہ کہ عالی مراتب جلیل المناقب جمیل الضرائب سلیل البہالیل الاطائب صفوۃ الافاضل الاعیان فاقد الاشال والاقران جناب الحکیم سید حسین صاحب صانہ رب المشرقین وجاہ بکل ماتقربہ العین در فضائل ومصائب اہل بیت اطائب صلوات اللہ علیہم جمع فرمودہ اند کتابی ست بی مثیل کہ باوجود مراعاۃ مآخذ معتبرہ واخبار موثقہ کمال ورجہ صرف مناسبات وبذل مرغبات نمودہ اند فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔ وانا العاصی محمد ہادی الرضوی تجاوز اللہ عنہ یوم یوخذ بالنواصی۔

ہو المحسن وانا المسیٔ
محمد ہادی الرضوی

تقریظ وتوثیق ریختۂ خامۂ ہدایت شمامۂ سرکار شریعتمدار نسیج وحدہ وفرید عہدہ ظہیر الشیعۃ ظہر الشریعۃ صاحب الملکات الملکیۃ والقوۃ القدسیۃ عز المومنین عین الشامخین منار المہتدین خیر اللاحقین مولانا ومولی الزمن جناب آقا السید نجم الحسن صاحب ادام اللہ ظلال افضالہ واطال بقاءہ بحق محمد وآلہ

باسمہ سبحانہ

کتاب مستطاب مجالس حسینیہ کہ جناب فضائل مآب حمید الضرائب سلیل الاطائب جمیل المناقب ذی المحامد السامیۃ والمفاخر النامیۃ جناب حکیم سید حسین صاحب دامت مکارمہ بعنوان انیق وترتیب رشیق تالیف فرمودہ اند وروایات واخبار از کتب معتبرہ فراہم نمودہ اند انشاء اللہ ذکر واستماع آن موجب ثواب وباعث رضاے ائمۂ اطیاب میباشد۔ فقط حررہ السید نجم الحسن عفی عنہ۔

لا الہ الا اللہ
ولی المنن عبدہ
السید نجم الحسن ۱۳۰۸

تقریظ وتوثیق چکیدۂ خامۂ فیض شمامۂ سرکار شریعت مدار الجامع بین رتبتی العلم والعمل المشمر عن ذیلہ لدفع الزیغ والزلل الذی لاینقطع مدرارہ ولایشق غبارہ ولاتقتفی آثارہ وتجتنی اثمارہ اللج الذی لاساحل والنجم الذی لاآفل

اور چھپائی اعلیٰ درجہ کی ہی تقطیع ۲۰+۲۶ - پر نہایت تصحیح و اہتمام سے طبع کیا گیا ہی جملہ شائقین
بالیقین و ذاکرین حضرات ائمۂ طاہرینؑ جناب مصنف صاحب سے طلب فرماسکتے ہین محصولڈاک
ذمۂ خریدار ہی - قیمت فی جلد -

ہدیّۃ السعداء بترجمۃ حدیث الکساء - اس رسالہ کا آغاز ایک خطبۂ مختصرہ اور آیۂ تطہیر سے ہی
اور تفسیر مین اُسکی حدیث کسا مع ترجمہ سلیس اُردو زبان مین لکھی گئی ہی - یہ مبارک رسالہ قابل
اسکے ہی کہ تمام مومنین صبح و شام اسکو بطور وظیفہ پڑھا کرین قیمت مع محصولڈاک

اور چھپائی اعلیٰ درجہ کی ہی تقطیع ۲۰+۲۶ - پر نہایت تصحیح و اہتمام سے طبع کیا گیا ہی جملہ شائقین بالیقین و ذاکرین حضرات ائمۂ طاہرینؑ جناب مصنف صاحب سے طلب فرما سکتے ہین محصولڈاک ذمۂ خریدار ہی۔ قیمت فی جلد۔

ہدیۃ السعداء بترجمۃ حدیث الکساء۔ اس رسالہ کا آغاز ایک خطبۂ مختصرہ اور آیۂ تطہیر سے ہی اور تفسیر مین اسکی حدیث کسا مع ترجمہ سلیس اردو زبان مین لکھی گئی ہی۔ یہ مبارک رسالہ قابل اسکے ہی کہ تمام مومنین صبح و شام اسکو بطور وظیفہ پڑھا کرین قیمت مع محصولڈاک

قال اللہ تعالیٰ [illegible] العذاب الاکبر [illegible] لعلہم یرجعون

بفضل ایزد واہب و طفیل ائمۂ اطائب نسخۂ مبارکہ موسومہ بہ

ینابیع المصائب

حصہ اول

از مؤلفات جناب حاجی آخوند مرزا قاسم علی صاحب کربلائی المشہدی زاد فضلہ

[illegible] لکھنؤ [illegible]

فہرست مجالس ینابیع المصائب حصۂ اول

نمبر مجلس	خلاصہ مضمون	صفحہ
۱	مجلس اول مذمت پیروی شیطان وحسد وقبائح آن وبجسد قتل شدن ہابیل بن آدمؑ ومصائب آل رسولؐ۔	۵
۲	مجلس دوم ذکر موت ووفات ابوذر غفاریؓ وغسل وکفن ودفن ایشان وبید فنی امام حسینؑ وحال سر انور آنحضرتؑ	۱۱
۳	مجلس سوم فضائل صحابۂ کبار وشیعیانؓ ووفات سلمانؓ فارسی وغسل وکفن ودفن ایشان وبید فنی امام حسینؑ وحال سر انور آنحضرتؑ۔	۱۴
۴	مجلس چہارم بیوجہ قتل کردن مومنی را وعذاب آن وقتل شدن قنبرؓ ونجات یافتن سید علوی از قتل شدن وذکر شہادت امام حسینؑ۔	۲۰
۵	مجلس پنجم فضیلت صحبت عالم دین وطالب علم وشہادت شاہزادہ علی اکبرؑ ومصائب آل رسولؐ ورسیدن سر انور امام حسینؑ بدربار یزید۔	۲۸
۶	مجلس ششم تاکید تحصیل علم دین وفضیلت مومن عالم واز رحلت او رخنہ شدن در اسلام ومصائب امام حسینؑ ومتفرق دفن شدن آل رسولؐ بعالم غربت۔	۳۲
۷	مجلس ہفتم ذکر موت وحال قبرہائے گذشتہ وآمدن سہ دوست بوقت آخر وسوال وجواب ایشان وقبض روح سلیمانؑ پیغمبر ومتفرق دفن شدن آل رسولؐ وحال سر انور امام حسینؑ۔	۳۸
۸	مجلس ہشتم ذکر موت وحال احتضار مومن صالح وتشریف فرما شدن ائمہ ہدیؑ وحال امام حسینؑ بروز عاشورا	۴۴
۹	مجلس نہم ذکر اجر رسالت بہ مودت آل رسولؐ وفضائل علی مرتضیٰؑ ومحبین ایشان وانجام دشمن ایشان وحال احتضار دوست ودشمن اہل بیت رسالت ومصائب امام حسینؑ	۴۸
۱۰	مجلس دہم ذکر موت وحساب عمر انسان وحال نفس او در خواب وانجام او ومکافات گناہان مومن وانتقال وغسل وکفن ودفن او واحترام روح مومن وحال اسیری امام زین العابدینؑ۔	۵۶
۱۱	مجلس یازدہم ذکر بعض حروف مقطعات وتاکید محبت جناب حسنینؑ وخبر شہادت ایشان بیان فرمودن جناب رسول خداؐ وانجام ظالمان وقاتلان ایشان واحوال جانکنی وموت وحال قبر وعذاب دشمن آل رسولؐ ومصائب حسنینؑ وفریاد اہل حرم آن حضرات بہ روضۂ رسول خدا۔	۶۳
۱۲	مجلس دوازدہم فضائل شیعہ وعلامات ایشان وفضائل سعد بن معاذ ونافرمانی کنعان بن نوحؑ نبی وانجام او ومصائب امام حسین علیہ السلام وفریاد کردن اہل حرم آن حضرت وویران شدن خانۂ نبوت بظلم بنی امیہ۔	۷۰
۱۳	مجلس سیزدہم ذکر موت وآمدن سہ دوست بوقت جانکنی مومن وسوال وجواب ایشان وعلامات حال احتضار وثواب تشییع وتربیع ونماز جنازہ وجنازۂ جناب خدیجۂ کبریٰؑ وفاطمہؑ بنت اسد وجناب حمزہ وبرداشتن رسول خدا ودفن شدن امام حسینؑ بعد سہ روز۔	۷۹

نمبر مجلس	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۱۴	مجلس چہاردہم علامات وصفات مومن وصبر بر مرض وثواب عیادت بیمار و حاجت روائی او وغارت نمودن اعدا اسباب ورداو فرش امام زین العابدینؑ بیمار کربلا واسیری آن حضرت۔	۸۲
۱۵	مجلس پانزدہم ذکر موت وحال جانکنی مومن ورضامندی او بقبض روح ومعرض آفات وبلا بودن انسان واحوال محشر وبیدفنی امام حسینؑ بروز عاشورا واسیری اہل بیت آنحضرت	۸۴
۱۶	مجلس شانزدہم ذکر موت وصفات مومن وفوائد موت در یکی از ایام ہفتہ ووسائل نجات وفوائد جریدتین واعزاز واحترام روح مومن زائر وباکی ومصائب امام حسینؑ واسیری اہل حرم آنحضرت و ویرانی خانۂ رسالتؐ۔	۹۱
نقول اسناد توثیق حضرات علمائے اعلام دامت برکاتہم	صورت توثیق جناب آیۃ اللہ فی العالمین صدر المحققین ابو الفضل آقا السید ناصر حسین صاحب مدظلہم العالی علی رؤس الموالی	۱۰۱
	صورت توثیق جناب آیۃ اللہ فی العالمین البحر العلوم الزاخر آقا السید محمد باقر صاحب مدظلہم العالی علی رؤس الموالی	۱۰۲
	صورت توثیق جناب آیۃ اللہ فی العالمین المنتجع الحاضر والبادی آقا السید محمد ہادی صاحب مدظلہم العالی علی رؤس الموالی۔	۱۰۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَیُمِیْتُ الْاَحْیَآءَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ لَاسِیَّمَا عَلٰی نَفْسِہٖ وَوَزِیْرِہٖ وَخَلِیْفَتِہٖ عَلِیٍّ سَیِّدِ الْاَوْصِیَاءِ وَاٰلِہِمَا النُّجَبَاءِ الْاُمَنَاءِ وَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعْدَآئِہِمْ وَظَالِمِیْہِمْ وَقَاتِلِیْہِمْ فَاِنَّہُمْ اَشْقَی الْاَشْقِیَاءِ اَمَّا بَعْدُ

قلوب صافیۂ برادران ایمانی اور خواطر زاکیۂ اخلائے روحانی پر مخفی نہ رہے کہ یہ نسخہ مبارکہ موسومہ بہ ینابیع المصائب جو دو حصوں پر شامل ہے اور اسکا حصہ اول یہ ہے جس میں چند مجالس مختصرہ جو مشتمل ہیں فضائل ومصائب اولیاء اللہ پر اور کتب معتبرہ سے ماخوذ ہیں واللہ الموفق والمعین وبہ نستعین

مجلس اول مذمت پیروی شیطان وحسد وقبائح آن وبسبب حسد قتل شدن ہابیل بن آدمؑ ومصائب آل رسولؐ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّہٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ خداوند عالم قرآن مجید میں فرماتا ہے اے وہ گروہ کہ ایمان لائے ہو پیچھے پیچھے نہ چلو تم شیطان کے قدموں کے یعنی تم اسکی پیروی نہ کرو اور جو پیروی کرے شیطان کے قدموں کی پس تحقیق کہ شیطان حکم کرتا ہے ساتھ فحش اور بدی کے اور خدا فرماتا ہے وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ اور پیروی نہ کرو تم

شیطان کے قدمون کی تحقیق کہ وہ تمہارے لیے دشمن ظاہر ہی اور خدا فرماتا ہی اِنَّہٗ عَدُوٌّ
مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ تحقیق کہ وہی شیطان دشمن گمراہ کرنے والا ظاہر ہی حضرات اسی طرح متعدد آیات
مین مذمت شیطان رجیم کی ہی پس انسان کو لازم ہی کہ حکم خدا پر عمل کرے اور شیطان کو دشمن
بزرگ وظاہر اپنا سمجھے اور اُسکے مکر و فریب مین نہ آوے ورنہ انجام بد ہوگا اور وجہ عداوت
شیطان کی انسان سے یہ ہی کہ پیدائش نبی جان کی قبل پیدائش نبی آدم کے ہوئی جیسا کہ
اس آیہ کریمہ سے ظاہر ہوتا ہی وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ وَالْجَآنَّ
خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ اور البتہ پیدا کیا ہم نے انسان یعنی آدم کو آواز کرتی ہوئی
مٹی سے جو قبل مین پانی ملی ہوئی متغیر تھی اور پیدا کیا ہم نے جان کو قبل آدم کے آتش تیز سے
اور شیطان رجیم بھی جنون سے ہی جب حکم خدا ہوا تھا ملائکہ کو کہ آدم کو سجدہ تعظیمی کرو پس
ملائکہ نے تو سجدہ کیا اور شیطان نے نہین کیا اور تکبر کیا اور کہا خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ
مجھے تو آگ سے پیدا کیا اور آدم کو خاک سے پیدا کیا پس وہ بوجہ تکبر کے راندہ درگاہ ہوا اسی وجہ
سے عداوت ہوئی ہی اور ہر وقت بنی آدم کے درپی ہی اور چاہتا ہی کہ اون کو گمراہ کرے اور بہت
سے بنی آدم اُسکے مکر و فریب مین آکر گمراہ ہوے اور شیطان لعین نے ہزارون برس تک
عبادت خدا کی او خطیب ملائکہ تھا اور فرشتون کے ساتھ آسمانون تک جاتا تھا مگر جب تکبر کیا
تو طوق لعنت مین ابدالآباد گرفتار ہوا اور شیاطین انس سے بھی ایک بیجیا تھوڑی مدت تک اُسکا
رفیق ہوا اور دونون نے مل کر احکام اور اوامر و نواہی الٰہی کو برہم کیا اور اکثر لوگون کو گمراہ کیا
جسکی خبر جناب رسول خدا نے اسطرح دی تھی کہ عنقریب میری امت کے تہتر فرقے ہونگے اور وہ
سب ناری ہونگے مگر ایک فرقہ اُن مین سے ناجی ہوگا پس دانا کو لازم ہی کہ اُس فرقۂ ناجی کی
تلاش کرکے موافق اُنکے اعتقادات کو درست کرے اور شیاطین و اشرار کے فریب مین نہ آوے
اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شُرُوْرِ شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ خداوندا محفوظ رکھ ہمارے گروہ مومنین و
مومنات کو شرون سے شیاطین جن و انس کے بحق حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کیونکہ

دنیا مقام امتحان ہی جس مین گل بھی ہین خار بھی ہین اور گنج بھی ہین زہردار مار بھی ہین اور
نیک و بد سے پُر ہی اور حسد و کینہ اور بغض و عداوت اور تکبر و نخوت اور غیبت وغیرہ اہل دنیا
کے نزدیک ہنر ہو رہے ہین اور اُنکو خوف معاد بالکل نہین جزا و سزا سے غافل ہین باوجود
اسکے اپنے تئین بہت زیرک اور ہوشیار گمان کرتے ہین جس سے شیطان غالب ہو رہا ہی
اور وہ اپنے کام سے غافل نہین ہی اور ہر وقت مع اپنے لشکر کے بنی آدم پر حملہ کرتا ہی جو قول
معصوم سے ثابت ہی قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ اِبْلِيْسُ لِجُنُوْدِهٖ اَلْقُوْا بَيْنَهُمُ الْحَسَدَ
وَالْبَغْيَ فَاِنَّهُمَا يَعْدِلَانِ عِنْدَ اللّٰهِ الشِّرْكَ چنانچہ بحار الانوار مین منقول ہی فرمایا حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ابلیس لعین اپنی فوج سے کہتا ہی درمیان بنی آدم کے حسد و بغاوت
ڈالدو تحقیق کہ وہ دونون یعنی حسد اور بغاوت نزدیک خدا کے برابر شرک کے ہین اور
جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا حسد ایمان کو کھاتا ہی جیسے آگ لکڑی خشک کو
کھا جاتی ہی وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَفٰى لِلْحَسُوْدِ حَسَدُهٗ اور فرمایا اُن حضرت نے کہ حاسد کے
واسطے حسد اُسکا کافی ہی اور منقول ہی کہ جب تک حاسد حسد کو بزبان اظہار نہ کرے تب تک
اُسکا مواخذہ نہین ہی اور جب اظہار کیا تو اُسوقت کرام کاتبین لکھتے ہین اور قول حکما ہی کہ
حسد بدترین بدی لاعلاج ہی جبھی تو خداوند عالم اپنے حبیب سے فرماتا ہی پناہ مانگ شر سے
حاسد کے جبکہ وہ حسد کرے اور حاسد بوجہ حسد کے ایسی بلا مین مبتلا ہوتا ہی کہ مادام الحیات
اُسکی مشقت سے نجات نہ پائیگا واقعی مومنین ہر امر کو بکمال حسد و عناد حاسدین نے
بدل ڈالا ہی یہان تک کہ روز عاشورا کی فضیلت مین احادیث وضع کیے ہین اور ایسے روز
مصیبت کو روز عید قرار دیا ہی اور انبیا تک کو خاطی بنایا اور اُنپر اتہام کیا پس تغییر و تبدیل
کلام کی اُن سے کیا بعید ہی جیسا کہ صحاح مین عائشہ سے روایت ہی کہ ایک دن رسول خدا
مع اپنے اصحاب کے تشریف لیے جاتے تھے اور مدینہ مین ایک یہودی کے یہان غمی
ہو گئی تھی اور اُسکے اقربا اُس میت کو رو رہے تھے یہ سنکر اُن حضرت نے فرمایا اُسپر تو عذاب

ہو رہا ہے اور یہ لوگ اسکو رو رہے ہیں پس عمر نے جو اس حدیث کو سنا تو کہا لوگون کے رونے
سے میت پر عذاب ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ جہلا اب تک کہتے ہین کہ صبح و شام میت پر رونا گناہ
ہے حالانکہ اسکی خوبیان یا مصائب یاد کر کے رونا اسکا احترام ہے اور حاسدین کے حسد کی ابتدا
زمانہ حضرت آدمؑ سے ہوئی اور اُس وقت سے اب تک حاسدین نے دوستان خدا پر کیا کیا
ظلم وستم کیے اور وہ دوستان خدا کیسی کیسی بلاؤن مین مبتلا ہوے پہلے شیطان نے حضرت
آدمؑ پر بوجہ سجود ملائکہ کے حسد کیا اور کیا کیا عداوتین اُنکے ساتھ کین جنکے سبب سے وہ مبتلاء
بلا ہوے اور جنت سے دنیا مین آئے پھر اولاد آدم مین باہم حسد اور عداوت پیدا کردی
جسکی وجہ سے قابیل لعین نے حضرت ہابیلؑ کو شہید کر ڈالا چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ
بحار الانوار مین روایت فرماتے ہین کہ سلیمان بن خالد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے عرض کیا کس سبب سے قابیل نے ہابیل کو قتل کیا حضرت نے فرمایا اسوجہ سے کہ آدم
صفی اللہ نے ہابیل کو اپنا وصی و جانشین کیا تھا جب حق سبحانہ تعالی نے حضرت آدم کو وحی
کی کہ وصایت اور اسم اعظم ہابیل کو دین اور قابیل اُنکا بڑا بھائی تھا جب اُسنے یہ حکم خدا
سنا تو غضب ناک ہو کر کہنے لگا کہ یہ حق میرا ہے اُسوقت آدمؑ نے فرمایا کہ تم دونون درگاہ
خدا مین قربانی کرو جسکی قربانی قبول ہوگی وہی لائق ہے حسب الحکم دونون نے قربانی کی تو قابیل
کی قربانی مقبول نہ ہوئی اور ہابیل کی قربانی قبول ہوئی اُسوقت قابیل کو حسد اور بغض ہوا اسی وجہ
سے اپنے بھائی ہابیل کو شہید کیا حضرات سنا آپنے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ہابیل
کو بحکم خدا وصی و جانشین کیا تو قابیل لعین کو حسد اور عناد ہوا اور اپنے بھائی کو شہید کیا اسیطرح
جناب رسولؐ خدا نے اپنے ابن عم امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو بحکم خدا وصی
و جانشین اپنا کیا تھا اسی حسد اور بغض و عناد سے ایک حاسدہ ملعونہ نے آنحضرتؐ کو زہر
دیکر شہید کیا اور بعد آنحضرت کے اعدا نے اُنکی آل اطہار پر کیا کیا ظلم وستم کیے آہ دروازہ
کو آگ لگائی اور اُسکو گرا کے نامحرم داخل حرم سرا ہوے اور وہ دروازہ جناب سیدہ پر گرا دیا

جسکی وجہ سے صدمہ عظیم پہونچا یہانتک کہ شاہزادہ محسن شکم اطہر مین شہید ہوا آخر وہ مخدومہ
اُسی درد پہلوے شکستہ اور مفارقت مین اپنے پدر بزرگوار کی روتے روتے بعد تھوڑے
دنون کے انتقال کر گئین اور جناب امیر [illegible] کے گلوے انور مین ریسمان ستم ڈالکر باہر
لائے اور طرف مسجد کے لیگئے اور طالب بیعت ہوے جب انکار کیا تو آمادہ قتل ہوے
اور تاکید تمسک ثقلین اور حکم رسول خداؐ اعدا نے بالکل فراموش کیا حالانکہ کچھ زمانہ نہ گذرا تھا
اور کفن تک اُن حضرت کا میلا نہ ہوا تھا آہ مومنین ظالمون نے صرف انھین ظلمون پر اکتفا
نہین کی بلکہ بعد جناب رسولؐ خدا اور جناب سیدہ کے حضرت امیر المومنینؑ کو اعدا نے طرح طرح
کی اذیت و تکلیف دی بلکہ روز بروز ظلم وستم تازہ کیے یہان تک کہ بعد خلافت ظاہری
طرف کوفہ کے ہجرت فرمائی اور وہان بھی اعدا نے چین لینے نہ دیا کبھی جنگ جمل در پیش
ہوئی کبھی جنگ صفین و نہروان مین مشغول جہاد رہے آخر ابن ملجم لعین نے حالت روزہ
و نماز مین مسجد کوفہ مین ضربت شمشیر زہرآلودہ سے شہید کیا اور بعد اُن حضرت کے امام حسنؑ
کو زہر دغا دیکر شہید کیا اور جنازہ پر تیر لگائے اور روضہ رسولؐ خدا مین دفن نہ ہونے دیا
اور امام حسینؑ کو روضہ رسولؐ سے بظلم وستم جدا کیا اور مکہ معظمہ مین بھی رہنے نہ دیا یہانتک
کہ حج کی مہلت نہ دی حالانکہ وہ موسم حج کا تھا اور مہمان بلا کر عالم غربت و مسافرت مین
بحکم ابن زیاد و یزید لعین نے زمین کربلا پر روز عاشورا پیاسا مع اصحاب و اقربا اور بچون
کے شہید کیا اور لباس تک لوٹ لیا کوئی عمامہ لیگیا کوئی کرتہ لیگیا کسی نے عبا اتار لی اور لاش
اطہر سے بے ادبی کی اور سر اقدس بدن انور سے جدا کر کے نیزہ پر بلند کیا آہ اسپر بھی اعدا نے
اکتفا نہ کی بلکہ اسباب لوٹ لیا اور خیمون کو جلا دیا اور حسنین علیہما السلام کی مخدرات کو اسیر و
مقید کیا اور مقنعہ اور چادرین تک چھین لین افسوس عوض ماتم پرسے اور تسلی و دلاسے کے
شمر لعین تازیانے سے اذیت دیتا تھا الغرض حسد و عداوت بُری خصلت ہے جسکی ابتدا
اولاد آدم مین قابیل سے ہوئی جس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا اور نہایت ظلم سے قتل

کیا چنانچہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہی کہ جب قابیل نے ہابیل کی
ہلاکت کا ارادہ کیا تو اوسکے خیال مین نہ آتا تھا کہ کیونکر قتل کرے پس اُسی وقت ابلیس لعین
نے آکر تعلیم کیا کہ اپنے بھائی کے سر کو درمیان دو پتھرون کے رکھ کر کچل ڈال جب اسیطرح
سے قتل کر چکا تو یہ نہ جانتا تھا کہ مُردے کو کیا کرے اُس وقت دو غرابون نے آکر منقارون سے
باہم حربہ کیا اور ایک نے دوسرے کو ہلاک کیا پس زاغ زندہ نے مردہ کو پنجون سے زمین
کھود کر دفن کیا یہ دیکھکر قابیل نے اپنے برادر مقتول ہابیل کی لاش کو اُسی طرح سے دفن کیا
اور طریقہ دفن میت کا اُسی زمانہ سے جاری ہوا حضرات سنا آپ نے کہ اگرچہ قابیل ملعون نے
بکمال حسد و عناد اپنے بھائی ہابیل علیہ السلام کو شہید کیا لیکن لاش مقتول کا صحرا مین پڑا رہنا
اور اُسکے گرد جانورون کا جمع ہونا گوارا نہ کیا حالانکہ جسم اُنکا پارہ پارہ نہ تھا پس جب طریقہ
دفن کا معلوم ہوا تو فوراً زیر خاک پنہان کیا مگر نفرین ہو اشقیاے کوفہ پر وہ کیسے سنگدل اور
بیرحم اور حاسد تھے کہ لاش اقدس کو فرزند رسولؐ کی صحراے کربلا مین ریگ گرم پر بے لباس
چھوڑ کر چلے گئے اور کسی لعین نے اتنا بھی خیال نہ کیا کہ بعد شہید کرنے کے لاش اطہر اپنے
نبیؐ کے نواسے کی زیر خاک پنہان کرتے بلکہ عوض دفن کے ایک ملعون نے ایک انگشتری
کے واسطے انگشت اطہر قطع کی اور ایک لعین نے ایک کمربند کے لیے دونون ہاتھ جدا کیے
ہاے افسوس لاش پارہ پارہ اُس صحرا مین رات کی شبنم اور دن کی دھوپ مین تین دن تک
پڑی رہی اور خاک صحرا اُڑ اُڑ کے بدن مجروح پر جمتی جاتی تھی آخر تیسرے دن ایک جماعت
بنی اسد نے دفن کیا چنانچہ حجت خدا فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ تَوَلّٰی دَفْنَہٗ اَھْلُ الْقُرٰی
سلام ہو اُس غریب الوطن و مسافر پر جسے اہل قریہ نے دفن کیا آہ شہید کا کفن تو لباس اُسکا ہی
وہ اعدا نے لوٹ لیا تھا اب تصور کیجیے کہ ہمارے آقا کیونکر دفن ہوے اس مصیبت کو بھی
معصوم فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَدْفُوْنِیْنَ بِلَا اَکْفَانٍ سلام ہو اُن شہداے راہ خدا پر
جو بے کفن کے دفن ہوے اُسوقت امام زین العابدین علیہ السلام باعجاز کوفہ سے وارد کربلا ہوے

اور اپنے پدر مظلوم پر نماز جنازہ پڑھی اور دفن کر کے طرف قید خانۂ ابن زیاد کے مراجعت
فرمائی اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

مجلس دوم ذکر موت و وفات ابوذر غفاریؓ و غسل و کفن و دفن انکا و بیان امام حسینؑ و حال سر انور آنحضرتؑ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ حق سبحانہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی ہر نفس ذائقہ
موت کا چکھنے والا ہی واقعی اگر انسان مدت دراز تک اس دار دنیا مین بسر کرے تو آخر موت ہی
اس سے کسی کو چارہ نہین ہی شاہ و فقیر جوان و پیر اور بچے زن و مرد سب موت کے نزدیک برابر
ہین جبکی جسوقت اجل آتی ہی ایک ساعت آگے پیچھے نہین ٹلتی اور دوستان خدا موت سے
نہین ڈرتے ہین بلکہ مشتاق لقاے رحمت الٰہی رہتے ہین اور بعد موت کے آفات دنیا سے
نجات پاتے ہین پس موت کے برحق ہونے کا اعتقاد لازم ہی جو دار دنیا مین ضرور واقع ہونے
والی ہی اور ذکر موت سے حُب دنیا کم ہوتی ہی جو راس ہر خطا ہی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ یَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ الدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ اور بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہی فرمایا
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اے ابوذرؓ بتحقیق کہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہی اور کافر کے
لیے جنت ہی حضرات یہی وجہ ہی کہ مومن وقت موت کے خوش و مسرور ہوتا ہی اور اُسکو بعد موت کے
راحت ہوتی ہی اور آفات دنیا سے نجات پاتا ہی جیسے قیدی بعد رہائی کے تکالیف قید خانہ سے
نجات پاتا ہی جو بعض صحابہ کے حالات سے ظاہر ہی چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ نے روایت
کی ہی کہ جب حضرت ابوذر غفاریؓ رضی اللہ عنہ بکمال ظلم و ستم اعدا سے مدینہ سے مقام ربذہ مین
بھیجدیے گئے تو اُنکے پاس چند بکریان تھین اور وہی وجہ معاش اُنکی اور اُنکے عیال کی تھی
قضاے الٰہی اور آفت سماوی سے وہ سب بکریان تلف ہو گئین اور اُنکی زوجہ نے بھی
ربذہ مین وفات پائی اور بیٹے نے جنکا نام ذر تھا قبل اسکے انتقال کیا تھا اب خود حضرت
ابوذرؓ اور ایک بیٹی اُنکی باقی تھی مگر قوت و غذا کے دستیاب نہ ہونے سے بہت تکلیف مین تھے

بیٹی حضرت ابوذرؓ کی فرماتی ہین کہ جب تین روز مجھپر اور میرے پدر بزرگوار پر گذرے کہ کچھ کھانے کو میسر نہ ہوا اور بھوک نے ہم پر غلبہ کیا اُسوقت میرے پدر بزرگوار نے فرمایا ای فرزند چلو اس صحرا کی طرف شاید قسم گیاہ سے کچھ ہاتھ آئے تاکہ اُسکو کھالین پس جب ہم صحرا مین گئے تو کوئی چیز یہان تک کہ گھانس کی قسم سے بھی وہان نہ ملی اُسوقت میرے پدر بزرگوار نے کچھ ریگ صحرا کو جمع کرکے سر اپنا اُسپر رکھا دیکھا مین نے کہ دفعۃً حالت میرے بابا کی متغیر ہوئی اور آنکھون پر کیفیت احتضار کی معلوم ہونے لگی یہ دیکھ کر مین رونے لگی اور عرض کیا ای بابا مین اس صحراے پر بلا اور عالم تنہائی اور غربت مین کیا کرونگی فرمایا ای دختر تو اس امر کا خوف نہ کر جب مین اس دنیا سے رحلت کرونگا تو ایک جماعت حاجیون کی اہل عراق سے آئیگی اور وہ لوگ متوجہ میری تجہیز و تکفین اور دفن کے ہونگے مجھے اس امر کی خبر دے گئے ہین حبیب میرے جناب رسولؐ خدا ای دختر جب مین دنیا سے گذر جاؤنگا تو عبا میرے اوپر اُڑھا دینا اور سر راہ جا بیٹھنا جب کوئی قافلہ اُدھر سے آئے تو کہنا کہ ابوذرؓ صحابی رسولؐ نے انتقال کیا ہی بیٹی ابوذرؓ کی کہتی ہین بعد اُسکے ایک جماعت اہل ربذہ کو خبر ہوئی وہ عیادت کو میرے باپ کی آئے پوچھا ای ابوذرؓ کیا بیماری ہی اور کس چیز کی شکایت ہی فرمایا ذُنُوبِی گناہون کی اپنے شکایت ہی عرض کیا اُن لوگون نے موافق دستور کے جیسا کہ مریض سے پوچھتے ہین کہ کسی چیز کو آپ کا جی چاہتا ہی فرمایا رحمت خدا کا طالب ہون عرض کیا طبیب کو بلائین فرمایا اَلطَّبِیبُ اَمْرَضَنِی جو طبیب تھا اُسی نے مجھے بیمار کیا درد بھی اُسی کی طرف سے ہی دوا بھی اُسی کی جانب سے ہی پس جب نظر حضرت ابوذرؓ کی ملک الموت پر پڑی فرمایا مرحبا اُس دوست کو جو ایسے وقت مجھ تک آیا کہ مجھے بہت احتیاج اُسکی طرف تھی رستگار نہ ہو وہ شخص جو تجھے دیکھ کر نادم ہو پھر درگاہ خدا مین عرض کیا کہ خداوندا جلد مجھے اپنے جوار رحمت مین پہونچا قسم ہی تیرے حق کی اور تو خوب جانتا ہی کہ مین ہمیشہ خواہان و مشتاق تیری ملاقات کا تھا اور کبھی مجھے موت سے کراہت نہ تھی دختر ابوذرؓ فرماتی ہین کہ جب میرے بابا نے عالم قدس کی طرف رحلت فرمائی

تو مین نے عبا اُنکے سر پر اُڑھائی اور سر راہ قافلہ کے جا بیٹھی ناگاہ ایک جماعت کا اُس طرف سے گذر ہوا اُن سے مین نے کہا ای گروہ اسلام ابوذرؓ مصاحب رسول خدا نے انتقال کیا ہی یہ سنتے ہی وہ لوگ اپنی سواریون سے اُتر پڑے اور حالت بیکسی و غربت ابوذرؓ پر رونے لگے بعد اُسکے اُنھون نے میرے باپ کو غسل و کفن دیا اور نماز جنازہ پڑھی اور دفن کیا کہتے ہین اُس جماعت مین جناب مالکؓ اشتر بھی تھے اُنکے ساتھ کفن بہت عمدہ تھا کہ قیمت اُسکی چار ہزار درہم تھی اُسکا کفن دیا مومنین سنا آپ نے کہ جب حضرت ابوذرؓ صحابی رسول نے انتقال کیا تو اُنکی بیٹی نے عبا اُڑھادی اور قافلہ اصحاب کا جو آیا اُنکو خبر دی وفات ابوذرؓ کی تاکہ تجہیز و تکفین کرین مگر افسوس ہی غربت و تنہائی اور بیکسی پر فرزند رسول مظلوم کربلا غریب نینوی حضرت امام حسین علیہ السلام کی کہ اہل بیت کو اُس جناب کے اتنی مہلت کہان تھی جو چادر لاش اقدس پر اُڑھاتے جس طرح میت کو اُڑھاتے ہین آہ اُنکو تو بمجرد شہادت اُس مظلوم کے اعدا نے اسباب لوٹ لیا اور مقنع و چادرین تک چھین لین اور خیمون مین آگ لگا دی اور لاش مجروح پر عوض مین چادر اُڑھانے اور کفن دینے کے لباس جسم اقدس سے اُتار لیا افسوس ہزار افسوس کسی قافلہ اہل اسلام کا گذر بھی اُسوقت صحراے کربلا کی طرف نہ ہوا کہ اہل بیت اُن سے فرماتے کہ فرزند رسول خدا نے اس صحرا مین انتقال کیا ہی تجہیز و تکفین اُن حضرت کی کر دو

وَتُتْرَكُ فِي صَحْرَا لْهَجِيرِ عَلَى الثَّرَى	ثَلٰثَ لَيَالٍ لَا تُشَقُّ لُحُودُهَا

افسوس ہی کہ لاش اُس مظلوم کی اور اُسکے اقربا اور اصحاب کی تین دن تک ریگ گرم کربلا پر پڑی رہی اور کسی نے تدبیر دفن کی نہ کی البتہ لاش اقدس کو بعد تین روز کے کچھ اہل قریہ بنی اسد نے دفن کیا جیسا کہ حجت خدا اپنے جد مظلوم کی زیارت مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ تَوَلّٰى دَفْنَهُ اَهْلُ الْقُرٰى سلام ہو اُس شہید راہ خدا پر جسے اہل قریہ نے دفن کیا اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُجَرَّسِ الْمُفَرَّقِ بَيْنَ الْاَبْدَانِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَدْفُونِينَ بِلَا اَكْفَانٍ سلام ہو اُن سروں پر

[illegible]

مقدس پر جو بدن ہاے انور سے جدا کیے گئے سلام ہو اُن شہدا ے راہ خدا پر جو بے کفن کے
دفن ہوے افسوس ہی حال پر سر اقدس مظلوم کربلا کے کہ وہ بدن اطہر کے ساتھ دفن بھی نہ ہوا
بلکہ نیزہ پر رکھا گیا اور طرف کوفہ و شام کے ساتھ اہلبیت رسالت کے روانہ کیا گیا اور وہ سر انور
کبھی درخت پر لٹکایا گیا کبھی تنور خانۂ خولی مین رکھا گیا کبھی صندوق مین بند کیا گیا کبھی دروازہ
پر نصب کیا گیا کبھی طشت طلا مین زیر تخت سامنے یزید کے رکھا گیا اور وہ لعین لب و دندان
انور پر چھڑی سے بے ادبی کرتا تھا یہ دیکھ کر ابو برزہ اسلمی بیتاب ہوے اور کہا واے ہو تجھ پر ای
یزید تو چھڑی لگاتا ہی دندان انور پر امام حسینؑ کے مین شہادت دیتا ہون مین نے مکرر جناب
رسول خدا کو دیکھا ہی کہ انکے اور انکے بھائی کے دندان انور کو چوستے تھے اور فرماتے تھے
تم دونون سردار ہو جوانان اہل جنت کے یہ سنکر یزید غضبناک ہوا اور اُسکو بُرا کہا اور دربار سے
نکلوا دیا بعد اسکے اہلحرم اور سید سجاد کو قید خانہ مین بھیجا اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْن

مجلس سوم فضائل صحابہ کبار و شیعیان دوست فاسلمان فارسی و غسل و کفن و دفن ان کا بدست امام حسین ل بعد رحلت انحضرت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ
فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ حق سبحانہ تعالی قرآن شریف مین فرماتا ہی اے نفس مطمئنہ اپنے پروردگار
کی طرف رجوع کر در آنحالیکہ راضی و مرضی ہی پس داخل ہو تو زمرۂ بندگان خاص مین میرے اور
داخل ہو میری جنت مین اور تفسیر توضیح المجید مین منقول ہی کہ داؤد بن فرقد نے جناب امام
جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جو مومن سورۂ فجر کو نماز دن مین پڑھے اور قرأت
کرے تو حشر اسکا بروز قیامت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ہوگا اس لیے کہ یہ سورہ خاص
اُنکی شان مین نازل ہوا ہی اور نفس مطمئنہ اُنکے نفس قدسیہ سے خطاب ہی اور روایت مین
وارد ہی کہ جب مومن قریب بمرگ ہوتا ہی تو حق سبحانہ تعالی دو ملک بھیجتا ہی جو جنت سے
تحفہ لیکر آتے ہین اور وہ کہتے ہین اے نفس مطمئنہ باہر آ راضی و مرضی ساتھ رَوح و ریحان کے

اور ہو جا خوشبودار مشک کی خوشبو سے بہتر پس ملائکہ قابض ارواح اُسکو لیکر جاتے ہین
جب اُس خوشبو کو ملائکۂ آسمان سونگھتے ہین تو آپس مین کہتے ہین کہ روح مومن کو لاتے ہین
دروازے کھول دو اور اُس پر صلوات بھیجو اور اُسکو عرش الٰہی کے پاس لیجاؤ پس جس وقت
ملائکۂ قابض ارواح اُسکو لیکر اُس جگہ پہونچتے ہین تو سجدہ کرتے ہین اور درگاہ خدا مین عرض
کرتے ہین بارالٰہا تو عالم و دانا ہی یہ بندہ تیرا موحد ہی اور ہمیشہ تیری عبادت کی اور تیرا شریک
نہین گردانا اُسوقت دریاے رحمت الٰہی جوش مین آتا ہی اور جانب خدا سے میکائیل کو حکم
ہوتا ہی کہ اس روح مومن کو نزدیک ارواح مومنین کے لیجاؤ اور قبر اسکی طول و عرض مین
ستر گز کشادہ کرو اور روح و ریحان جنت سے خوشبودار کرو پس وہ مومن قبر مین ایسا سوئیگا
جیسا کہ تازہ داماد فرش نفیس پر براحت و آرام سوتا ہی اور جب اپنے فرش خواب سے اُٹھیگا
تو مانند اُس شخص کے ہوگا جو خوب نیند بھر کے سو چکا ہو اب مقام غور ہی کہ یہ مرتبہ مومن کو کس
سبب سے حاصل ہوتا ہی یہ محبت و اقرار ولایت اور پیروی حضرت امیر المومنینؑ کے طفیل سے
ہی وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ يَا عَلِيُّ اِنَّ مُحِبِّيْكَ
يَفْرَحُوْنَ فِيْ ثَلٰثِ مَوَاطِنَ اور بحار الانوار وغیرہ مین جناب ام سلمہؓ سے روایت کی ہی کہ اُس
مخدومہ نے فرمایا جناب رسول خدا نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے کہ یا علیؑ محب
اور دوست تمھارے تین مقامون مین فرحناک ہونگے عِنْدَ خُرُوْجِ اَنْفُسِهِمْ وَاَنْتَ هُنَاكَ
تَشْهَدُهُمْ وَعِنْدَ الْمُسَاءَلَةِ فِي الْقُبُوْرِ وَاَنْتَ هُنَاكَ تُلَقِّنُهُمْ وَعِنْدَ الْعَرْضِ عَلَى اللّٰهِ وَاَنْتَ
هُنَاكَ تُعَرِّفُهُمْ ایک نزدیک اُنکی جانکنی کے اور تم یا علیؑ اُنکو دیکھتے ہوگے اور موجود ہوگے
دوسرے نزدیک سوال و جواب کے اُنکی قبرون مین اور تم اُسوقت اُنکو عقائد حقہ تلقین کرتے
ہوگے تیسرے نزدیک اُنکے عرض اعمال کے درگاہ خدا مین اور تم اُسوقت اُنکو شناخت کروگے
واقعی محبت و دوستی حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی عمدہ حسنہ ہی جو ہر عقبہ مین کام آئیگی اور
اُن حضرت کی ولایت پر ثابت رہنا دینداروں کا کام ہی یہ سہل و آسان نہین ہی دنیا محل امتحان ہی

جیساکہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ احادیث واخبار کتب فریقین سے مستفاد ہوتا ہی کہ بعد حضرت علی مرتضیٰ اور اُنکی اولاد علیہم السلام کے درمیان اصحاب رسولؐ کے کوئی شخص جلالت قدر اور رفعت شان مین جناب سلمان فارسیؓ اور ابوذر غفاریؓ اور مقدادؓ بن اسود کندی اور عمارؓ بن یاسر کے برابر نہین تھا اور احادیث مین وارد ہی کہ اکثر صحابہ بعد رحلت جناب رسولخدا کے منحرف ہوے اور دین سے برگشتہ ہوے اور چند صحابہ نے بعد انتقال جناب رسولخدا کے بیعت حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے کی اور باقی سب کے سب پھر گئے اور ثروت چند روزہ پر مغرور ہوکے اہل بیتؑ رسالت کے حقوق غصب کیے اور اُن پر دست ظلم وستم دراز کیا اور درپی اذیت وآزار ہوے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ محبت ودوستی اُن مومنین کی واجب ولازم ہی جو بعد وفات جناب رسول خدا کے اپنے دین وایمان پر ثابت رہے اور تغیر وتبدل اپنے امام بحق اور احکام دین کا نہ کیا مانند جناب سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور مقداد بن اسود کندی اور عمار بن یاسر اور جابر بن عبداللہ انصاری اور حذیفہ بن یمانی اور ابوہیثم بن تیہان اور خزیمہ بن ثابت اور ابوسعید خدری وغیرہ رضی اللہ عنہم کے جو مثل ونظیر انکے تھے اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا بروز قیامت منادی خدا سے منادی ندا کریگا کہان ہین حواری اور مخلصان محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ جو طریقہ پر انکے مستقیم تھے اور عہد وپیمان اُنکا نہ توڑا اور ثابت قدم رہے پس جناب سلمانؓ فارسی اور ابوذر غفاریؓ اور مقدادؓ بن اسود کندیؓ کھڑے ہونگے اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہی حق سبحانہ تعالی نے چار شخصون کی دوستی ومحبت کا حکم کیا ہی یہ سنکر اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہین فرمایا علیؑ بن ابی طالبؑ اور مقدادؓ اور سلمانؓ اور ابوذرؓ اور حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب رسولؐ خدا نے بہشت مشتاق ہی طرف تمہارے ای علیؑ اور طرف عمارؓ اور سلمانؓ اور ابوذرؓ اور مقدادؓ کے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ایمان دس

پایہ رکھتا ہی مانند اُس زینہ کے جس پر سے اوپر جاتے ہین سلمانؓ دسوین پایہ مین اور ابوذرؓ نوین پایہ مین اور مقدادؓ آٹھوین پایہ مین ہین اور جناب رسولؐ خدا نے حضرت سلمانؓ کے بارہ مین فرمایا ہی سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ سلمان ہم اہلبیت مین سے ہین اور یہ سب اصحاب بڑے متقی اور عابد وزاہد اور شیعۂ خاص حضرت علی مرتضیٰ کے تھے پس حضرات تذکرہ حالات ان بزرگوارون کا اور یاد کرنا اُنکے مصائب کا متضمن بہت سے فوائد کا ہی منجملہ اُنکے یہ سبب ہی کہ بے اعتباری دنیا اور باطل ہونا اہل دنیا کا بخوبی ظاہر ہوتا ہی اور نیکون کے اطوار وکردار کی طرف رغبت ہوتی ہی کیونکہ اگر اہل حق دنیا مین مظلوم ومغلوب ہون تو وہ اُس پر راضی رہے ہین اور معلوم ہو جائے کہ دیندار اخیار ابرار دنیا مین ہمیشہ امتحان کیے جاتے ہین اور دنیا مومن کے لیے قیدخانہ ہی جہان طرح طرح کے رنج وغم اور مصائب درپیش ہوتے ہین اور دنیا ایسی بدجگہ اور فانی ہی جہان نافرمانی خدا ہوتی ہی پس جو مومن صبر وتحمل کرے اور چند روزہ زندگی دنیا کو طاعت خدا اور رسولؐ اور امام بحق مین بسر کرے اور اس نعمت کا شکر کرے تو آخرت مین اُسکے لیے ہمیشہ آرام وراحت ہی یہی وجہ ہی کہ مومنین کاملین دنیاے فانی کو بنظر حقارت دیکھتے ہین اور موت سے نہین ڈرتے ہین اور خواہان لقاے رحمت الٰہی رہتے ہین جیساکہ اصبغ بن نباتہ کہتے ہین جسکا ماحصل یہ ہی کہ جناب سلمان فارسیؓ جو حاکم مدائن تھے ایکمرتبہ بہت علیل ہوے اور مجھ سے کہا کہ جناب رسولخدا نے مجھ سے فرمایا تھا جب وقت وفات تمہارا قریب ہوگا تو مردہ تم سے کلام کریگا اور مین چاہتا ہون کہ اپنا زمانۂ وفات معلوم کرون تم مجھے گورستان مین لیچلو پس مین اُنکو لے گیا اور اُنھون نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ سلام ہو تم پر ای اہل قبور اور واسطہ خدا اور رسولؐ کا کہ تم مجھ سے کلام کرو پس ایک میت نے جواب سلام دیا جناب سلمانؓ نے اُس سے

[illegible]

پوچھا تم اہل بہشت سے ہو یا دوزخ سے اپنی جانکنی کا حال بیان کرو اُسنے کہا مین
اہل بہشت سے ہون اور تمام حال جانکنی کا بیان کیا یعنی رگ دپے کا قطع ہونا بدن کا
پارہ پارہ ہونا اور تلخی موت کی چکھنا اور ملک الموت کا آنا اور اُسکے اشارہ سے بصارت
وسماعت کا جاتا رہنا اور زبان کا بند ہونا اور روح کا نکلنا اور غسل وکفن اور اپنے دفن
کا حال اور سوال وجواب نکیرین وغیرہ بیان کیا پس جب وہ مردہ خاموش ہوا تو وہان سے
مین جناب سلمان فارسیؓ کو اُنکی اجازت سے گھر مین واپس لایا اور بستر پر لٹا دیا اُسوقت
اُنھون نے رخ طرف آسمان کے کرکے ایک دعا پڑھی اور غریق رحمت الٰہی ہوے اور
زاذان کندی کہتے ہین کہ مین خدمت مین حضرت سلمانؓ فارسیؓ کی سرھانے اُنکے حاضر تھا جب وقت
اُنکے انتقال کا قریب پہونچا تو مین نے کہا ای سلمانؓ آپ کے غسل اور کفن و دفن کا متکفل کون
ہوگا فرمایا وہ بزرگوار جس نے جناب رسول مختار کو غسل وکفن دیکر نماز جنازہ پڑھ کے دفن کیا
یہ سنکر مین نے کہا جناب رسولؐ خدا کو امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام نے غسل دیا تھا
وہ جناب مدینہ مین ہین اور آپ مدائن مین اسقدر فاصلہ ہے یہ امر کیونکر ظہور مین آئیگا حضرت
سلمانؓ نے فرمایا جب روح میری مفارقت کرنے لگے اُسوقت تم مجھے روبقبلہ کرتے ہوگے
اور چادر مجھپر اُڑھاتے ہوگے کہ اسی اثنا مین وہ جناب تشریف فرما ہونگے پس اُن حضرت کو
سلام کرنا اور جو کچھ فرمائین اُسپر عمل کرنا پس جب سلمان فارسیؓ ملحق برحمت الٰہی ہوے تو مین نے
اُنپر چادر اُڑھائی ناگاہ دیکھا مین نے کہ مظہر العجائب مُظہر الغرائب مطلوب کل طالب حضرت
علی بن ابی طالب علیہ السلام تشریف فرما ہوے مین نے سلام کیا بعد اسکے مین نے دیکھا
اُن حضرت نے گوشۂ چادر کو سلمانؓ کے منھ سے اُٹھا اُسوقت سلمانؓ متبسم ہوے حضرتؑ نے
فرمایا مرحبا ای ابو عبد اللہ اِذَا لَقِيتَ رَسُولَ اللهِ فَقُلْ مَا رَأَيْتَ مِنْ أَصْحَابِهِ جب تم خدمت مین

[illegible]

جناب رسولؐ خدا کی مشرف ہونا تو عرض کرنا جو کچھ کہ اُن حضرت کے اصحاب نے بعد اُن کے
مجھ سے سلوک کیا ہے یہ فرماکر منھ اُنکا ڈھانپ دیا اور متوجہ غسل وکفن اور نماز جنازہ ہوئے
اور اُنکو دفن کرکے نماز ظہر مدینۂ منورہ مین پڑھی آور ایک راوی کہتا ہے جب جناب امیر المومنینؑ
نے سلمانؓ فارسی کے جنازہ پر نماز پڑھی تو دیکھا مین نے کہ دو مرد جلیل القدر تشریف لائے اور
حضرت تکبیر بلند کہتے تھے جب مین نے سبب اُسکا پوچھا تو فرمایا یہ جو دو شخص نماز مین آکر
شریک ہوے تھے یہ خضر پیغمبر اور بھائی میرے جعفرؑ طیار تھے اور ہر ایک بزرگوار کے ہمراہ
سات سات صفین ملائکہ کی تھین اور ہر صف مین ہزار ہزار فرشتے تھے اُن سب نے جنازۂ
سلمانؓ پر نماز پڑھی آور منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے سلمان فارسی کے کفن پر
یہ رباعی تحریر فرمائی تھی نظم

وَفَدْتُ عَلَى الْكَرِيْمِ بِغَيْرِ زَادٍ	مِنَ الْحَسَنَاتِ وَالْقَلْبِ السَّلِيْمِ
وَحَمْلُ الزَّادِ اَقْبَحُ كُلِّ شَيْءٍ	اِذَا كَانَ الْوُفُوْدُ عَلَى الْكَرِيْمِ

جسکا حاصل یہ ہے کہ بارگاہ خدا مین اگرچہ مین بدون زاد و توشہ کے وارد ہوا لیکن ایسے مقام
پر زاد کا ہمراہ نہ ہونا مضر نہین ہے اس لیے کہ میزبان کریم کی مہمانی مین زاد کا ہمراہ لینا معیوب
ہے واقعی جب ایسا مہمان بندۂ مومن بے سروسامان میزبان کریم کی درگاہ مین پہونچے تو کریم کا
مقتضیٰ تو کرم ہے جب وہ کرم فرمائے تو اب اُس بندۂ مومن کی کیا حالت ہوگی پس مومن کو لازم ہے
کہ اپنے خالق سے حُسن ظن رکھے کہ باعث نجات ہے سبحان اللہ کیا مرتبہ ہے سلمان فارسیؓ کا کہ حضرت
امیر المومنینؑ نے غسل وکفن دیا اور کفن پر یہ رباعی لکھی اور نماز جنازہ پڑھ کے دفن کیا آہ
اب کیا حاجت بیان ہے کہان تھے امیر المومنینؑ بروز عاشورا جب صحرائے کربلا مین لاش
بے سر اُسکے پارۂ جگر امام حسینؑ کی زخمون سے چور چور خاک وخون مین آلودہ ریگ گرم پر
پڑی تھی جنکے بدن اطہر پر بنا بر روایت مشہورہ کے ایک ہزار نوسو پچاس زخم لگے تھے ہائے
افسوس کوئی اُس لاش پر نور کو چادر اُڑھانے والا نہ تھا بلکہ عوض اُسکے اشقیائے کوفہ نے

[illegible]

لباس لوٹ لیا کوئی عمامہ لیگیا کوئی کُرتہ لیگیا کسی نے رداؔ اُتار لی آہ ایک لعین نے انگشت اطہر مع انگشتری کے جدا کی اور جمّال ملعون نے ایک کمر بند کے لیے دونون ہاتھ جدا کیے افسوس اعدا نے بکمال عداوت بعد شہادت کے لاش اقدس سے بے ادبی کی اور بےکفن ودفن چھوڑ کر چلے گئے اور کوئی متوجہ طرف نماز جنازہ اور دفن کے بھی نہ ہوا اور سر انور نیزہ پر رکھ کر بازار کوفہ و شام مین پھرایا اور ہوا سے ریش انور کو داہنے بائین حرکت ہوتی تھی آخر سامنے ابن زیاد اور یزید لعین کے بطور ہدیہ پیش کیا اور وہ اشقیا دیکھ کر مسرور ہو کر لب و دندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کرتے تھے جیسا کہ شاعر نے کہا ہے ؎

اَیْنَ الرَّسُوْلُ وَلَثْمُہٗ کَانَ یَرْشِفُہٗ	یَدُقُّہٗ بِقَضِیْبٍ کَفُّ مَخْمُوْرٍ

کہان ہین جناب رسول خدا تا کہ دیکھین اُن لب و دندان انور کو جنکو چوستے تھے افسوس آپر ایک ظالم شراب خوار چھڑی لگاتا تھا آہ اس مصیبت کو معصوم بھی زیارت مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الثَّغْرِ الْمَقْرُوْعِ بِالْقَضِیْبِ سلام ہو اُن دندان انور پر جن پر چھڑی لگائی گئی

اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ

مجلس چہارم دربیان عذاب قتل کردن مؤمنین او بیان قتل شدن قنبرؓ و نجات یافتن سید علوی از قتل شدن و ذکر شہادت امام حسینؑ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَہَنَّمُ خَالِدًا فِیْہَا وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَلَعَنَہٗ وَاَعَدَّ لَہٗ عَذَابًا عَظِیْمًا حق سبحانہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی اور جو شخص کہ قتل کرے کسی مومن کو عمدًا تو سزا اُسکی جہنم ہی اور وہ قاتل ہمیشہ دوزخ مین رہنے والا ہی اور خدا کا اُس پر غضب ہوا اور اُسکو خدا نے نفرین کی اور اُسکے لیے عذاب عظیم کو مہیا کیا ہی واقعی کسی مومن کا بیجرم و خطا قتل کرنا گناہ کبیرہ ہی جسکا وعید عذاب خداوند عالم نے فرمائی ہی پس جو شخص کسی مومن کو عمدًا ناحق قتل کرے تو قاتل اُسکا ابدالآباد دوزخ مین ساکن رہیگا اور وحی قدیم مین آیا ہی کہ جو شخص کسی کو دنیا مین ناحق قتل کرے تو وہ مقتول اپنے

قاتل کو بروز قیامت لاکھ مرتبہ قتل کریگا مانند اُسکے جس طرح کہ وہ دنیا مین قتل کیا گیا ہی آپ تصور کیجیے کیا حال ہوگا اُن اشقیا کا جو سادات و مومنین کو ناحق قتل کرتے تھے اور غضب خالق کو خوشنودی مخلوق کے لیے مول لیتے تھے مقام غور ہی کہ کیسی عداوت تھی اشقیائے امت کو حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے کہ اُنکی اولاد و محب اور دوستون کا خون گرانا ثواب جانتے تھے چنانچہ شیخ مفید علیہ الرحمہ وغیرہ نے روایت کی ہی کہ ایک دن حجاج بن یوسف نے کہا اگر ابو تراب کے اصحاب سے کسی کو پاؤن تو اُسکے خون سے تقرب بخدا حاصل کرونگا پس اُس شقی کے ملازمون نے کہا قنبرؓ سے زیادہ تو کوئی مقرب اُنکا نہین ہی یہ سن کر فورًا اُس شقی نے قنبرؓ کو طلب کیا اور کہنے لگا تم بندۂ علیؑ ہو قنبرؓ نے کہا مین بندۂ خدا ہون اور علی بن ابی طالب علیہ السلام میرے آقا و ولی نعمت تھے حجاج نے کہا اُنکے دین سے بیزاری کر قنبرؓ نے کہا اُنکے دین سے بہتر دین کا مجھکو پتا دے تو مین ایسا کرونگا یہ سن کر حجاج برہم ہوا اور کہا مین تجھے ضرور قتل کرونگا جس طرح اپنا قتل ہونا تجھے پسند ہو بیان کر قنبرؓ نے کہا مین نے اس امر مین تجھے اختیار دیا حجاج نے کہا تجھے کیون اختیار دیتے ہو قنبرؓ نے جواب دیا جس طرح تو مجھے قتل کریگا اُسی طرح تو بھی بروز قیامت قتل کیا جائیگا پس جس طرح تجھے اپنا قتل ہونا پسند ہو ویسا کر اے حجاج مجھے حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام نے خبر دی ہی کہ سر میرا مثل گوسفند کے جدا کیا جائیگا اور ہرگز خلاف اسکے نہوگا پس حجاج لعین نے اُس مومن دیندار کو اسی طرح قتل کیا اور سر اُنکا تلوار سے جدا کیا اور وہ ملحق برحمت الٰہی ہوے اور لاش اُنکی پڑی رہی اور چند مومنین نے شب کو غسل و کفن دیا اور نماز جنازہ پڑھ کے بیرون بغداد دفن کیا وَعَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاحِیْلَ الشَّعْبِیِّ اَنَّہٗ قَالَ دَعَانِی الْحَجَّاجُ بْنُ یُوْسُفَ فِیْ یَوْمِ عِیْدِ الْاَضْحٰی فَقَالَ اَیُّہَا الشَّیْخُ اَیُّ یَوْمٍ ہٰذَا فَقُلْتُ ہٰذَا یَوْمُ الْاَضْحٰی منتخب اور مطالب السئول وغیرہ مین عامر بن شراحیل شعبی[1] سے روایت کی ہی وہ کہتا ہی کہ

[1] نام قبیلہ است ۱۲ ق

ایک مرتبہ مجھے حجاج بن یوسف ثقفی نے بروز عید قربان اپنے پاس طلب کیا پس مجھ سے
پوچھا ای شیخ آج کون سا دن ہی میں نے کہا آج عید قربان ہی قَالَ فِیْمَا یَتَقَرَّبُ النَّاسُ فِیْہِ
وَفِیْ مِثْلِہٖ فَقُلْتُ بِالْاُضْحِیَّۃِ وَالصَّدَقَۃِ وَاَفْعَالِ الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی یہ سنکر کہا کس چیز سے لوگ
آج کے دن اور مثل اس دن کے تقرب بخدا چاہتے ہین مین نے کہا آج کے دن قربانی کرنا
اور مساکین کو بطور صدقہ کے دینا بہتر ہی اور افعال خیر اور تقوی کو بجالانا چاہیے فَقَالَ لِیْ
اِعْلَمْ اَنِّیْ قَدْ عَزَمْتُ اَنْ اُضَحِّیَ الْیَوْمَ بِرَجُلٍ حُسَیْنِیٍّ اُسنے مجھ سے کہا آگاہ ہو میرا ارادہ
ہی کہ آج ایک سید حسینی کو قربانی کرون تاکہ مجھے ثواب حاصل ہو قَالَ فَبَیْنَمَا هُوَ یُخَاطِبُنِیْ
اِذْ سَمِعْتُ مِنْ خَلْفِیْ صَوْتَ سِلْسِلَۃٍ وَحَدِیْدٍ فَخَشِیْتُ اَنْ اَلْتَفِتَ فَیَسْتَخِفَّنِیْ وَاِذَا
قَدْ مُثِّلَ بَیْنَ یَدَیْہِ رَجُلٌ عَلَوِیٌّ وَفِیْ عُنُقِہٖ سِلْسِلَۃٌ وَفِیْ رِجْلَیْہِ قَیْدٌ مِّنْ حَدِیْدٍ
راوی کہتا ہی کہ وہ لعین مجھ سے یہ کلام کر رہا تھا ناگاہ میرے پس پشت سے آواز زنجیرون
کی آئی یہ معلوم ہوا کہ کوئی شخص طوق و زنجیرون مین جکڑا ہوا آتا ہی اُس وقت مین بسبب اُسکے
خوف کے اُس اسیر کی طرف متوجہ نہ ہو سکا کیونکہ اگر مین دیکھتا تو وہ مجھے ذلیل کرتا اور اذیت
پہونچاتا یکایک ایک سید علوی کو سامنے اُس شقی کے کھڑا کیا اس طرح سے کہ گلے مین
زنجیر آہنی بندھی تھی اور دونون پائون مین بیڑی تھی اور نہایت ناتوان تھا اور چہرہ اُسکا
زرد تھا آہ اس مقام پر یاد آگیا حال بیمار کربلا اسیر رنج و بلا امام زین العابدین علیہ السلام کا کہ
بعد شہادت اُنکے پدر مظلوم کے کوفیون نے اسیر و مقید کرکے طوق و زنجیرون مین جکڑا اور کوفہ
کی طرف لیگئے اور اسی طرح دربار ابن زیاد لعین مین لائے اور سامنے اُسکے ٹھہرایا اور اُس
شقی نے کلمات طعن کے کہے جب اُن حضرت نے جواب دیا تو اُسنے حکم قتل کا دیا مگر حافظ
حقیقی نے اُس جناب کو اُسکے شر سے محفوظ رکھا تاکہ نسل آل رسول سے زمانہ خالی نہ ہو لیکن
فرق یہان پر یہ ہی کہ اُس سید علوی کے ناموس سے کوئی ہمراہ نہ تھا بلکہ تنہا تھا جو مصیبت گذری
اپنے نفس پر گذری مگر افسوس ہی حال پر امام زین العابدینؑ کے کہ ساتھ اُن حضرت کے عورات

ستم رسیدہ اسیر و مقید تھین اور مجمع عام مین موجود تھین فَقَالَ لَہُ الْحَجَّاجُ اَلَسْتَ فُلَانَ بْنَ
فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ اَنَا ذٰلِکَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَہٗ اَنْتَ الْقَائِلُ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ مِنْ ذُرِّیَّۃِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ قَالَ مَا قُلْتُ وَلَا اَقُوْلُ الغرض حجاج نے اُس سید علوی سے کہا کیا تو فلان سید
فلان سید کا بیٹا نہین ہی اُسنے کہا مین وہی سید ہون حجاج نے کہا تو ہی قائل ہی کہ حسنینؑ
رسولؐ خدا کی ذریت مین سے ہین اُس سید علوی نے کہا مین نے یہ نہ کہا اور نہ کہونگا وَلٰکِنِّیْ
اَقُوْلُ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ وَلَدَا رَسُوْلِ اللّٰہِ دَخَلَا فِیْ ظَہْرِہٖ وَخَرَجَا
مِنْ صُلْبِہٖ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِکَ یَا حَجَّاجُ لیکن مین یہ کہتا ہون کہ حسنین علیہما السلام دونون
فرزند ہین جناب رسولِ خدا کے داخل ہوے یہ دونون پشت نبی مین اور پیدا ہوے یہ دونون
صلب نبی سے ای حجاج اس امر کو مین تیرے ذلیل کرنے کے لیے بدلائل ثابت کرونگا وَکَانَ
الْحَجَّاجُ مُتَّکِئًا فَاسْتَوٰی جَالِسًا وَقَدِ اشْتَدَّ غَضَبُہٗ وَانْتَفَخَتْ اَوْدَاجُہٗ حَتّٰی تَقَطَّعَتْ
اَزْرَارُ بُرْدَتِہٖ فَدَعَا بِبُرْدَۃٍ غَیْرِہَا فَلَبِسَہَا اُس وقت حجاج تکیہ لگائے ہوے بیٹھا تھا
یہ سُن کر بیتاب ہوا اور سیدھا ہو کر بیٹھا اور ایسا غضبناک ہوا کہ اُسکی گردن کی رگین پھول گئین
اور جو جامہ قیمتی پہنے تھا اُسکے تکمے ٹوٹ گئے پس دوسرا جامہ منگا کر پہنا ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ یَا
وَیْلَکَ اِنْ لَمْ تَاْتِنِیْ بِدَلِیْلٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَلَدَا رَسُوْلِ اللّٰہِ
دَخَلَا فِیْ ظَہْرِہٖ وَخَرَجَا مِنْ صُلْبِہٖ لَاَقْتُلَنَّکَ اَخَسَّ قِتْلَۃٍ وَاِنْ اَتَیْتَنِیْ بِدَلِیْلٍ یَدُلُّ عَلٰی
ذٰلِکَ اَعْطَیْتُکَ هٰذِہِ الْبُرْدَۃَ وَخَلَّیْتُ سَبِیْلَکَ بعد اسکے حجاج لعین نے اُس سید علوی
سے کہا اگر تو دلیل قرآن سے نہ لایا کہ حسنین فرزندان رسولؐ خدا ہین اور پشت مین نبیؐ کی داخل
ہوے اور صلب سے اُنکے پیدا ہوے تو ضرور بری طرح سے تجھے قتل کرونگا اور اگر تو دلیل
لایا اور اس دعوے کو قرآن سے ثابت کر دیا تو مین تجھے یہ جامہ قیمتی خلعت دونگا اور رہا کر دونگا
قَالَ وَکُنْتُ حَافِظًا لِکِتَابِ اللّٰہِ کُلِّہٖ فَلَمْ یَخْطُرْ بِقَلْبِیْ اٰیَۃٌ تَدُلُّ عَلٰی ذٰلِکَ فَحَزِنْتُ وَقُلْتُ
فِیْ نَفْسِیْ یَعِزُّ وَاللّٰہِ عَلَیَّ ذَہَابُ هٰذَا الرَّجُلِ الْعَلَوِیِّ راوی کہتا ہی کہ مین حافظ قرآن تھا مگر مین

جو غور کیا تو کوئی آیہ میرے خیال مین نہ آیا جو اس دعوے پر دلیل ہو پس مین نہایت رنجیدہ ہوا
اور اپنے دل مین کہا قسم بخدا بہت دشوار ہی مجھپر قتل ہونا اس سید علوی کا فَابْتَدَأَ الرَّجُلُ يَقْرَأُ
الْآيَةَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَطَعَ عَلَيْهِ الْحَجَّاجُ قِرَاءَتَهُ وَقَالَ لَعَلَّكَ تُرِيْدُ تَحْتَجُّ
عَلَيَّ بِآيَةِ الْمُبَاهَلَةِ پس اُس سید علوی نے بسم اللہ پڑھا اور چاہتا تھا کہ آیہ پڑھے ناگاہ
حجاج نے اُسکا کلام قطع کر کے کہا شاید تو چاہتا ہی کہ مجھ پر آیۂ مباہلہ کو دلیل لاوے فَقُلْ
تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ خداوند
عالم اپنے حبیب سے فرماتا ہی کہدو اہل نجران سے کہ ہم اپنی اولاد کو بلائین اور تم اپنی اولاد کو
بلاؤ اور ہم اپنی نسوان کو بلائین اور تم اپنی نسوان کو بلاؤ اور ہم اپنے نفسون کو بلائین اور تم
اپنے نفسون کو بلاؤ بعد اسکے مباہلہ کرین فَقَالَ الْعَلَوِيُّ هِيَ وَاللّٰهِ حُجَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ مُعْتَمَدَةٌ وَ
لٰكِنِّيْ اٰتِيْكَ بِغَيْرِهَا پس سید علوی نے کہا قسم بخدا یہ آیۂ مباہلہ دلیل محکم و مضبوط میرے دعوے
پر ہی کیونکہ خدا نے حسنین علیہما السلام کو ابناء رسول قرار دیا اور خود رسول خدا اُنکو بجاے
فرزندون کے میدان مین واسطے مباہلہ کے لائے لیکن مین بغیر آیۂ مباہلہ کے تیرے سامنے
دلیل لاتا ہون ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَهَبْنَا لَهُ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ كُلًّا هَدَيْنَا
وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهَارُوْنَ
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى فَسَكَتَ بعد اسکے بسم اللہ کہہ کے پڑھنا شروع کیا
جسکا حاصل یہ ہی کہ نوحؑ کی ذریت مین ہین داؤد اور سلیمان اور ایوبؑ اور یوسفؑ اور موسیٰؑ
اور ہارونؑ اور زکریا اور یحییٰ پس اس مقام پر وہ سید علوی ساکت ہوا فَقَالَ الْحَجَّاجُ فَلِمَ
لَا قُلْتَ وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِنَ الصَّالِحِيْنَ اَنَسِيْتَ وَعِيْسٰى فَقَالَ نَعَمْ صَدَقْتَ يَا حَجَّاجُ
فَبِاَيِّ شَيْءٍ دَخَلَ عِيْسٰى فِيْ صُلْبِ نُوْحٍ وَلَيْسَ لَهُ اَبٌ پس حجاج نے کہا اے علوی تو چپ
کیون رہا اور وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِنَ الصَّالِحِيْنَ نہ کہا کیا وعیسیٰ سے آخر آیہ تک بھول گیا

[illegible]

اُس وقت اُس سید علوی نے کہا ہان تو سچ کہتا ہی مگر اے حجاج عیسیٰ روح اللہ تو بے باپ کے
پیدا ہوے تھے یہ کس وجہ سے صلب نوحؑ مین داخل ہوے فَقَالَ الْحَجَّاجُ اَنَّهُ دَخَلَ فِيْ
صُلْبِ نُوْحٍ مِنْ حَيْثُ اُمِّهِ فَقَالَ الْعَلَوِيُّ وَكَذٰلِكَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ دَخَلَا فِيْ صُلْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
بِاُمِّهِمَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ یہ سن کر حجاج نے کہا کہ عیسیٰ صلب نوح مین ماں کی طرف سے
داخل ہوے کیونکہ مریم بنت عمران نسل سے نوحؑ کی تھین پس سید علوی نے کہا اسی طرح حسنین
علیہما السلام بھی بوجہ اپنی والدۂ ماجدہ فاطمۂ زہرا کے داخل صلب رسول خداؐ ہوے
فَبَقِيَ الْحَجَّاجُ كَاَنَّهُ اُلْقِمَ حَجَرًا فَقَالَ الْحَجَّاجُ مَا الدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اِمَامَانِ
یہ سن کر حجاج ایسا ساکت و شرمندہ ہوا کہ گویا پتھر اُسکے منہ مین دیدیا گیا تھا پس اُس بےحیا نے
سید علوی سے پوچھا کہ حسنینؑ کی امامت پر کیا دلیل ہی فَقَالَ الْعَلَوِيُّ لَقَدْ ثَبَتَ لَهُمَا الْاِمَامَةُ
بِشَهَادَةِ النَّبِيِّ فِيْ حَقِّهِمَا وَلِدَايَ هٰذَانِ اِمَامَانِ فَاضِلَانِ اِنْ قَامَا وَاِنْ قَعَدَا تَمِيْلُ
عَلَيْهِمُ الْاَعْدَاءُ فَيَسْفِكُوْنَ دَمَهُمَا وَيَسْبُوْنَ حَرِيْمَهُمَا پس اُس سید علوی نے کہا کہ حسنین
علیہما السلام کی امامت گواہی اور ارشاد جناب رسول خدا سے ثابت ہی کہ فرمایا اُن حضرت
نے اُن دونون کے بارہ مین کہ یہ دونون فرزند میرے حسنینؑ دونون امام اور پیشوا افضل
ہین خواہ کھڑے ہون خواہ بیٹھے ہون یعنی اپنی حکومت کے طالب ہون یا خانہ نشین ہون
بہرحال یہ امام و پیشوا ہین اعداے دین اُنپر ظلم و ستم کرینگے اور اُنکا خون بہائینگے اور اُنکے
اہل بیت کو اسیر و مقید کرینگے وَقَالَ اَيْضًا اِبْنِيْ هٰذَا يَعْنِي الْحُسَيْنَ اِمَامٌ اِبْنُ الْاِمَامِ اَخُو
الْاِمَامِ اَبُو الْاَئِمَّةِ التِّسْعَةِ اور اسی طرح فرمایا جناب رسول خدا نے یہ فرزند میرا یعنی حسینؑ
خود امام ہی اور فرزند ہی امام کا اور برادر امام ہی اور باپ ہی نو امامون کا کہ سب اُنکی نسل سے
ہونگے فَقَالَ الْحَجَّاجُ يَا عَلَوِيُّ وَكَمْ عُمُرُ الْحُسَيْنِ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا قَالَ سِتًّا وَخَمْسِيْنَ
سَنَةً فَقَالَ لَهُ وَفِيْ اَيِّ يَوْمٍ قُتِلَ قَالَ يَوْمَ الْعَاشِرِ مِنَ الْمُحَرَّمِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
فَقَالَ لَهُ وَمَنْ قَتَلَهُ پس حجاج نے کہا اے علوی حسینؑ بن علیؑ کی عمر دنیا مین کتنی ہوئی تھی

کہا چھپن برس کا سن شریف تھا پھر اُس لعین نے پوچھا کہ حسینؑ کس دن قتل کیے گئے جواب دیا دسوین محرم کو وہ مظلوم شدت تشنگی مین کنارۂ نہر فرات پر درمیان نماز ظہر وعصر کے ذبح کیے گئے حجاج نے کہا کس نے قتل کیا یہ سُن کر وہ سید علوی رونے لگا فقال لَهُ یَا حَجَّاجُ لَقَدْ جَنَّدَ عَلَیْهِ الْجُنُوْدَ ابْنُ زِیَادٍ بِاَمْرِ یَزِیْدَ فَلَمَّا اصْطَفَّتِ الْعَسَاکِرُ لِقِتَالِهٖ قَتَلُوْا حُمَاتَهٗ وَاَنْصَارَهٗ وَاَطْفَالَهٗ وَبَقِیَ فَرِیْدًا وَحِیْدًا مَعَ نِسَآئِهٖ وَعِیَالِهٖ پس سید علوی نے کہا اے حجاج ابن زیاد نے بحکم یزید کربلا مین لشکر پر لشکر بھیجے آہ جب وہ سب لشکر کو فہ صف آرا ہوا تو حضرت کے لشکر مین چند اصحاب وانصار تھے اور کچھ عزیز واقربا اور اطفال تھے کہ لڑائی شروع ہوئی یہانتک کہ وہ سب کے سب بھوکے پیاسے شہید ہوے اور وہ جناب مع اہل وعیال کے باقی رہے یَسْتَغِیْثُ فَلَا یُغَاثُ وَیَسْتَجِیْرُ فَلَا یُجَارُ وَیَطْلُبُ جُرْعَةً مِّنَ الْمَآءِ لِیُطْفِیَ بِهَا حَرَّ الظَّمَآءِ اور اُس حالت تنہائی اور تشنہ لبی مین وہ مظلوم استغاثہ کرتے تھے اور کوئی فریاد رسی نہ کرتا تھا اور بنابر اتمام حجت کے پناہ مانگتے تھے کوئی پناہ نہ دیتا تھا اور ایک جرعہ پانی کا طلب کرتے تھے تاکہ حرارت تشنگی کو بجھائین مگر کوئی پانی نہ دیتا تھا فَبَیْنَمَا هُوَ وَاقِفٌ یَسْتَغِیْثُ [illegible] اِذْ جَآءَهٗ سِنَانُ بْنُ اَنَسٍ فَطَعَنَهٗ بِسِنَانِهٖ آہ اسی اثنا مین کہ وہ جناب کھڑے تھے اور درگاہ خدا مین مناجات کرتے تھے ناگاہ سنان بن انس لعین نے قریب آکر ایک نیزہ سینۂ اقدس پر مارا وَرَمَاهُ خَوْلِیُّ اللَّعِیْنُ بِسَهْمٍ مَّسْمُوْمٍ فَوَقَعَ فِیْ لَبَّتِهٖ وَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِ جَوَادِهٖ اِلَی الْاَرْضِ یَخُوْرُ بِدَمِهٖ اور خولی ملعون نے ایک تیر زہر آلودہ مارا ہائے افسوس وہ تیر ستم گلوے [illegible] پر پڑا اور خون جاری ہوا اور اسی حالت مین گھوڑے سے منھ کے بھل زمین گرم پر تشریف لائے اور اپنے خون مین لوٹتے تھے فَجَآءَ الشِّمْرُ اللَّعِیْنُ فَاحْتَزَّ رَاْسَهُ الشَّرِیْفَ بِحُسَامِهٖ وَرَفَعَهٗ فَوْقَ قَنَاتِهٖ پس شمر لعین آپہونچا افسوس اُس بیرحم نے سر اقدس کو اپنی تلوار آبدار سے جدا کیا اور نیزہ پر بلند کیا ثُمَّ اَقْبَلُوْا عَلٰی سَلْبِهٖ فَاَخَذَ قَمِیْصَهٗ اِسْحَاقُ الْحَضْرَمِیُّ وَاَخَذَ سَرَاوِیْلَهٗ اَبْجَرُ بْنُ کَعْبٍ التَّمِیْمِیُّ وَاَخَذَ عِمَامَتَهٗ اَخْنَسُ بْنُ مَرْثَدٍ وَاَخَذَ دِرْعَهٗ

مَالِکُ بْنُ نُسَیْرٍ الْکِنْدِیُّ وَاَخَذَ نَعْلَیْهِ اَسْوَدُ بْنُ خَالِدٍ بعد اسکے وہ اشقیا طرف لوٹنے پوشاک کے متوجہ ہوے پس کرتہ اسحاق حضرمی نے اُتار لیا اور زیر جامہ ابجر بن کعب تمیمی نے لیلیا اور عمامہ اخنس بن مرثد نے لیا اور زرہ مالک بن نسیر کندی نے اُتار لی اور نعلین اسود بن خالد نے لیلین وَاَخَذَ قَطِیْفَتَهُ الْخَزِّیَّةَ قَیْسُ بْنُ اَشْعَثٍ وَاَخَذَ خَاتَمَهٗ بَجْدَلُ بْنُ سُلَیْمٍ الْکَلْبِیُّ فَقَطَعَ اللَّعِیْنُ اِصْبَعَهٗ مَعَ الْخَاتَمِ اور ردا جو خز کی تھی قیس بن اشعث لیگیا اور انگشتری بجدل بن سلیم کلبی نے مع انگشت اطہر کے کاٹ کر اُتار لی وَاَحَاطَ الْقَوْمُ بِخِیَامِهٖ وَسَبَوْا حَرِیْمَهٗ وَنِسَآئَهٗ اور اُن اشقیائے مظلوم کربلا کے خیمون کو گھیر لیا اور اسباب لوٹ لیا اور خیمون مین آگ لگائی اور اہل حرم اور مخدرات عالی مرتبت کو اسیر ومقید کیا فَقَالَ الْحَجَّاجُ هٰکَذَا جَرٰی عَلَیْهِمْ یَا عَلَوِیُّ قَالَ نَعَمْ یہ سن کر حجاج نے کہا اے علوی اسی طرح سے ظلم ہوا ہے اُنپر اُسنے جواب دیا کہ ہان فَقَالَ وَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَاْتِنِیْ بِهٰذَا بِالدَّلِیْلِ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَبِصِحَّةِ اِمَامَتِهِمَا لَاَخَذْتُ الَّذِیْ بَیْنَ عَیْنَیْکَ وَلَقَدْ نَجَّاکَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِمَا عَزَمْتُ عَلَیْهِ مِنْ قَتْلِکَ پس حجاج نے کہا قسم بخدا اگر تو حسنینؑ کی امامت اور فرزند رسول ہونے کی دلیل قرآن سے ثابت نہ کرتا تو مین تیری آنکھین نکال لیتا اور تحقیق کہ تجھے خدا نے نجات دی اُس چیز سے جسکا مین نے ارادہ کیا تھا تیرے قتل کرنے سے وَلٰکِنْ خُذْ هٰذِهِ الْبُرْدَةَ لَا بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ فِیْهَا فَاَخَذَهَا الْعَلَوِیُّ وَهُوَ یَقُوْلُ هٰذَا مِنْ عَطَآءِ اللّٰهِ وَفَضْلِهٖ لَا مِنْ عَطَآئِکَ یَا حَجَّاجُ فَبَکٰی وَجَعَلَ یَقُوْلُ لیکن اب مین نے رہا کیا لے اس جامہ کو جسکا مین نے وعدہ کیا تھا خدا تجھے یہ لباس مبارک نہ کرے پس اُس سید علوی نے اُسکے ہاتھ سے وہ جامہ لیلیا اور کہا یہ خدا نے اپنے فضل وکرم سے عطا کیا اے حجاج یہ تیری عطا سے نہین ہے پس وہ سید علوی روتا تھا اور یہ اشعار پڑھتا جاتا تھا ؎

صَلَّی الْاِلٰهُ وَمَنْ یَّحُفُّ بِعَرْشِهٖ وَالطَّیِّبُوْنَ عَلَی النَّبِیِّ النَّاجِیِّ

خدا اور حاملان عرش الٰہی اور ارواح مقدسۂ انبیا واوصیا صلوات بھیجتے ہین رسول خدا ہادی خلق پر

وَعَلٰی قَرَابَتِہِ الَّذِیْنَ تَہَضَّمُوْا	بِالنَّائِبَاتِ وَکُلِّ خَطْبٍ فَادِحٍ

اور سلام بھیجتے ہین اُس جناب کی آلؑ پر کہ جن بزرگوارون نے دنیا کے مصائب کو گوارا کیا اور

ہمیشہ مبتلا بہ بلا رہے اور صبر کیا اور راضی بہ رضا رہے سے

طَلَبُوْا الْحُقُوْقَ فَاُبْعِدُوْا عَنْ دَارِہِمْ	وَعَوٰی عَلَیْہِمْ کُلُّ کَلْبٍ نَابِحٍ

آہ جب اُن بزرگوارون نے حق اپنا طلب کیا تو اپنے وطن اور گھر سے بظلم وستم نکالے گئے اور عالم غربت مین اُنکو دیکھ کر اعدا مثل کلاب کے اُنپر حملہ کرتے تھے اور اذیت و تکلیف پہونچاتے تھے یہان تک کہ اُنکو شہید کیا اَلَا لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ

مجلس پنجم فضیلت صحبت عالم دین و طالب العلم و شہادت شاہزادہ علی اکبر و مصائب آل رسول و سید بن رسول امام حسین بن ساز یک

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ یَقْعُدُ سَاعَةً عِنْدَ الْعَالِمِ اِلَّا نَادَاہُ رَبُّہٗ جَلَسْتَ عِنْدَ حَبِیْبِیْ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَاُسْکِنَنَّکَ الْجَنَّةَ مَعَہٗ وَلَا اُبَالِیْ بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہی فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جو مومن ایک ساعت عالم کے پاس بیٹھے تو جانب پروردگار سے ندا آتی ہی کہ تو ہمارے حبیب کے پاس بیٹھا قسم ہی مجھے اپنی عزت وجلال کی کہ تجھ کو ساکن جنت کرونگا ساتھ اُسکے اور کچھ پروا نہ کرونگا عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ یَلْتَمِسُ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ کَتَبَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ بِکُلِّ قَدَمٍ ثَوَابَ نَبِیٍّ مِنَ الْاَنْبِیَآءِ وَاَعْطَاہُ اللّٰہُ بِکُلِّ حَرْفٍ یَسْمَعُ وَیَکْتُبُ مَدِیْنَةً فِی الْجَنَّةِ اور ابوذر غفاریؓ سے منقول ہی وہ کہتے ہین فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جو مومن اپنے گھر سے باہر آئے واسطے حاصل کرنے ایک باب کے علم دین سے تو خداوند عالم بعوض ہر قدم کے لکھیگا ثواب ایک نبی کا انبیا سے اور اُسکو بعوض ایک ہر حرف کے جو سنے یا لکھے ایک شہر جنت مین عطا فرمائیگا اور حدیث مین وارد ہی کہ ایک مسئلہ دریافت کرنا عالم سے واسطے عمل کے افضل وبہتر ہی بارہ ہزار ختم قرآن سے وَطَالِبُ الْعِلْمِ

اَحَبَّہُ اللّٰہُ وَاَحَبَّہُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَاَحَبَّہُ النَّبِیُّوْنَ وَلَا یُحِبُّ الْعِلْمَ اِلَّا السَّعِیْدُ فَطُوْبٰی لِطَالِبِ الْعِلْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور طالب علم دین کا یہ مرتبہ ہی کہ خداوند عالم اور ملائکہ اور انبیا اُسکو دوست رکھتے ہین اور علم دین کو دوست نہین رکھتا ہی مگر سعادتمند پس خوشا بحال طالب العلم کا بروز قیامت وَمَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ یَلْتَمِسُ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ قَدَمٍ ثَوَابَ شَہِیْدٍ مِنْ شُہَدَآءِ بَدْرٍ اور جو مومن اپنے گھر سے باہر آئے واسطے حاصل کرنے ایک باب کے علم دین سے تو خداوند عالم لکھیگا واسطے اُسکے بعوض ہر قدم کے ثواب ایک شہید کا شہدائے جنگ بدر سے وَطَالِبُ الْعِلْمِ حَبِیْبُ اللّٰہِ وَمَنْ اَحَبَّ الْعِلْمَ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّةُ وَیُصْبِحُ وَیُمْسِیْ فِیْ رِضَآءِ اللّٰہِ تَعَالٰی اور طالب علم دوست خدا ہی اور جو مومن دوست رکھے علم دین کو تو واجب ہی اُسپر جنت یعنی وہ ضرور داخل جنت ہوگا اور طالب العلم صبح وشام بوجہ حاصل کرنے علم دین کے رضائے الٰہی مین بسر کرتا ہی وَلَا یَخْرُجُ مِنَ الدُّنْیَا حَتّٰی یَشْرَبَ مِنَ الْکَوْثَرِ وَیَاْکُلَ مِنْ ثَمَرَةِ الْجَنَّةِ وَیَکُوْنُ فِی الْجَنَّةِ رَفِیْقَ خِضْرٍ اور طالب علم دنیا سے نہ جائیگا جب تک کہ آب کوثر نہ پیے اور میوہ جنت نہ کھائے اور وہ بہشت مین رفیق حضرت خضرؑ کا ہوگا اور ایک حدیث مین وارد ہی کہ جو مومن علم دین حاصل کرنے جاتا ہی تو اُسکے پاؤن کے نیچے ملائکہ اپنے پر بچھاتے ہین پس خوشا بحال اُن مومنون کے جو طلب علم کے لیے راہ ہاے دور و دراز قطع کرتے ہین اور خوشا بحال اُن لوگونکے جنکی موت حالت طلب علم مین واقع ہوتی ہی کیونکہ جب مومن عالم مسافرت مین انتقال کرتا ہی تو ملائکہ اُسکی غربت وبیکسی پر روتے ہین حالانکہ مومنین اُسکی جانکنی کے وقت اُسکو رو بقبلہ کرتے ہین اور حلق مین پانی یا شربت ٹپکاتے ہین تاکہ دنیا سے پیاسا نہ جائے اور بعد رحلت کے غسل وکفن دیکر نماز جنازہ پڑھکے دفن کرتے ہین باوجود اسکے مسافرت وبیکسی کی وجہ سے فرشتے اُسپر روتے ہین یا اُسکی جوانی پر ترحم کرکے محزون ومغموم ہوتے ہین اب کیا حاجت بیان ہی تصور کیجیے کیا حال ہوا ہوگا ملائکہ کا جب صحرائے کربلا عالم مسافرت وتشنہ لبی مین

اشقیاے امت نے شبیہ پیغمبر شاہزادہ علی اکبر کو تیروں و نیزوں سے زخمی کیا اور ایک شقی نے ضربت شمشیر سر اطہر پر ماری جسکے صدمہ سے جھک گئے اور گھوڑے کی گردن سے لپٹ گئے اور گھوڑا اُس شبیہ پیغمبر کو طرف لشکر اعدا کے لیگیا فَقَطَّعُوْهُ بِسُيُوْفِهِمْ اِرْبًا اِرْبًا پس اُن اشقیا نے اپنی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کیا اور گھوڑے سے طرف زمین کے جھکے اسی اثنا میں پکارے يَا اَبَتَاهُ اَدْرِكْنِي ای بابا میری خبر لیجیے یہ سن کر امام حسین بیتاب ہو کر طرف اپنے پارۂ جگر کے تشریف لائے دیکھا کہ وہ نور نظر خاک و خون میں آلودہ ریگ گرم پر پڑا ہی پس دل پُر درد سے صیحہ کیا اور فرمایا عَلَى الدُّنْيَا بَعْدَكَ الْعَفَا ای فرزند اب بعد تیرے خاک ہی اس دنیا پر آہ اسوقت مظلوم کربلا کے پاس پانی کہاں تھا جو وقت آخر اپنے فرزند نوجوان کے حلق خشک میں ٹپکاتے پس منھ پر منھ رکھکے بوسے لینے لگے اور چہرۂ انور سے خاک و خون صاف کیا اور بہ شدت روئے ~

فریاد از غریبی و بے یاری حسین ۔ وز نالہاے دمبدم و زاری حسین

الغرض سنا آپ نے مرتبہ طالب العلم کا اب تتمہ فضائل و مراتب باب مدینۂ علم کا سنیے جنکی بدولت صاحبان علم اور طالبان علم کو یہ مرتبہ حاصل ہی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَلْفَ بَابٍ مِنَ الْعِلْمِ فَفُتِحَ لِيْ مِنْ كُلِّ بَابٍ اَلْفُ بَابٍ چنانچہ کتاب روضہ میں ابن عباس سے منقول ہی وہ کہتے ہیں فرمایا جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے مجھے ہزار باب علم سے ایسے تعلیم فرمائے کہ ہر باب سے ہزار باب علم کے میرے لیے مفتوح اور کشادہ ہوے وَفِيْ حَدِيْثٍ اٰخَرَ عَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْفَ كَلِمَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ مِنْ كُلِّ كَلِمَةٍ اَلْفُ كَلِمَةٍ اور زین الفتی وغیرہ میں یوں منقول ہی کہ جناب رسول خدا نے امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کو تعلیم فرمائے ہزار کلمے کہ ہر کلمے سے اُنکے لیے ہزار کلمے اور مفتوح ہوے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ

وَعَلِيٌّ بَابُهَا اور فرمایا جناب رسول خدا نے میں شہر علم ہوں اور علی بن ابی طالب دروازہ اُسکے ہیں وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَاْتِ مِنْ بَابِهٖ اور فرمایا جناب رسول خدا نے میں شہر علم ہوں اور علی بن ابی طالب دروازہ اُسکے ہیں پس جس کسی کو علم چاہیے تو وہ دروازہ سے آئے تو نتیں ان احادیث مسلمۂ فریقین سے ثابت ہی کہ واسطے دریافت کرنے علم دین کے حضرت امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام کی طرف رجوع لازم ہی اس لیے کہ وہ جناب اعلم و افضل ہیں بعد جناب رسول خدا کے اور احق ہیں تمامی امت سے اور عمدۂ احتیاج طرف امام کے تحصیل علم دین ہی پس سوا اُن حضرت کے اور کسی کو امام اور مرجع علم دین کا قرار دینا کوئی دانا پسند نہ کریگا جیسا کہ اشقیاے امت نے بعد جناب رسول خدا کے کیا کہ عوض طلب علم اور ہدایت کے اُس باب مدینۂ علم اور ہادی خلق پر کیا کیا ظلم و ستم کیے اور جہلا کی طرف رجوع کر کے اُنکی ترغیب سے درپے اذیت و آزار ہوے یہاں تک کہ دروازہ اُنکا جلا کر نامحرم داخل حرم سرا ہوے اور ریسمان ستم گلوے انور میں ڈال کر باہر لائے اور مدت سلطنت ثلاثہ میں طرح طرح کے مصائب میں مبتلا رہے بلکہ ہر لحظہ مصیبت تازہ درپیش ہوتی تھی یہاں تک کہ بعد خلافت ظاہری طرف کوفہ کے ہجرت کرنی پڑی اور خلافت ظاہری پانچ برس میں بھی اعدا نے چین لینے نہ دیا کبھی جنگ جمل درپیش ہوئی کبھی جنگ صفین و نہروان میں مشغول جہاد رہے آہ آخر ابن ملجم لعین نے مسجد کوفہ میں بحالت روزہ و نماز ضربت شمشیر زہر آلودہ سر انور پر لگائی جسکے صدمہ سے شہید ہوے اور بعد شہادت کے روح اقدس کو آنحضرت کے غم میں اُنکے فرزندوں کے اعدا نے بیچین کر دیا افسوس امام حسن کو زہر دغا سے شہید کیا اور جنازہ پر تیر باران کیے اور روضۂ رسول خدا میں دفن ہونے دیا اور امام حسین کو کوفیوں نے مہمان بلا کر صحراے کربلا میں مع اصحاب و اقربا اور اولاد اور بچۂ شیر خوار کے بحکم ابن زیاد و یزید لعین پیاسا بمکر و دغا شہید کیا اور اسباب لوٹ لیا اور خیموں میں آگ لگائی آہ جناب حسنین علیہما السلام کی مخدرات کو مع سرہاے شہدا کے

شہر بشہر پھرایا جیسا کہ حجت خدا زیارت ناحیہ مقدسہ مین فرماتے ہین یُسَاقُوْنَ کَالْاِمَاءِ الْمُسْبِیَّاتِ فِی الْبَرَارِیْ وَالْفَلَوَاتِ افسوس اُن ستم رسیدون کو مثل کنیزون کے اسیر و مقید کرکے اعدا جنگلون اور صحراؤن مین لیے پھرے تَلْفَحُ وُجُوْہُھُمْ حَرُّ الْھَاجِرَاتِ آہ اُنکے منھ دوپہر کی دھوپ تیزی آ ... سے جلتے تھے اَیْدِیْھِمْ مَغْلُوْلَۃٌ اِلَی الْاَعْنَاقِ ہاتھ اُن کے گردنون سے باندھے ... یُطَافُ بِھِمْ فِی الْاَسْوَاقِ اسی طرح بازارون مین پھراتے تھے آہ آخرکار اُن ستم رسیدہ ... کو دربار یزید لعین مین لائے اُسوقت شمر لعین سر اقدس امام حسینؑ کا لیکر سامنے ... آیا اور بطور ہدیہ پیش کیا اور طالب انعام ہوا اور بہ فخر کہنے لگا

اِمْلَأْ رِکَابِیْ فِضَّۃً وَّذَھَبَا	اِنِّیْ قَتَلْتُ مَلِکَ الْمُحَجَّبَا
قَتَلْتُ خَیْرَ الْخَلْقِ اُمًّا وَّاَبًا	وَاَکْرَمَ الْخَلْقِ جَمِیْعًا نَسَبَا

بھردے میرے شتر ان سواری کو نقرہ و طلا سے بتحقیق کہ مین نے قتل کیا ہی بادشاہ عظیم الشان کو اور قتل کیا بہترین خلق کو از روے ماں باپ کے اور بزرگترین مخلوقات کو از روے حسب و نسب کے

طَعَنْتُہٗ بِالرُّمْحِ حَتّٰی انْقَلَبَا	ضَرَبْتُہٗ بِالسَّیْفِ کَانَتْ عَجَبَا .

ایسا نیزہ مارا مین نے اُنکو کہ گھوڑے سے اُلٹ دیا اور ایسی تلوار لگائی کہ سب کو تعجب ہوا پس یہ مدح شرافت امام حسینؑ کی سنکر یزید لعین غضبناک ہوا اور کہا اے شمر دور ہو خدا تیری رکاب کو نار جہنم سے بھردے یعنی اگر تو حسینؑ کو ایسا جانتا تھا تو پھر کیون قتل کیا آہ بعد اسکے یزید لعین نے لب و دندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کی جیسا کہ معصومؑ زیارت ناحیہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الثَّغْرِ الْمَقْرُوْعِ بِالْقَضِیْبِ سلام ہو اُن دندان انور پر جنپر چھڑی لگائی گئی اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْن

مجلس ششم تاکید تحصیل علم دین و فضیلت مومن عالم و از رحلت او رخنہ شدن در اسلام و مصائب امام حسینؑ و منفرق دفن شدن آل رسول بعالم غربت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا کَآفَّۃً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ مِّنْھُمْ طَآئِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّھُوْا

فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَھُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَیْھِمْ لَعَلَّھُمْ یَحْذَرُوْنَ حق سبحانہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی اور نہین ممکن ہی مومنون کو کہ وہ سب باہر چلے جاوین پس کیون نہین نکلتا ہی اُنکے ہر فرقہ مین سے ایک گروہ تاکہ فہم حاصل کرین دین مین یعنی علم دین سیکھین اور تاکہ ڈراوین اپنی قوم کو جبکہ تحصیل علم کرکے وہ اُنکی طرف واپس آوین شاید کہ وہ خدا سے ڈرین اس آیہ کریمہ سے ظاہر ہی کہ فقیہ ہونا واجب کفائی ہی اور اخذ کرنا ہر مسلم و مسلمہ کو مسائل دین کا اُس فقیہ سے اصالتًا یا بواسطہ کسی عادل کے واجب عینی ہی پس جو غفلت کرے وہ عاصی ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا لازم کرو تم فہم حاصل کرنا دین خدا مین ورنہ ہو جاؤ گے تم اعراب اور بادیہ نشین کیونکہ جو شخص دین خدا مین فہم حاصل نہ کریگا تو خداوند عالم بروز قیامت اُسکی طرف نظر لطف و رحمت نہ فرمائیگا اور اُسکے کسی عمل کو پاک نہ کریگا نہ قبول کریگا اور فرمایا اُن حضرت نے علماے دین امانت دار ہین اور متقین قلعے ہین اور اوصیاے انبیا سردار ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا علم کی زکوۃ یہ ہی کہ علم دین بندگان خدا کو تعلیم کرے وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ وُزِنَ مِدَادُ الْعُلَمَآءِ بِدِمَآءِ الشُّھَدَآءِ فَیَرْجَحُ مِدَادُ الْعُلَمَآءِ عَلٰی دِمَآءِ الشُّھَدَآءِ چنانچہ بحار الانوار اور کافی مین منقول ہی فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے جب روز قیامت ہوگا تو اُس دن اُس روشنائی کا جس سے علما نے علم دین لکھا ہوگا وزن کیا جائیگا ساتھ خون شہداے راہ خدا کے پس وہ مداد خون شہدا پر راجح ہوگی وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ علما میری امت کے مثل انبیاے بنی اسرائیل کے ہین وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ علما میری امت کے ورثہ انبیا ہین اور حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا جو مومن ہمارے شیعون سے ہو اور ہماری شریعت کا عالم ہو اور ہمارے ضعفاے شیعہ کو تاریکی جہل سے نکال کر

نور علم مین لائے جو علم ہم آل رسول سے اُنکو پہونچا ہی تو وہ عالم بروز قیامت اس طرح سے آئیگا کہ ایک تاج نور کا اُسکے سر پر ہوگا اور اہل محشر کو وہ روشنی دیگا اور وہ مومن عالم ایسا نورانی حُلہ پہنے ہوگا کہ اُسکے ایک تار کی قیمت کی برابری دنیا و مافیہا نہین کر سکتی ہی پس جانب خدا سے ایک منادی ندا کریگا کہ اے بندگان خدا یہ مومن ایک عالم ہی شاگردون سے کسی بزرگوار کا آل محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ سے پس جن اشخاص نے دنیا مین اُس عالم سے ہدایت پائی ہوگی اور حیرت جہالت سے باہر لایا ہو اُنکو چاہیے کہ اُسکے نور سے متمسک ہو جائین تا کہ وہ عالم اُنکو ظلمت محشر سے نکال کر طرف گلشن جنت کے لیجائے پس جن اشخاص کو اُس عالم نے کوئی امر خیر تعلیم کیا ہو یا جنکے دل سے جہالت کو دور کیا ہو یا کسی شبہہ کو رفع کیا ہو گا اُن سب کو محشر سے طرف جنت کے ساتھ اپنے لیجائیگا اور وہ سب مراتب و منازل عالیہ پر فائز ہونگے

اور وہ جناب فرماتے ہین

رَضِینَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِیْنَا	لَنَا عِلْمٌ وَ لِلْاَعْدَاءِ مَالُ
لِاَنَّ الْمَالَ یَفْنیٰ عَنْ قَرِیْبٍ	وَاِنَّ الْعِلْمَ بَاقٍ لَا یَزَالُ

خداوند عالم نے جو مقدر فرمایا اُس پر ہم راضی و خوش ہین ہم کو اپنے فضل و کرم سے علم عطا فرمایا اور ہمارے اعدا کو مال دیا اس لیے کہ مال دنیا جلد فنا ہوتا ہی اور علم باقی رہتا ہی اُسکو زوال نہین ہی وہ خزانہ دل مین محفوظ ہی اور علم صرف کرنے سے زائد ہوتا ہی اور عالم کو ہر جگہ نفع بخشتا ہی وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے تین مرتبہ بار آلہا رحم فرما میرے خلفا پر قِیْلَ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَنْ خُلَفَاءُكَ بعض اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون خلفا آپ کے ہین قَالَ اَلَّذِیْنَ یَاْتُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ وَ یَرْوُوْنَ اَحَادِیْثِیْ وَ سُنَّتِیْ فَیُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ مِنْ بَعْدِیْ اُولٰٓئِكَ رُفَقَائِیْ فِی الْجَنَّةِ فرمایا وہ لوگ ہین جو بعد میرے دنیا مین آئینگے اور میرے احادیث و سنت کی روایت کرینگے پس اُن احادیث کو خلق تک پہونچائینگے تو وہ لوگ جنت مین میرے رفیق ہونگے

وَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَلْعَالِمُ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ وَ اَلْفِ زَاهِدٍ اور فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عالم افضل ہی ہزار عابد اور ہزار زاہد سے وَ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَعَالِمٌ یُنْتَفَعُ بِعِلْمِهٖ خَیْرٌ وَ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سَبْعِیْنَ اَلْفِ عَابِدٍ اور فرمایا اُن حضرت نے کہ ہر آئینہ وہ عالم جسکے علم دین سے بندگان خدا فائدہ مند ہون وہ ستر ہزار عابد کی عبادت سے افضل و بہتر ہی وَ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْعَالِمَ وَ الْعَابِدَ اور فرمایا اُن حضرت نے کہ جب روز قیامت ہوگا تو خدا عالم و عابد کو محشور کریگا فَاِذَا وُقِفَا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ قِیْلَ لِلْعَابِدِ اِنْطَلِقْ اِلَی الْجَنَّةِ وَ قِیْلَ لِلْعَالِمِ قِفْ تَشْفَعْ لِلنَّاسِ بِحُسْنِ تَادِیْبِكَ لَهُمْ جب وہ عالم اور عابد سامنے بارگاہ خدا کے کھڑے کیے جائینگے تو اُسوقت عابد سے کہا جائیگا کہ تو داخل جنت ہو اور عالم سے ارشاد ہوگا کہ تم ٹھہرو تمھاری شفاعت لوگون کے لیے قبول کی جائیگی بوجہ اُس حُسن تعلیم کے جو تم نے لوگون کو علم دین مین کی سبحان اللہ یہ مرتبہ ہی عالم کا پس جب وہ دنیا سے گذرتا ہی تو اسلام مین رخنہ عظیم ہوتا ہی قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَلْمُؤْمِنُ الْعَالِمُ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ چنانچہ فرمایا جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے کہ مومن عالم کا اجر و ثواب عظیم تر ہی روزہ دار نماز گذار غازی سے جو راہ خدا مین جہاد کرتا ہی وَ اِذَا مَاتَ ثُلِمَ فِی الْاِسْلَامِ ثُلْمَةٌ لَا یَسُدُّهَا شَیْءٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اور جب عالم دنیا سے رحلت کرتا ہی تو اسلام مین ایسا رخنہ ہوتا ہی کہ قیامت تک کسی چیز سے بند نہین ہوتا کیون مومنین یہ حال تو اُس عالم کی رحلت سے ہوتا ہی جو شاگردان آل رسول سے ہو جس نے اُس بحر ذخار علم و حکمت ائمہ اطہار سے بمقدار ایک قطرہ کے علم پایا تھا پس تصور کیجیے کہ کیا حال ہوا ہوگا اُن عالمان علوم ربانی اور واقفان اسرار یزدانی کی رحلت سے جو بناے اسلام مستحکم و مضبوط کنندہ اور ناصر و حامی اور رونق دہندہ اسلام کے تھے جن حضرات نے واسطے بقاے دین اسلام کے تکالیف دنیا کو گوارا کیا اور بندگان خدا کو ہدایت فرمائی اور وعظ و نصیحت سے دست بردار نہ ہوے یہان تک

کہ راہ خدا مین جان دی جیسا کہ زیارت اربعین کے ان فقرات سے بھی ظاہر ہی وَبَذَلَ مُهْجَتَهُ فِيكَ لِيَسْتَنْقِذَ عِبَادَكَ مِنَ الْجَهَالَةِ وَحَيْرَةِ الضَّلَالَةِ اور جس فرزند رسولؐ نے تیری راہ رضا مین قتل و ذبح ہونا اختیار کیا تاکہ تیرے بندون کو جہالت اور حیرت ضلالت سے بچائین فَجَاهَدَهُمْ فِيكَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا حَتَّى سُفِكَ فِي طَاعَتِكَ دَمُهُ وَاسْتُبِيحَ حَرِيمُهُ پس جہاد کیا اشقیا سے تیری راہ مین بعد وعظ و نصیحت کے درحالیکہ وہ جناب صابر و شاکر تھے یہان تک کہ خون اُنکا تیری راہ اطاعت مین بہایا گیا اور اہل حرم اُنکے لوٹے گئے افسوس بنی امیہ اور اشقیا سے کوفہ نے اسپر اکتفا نہ کی بلکہ اُس جناب کا لباس تک لوٹ لیا کوئی عمامہ لیگیا کوئی کُرتا لیگیا کسی نے عبا اُتار لی اور لاش بیسر سے بے ادبی کی آہ خیمون مین آگ لگائی اور اُنکے اہل حرم کو اسیر و مقید کیا اور بے مقنع و چادر مجمع عام مین لیگئے چنانچہ معصومؑ زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَى الْنِّسْوَةِ الْبَارِزَاتِ سلام ہو اُن مخدرات عالی مرتبت پر جو کربلا مین خیمون سے نکالی گئین آہ یہ بھی اعدا کو کافی نہ ہوا اور اُن ستم رسیدون کو شہر بشہر پھرایا یہان تک کہ دربار ابن زیاد اور یزید لعین مین لائے اور وہ اشقیا دیکھکر خوش و مسرور ہوے آہ کیسی ہتک حرمت کی گئی اہلبیت امام حسینؑ کی کہ معصومؑ فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ هُتِكَتْ حُرْمَتُهُ سلام ہو اُس صاحب عزت و غیرت پر جسکی ہتک حرمت کی گئی اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ نُكِثَتْ ذِمَّتُهُ سلام ہو اُس حجت خدا پر جسکی عہد شکنی کی گئی الغرض جناب امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہو کہ فرمایا اُنحضرت نے عہد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین ایک جماعت مین قریش و نصاری کے باہم اسلام لانے پر نزاع ہوئی نصاری کہتے تھے کہ اگر نبی تمھارے مثل عیسیٰؑ کے مُردون کو زندہ کردین تو ہم ایمان لاوینگے جب یہ خبر جناب رسولؐ خدا کو پہونچی تو اُنحضرت نے جناب امیر المومنینؑ سے فرمایا ای علیؑ اس قوم کے ساتھ قبرستان پر جاؤ اور جن قبور کے اموات کو یہ کہین زندہ کرو حسب الارشاد وہ جناب تشریف لے گئے اور مُردون کو زندہ کیا اور جو شخص زمین سے باہر

نکلتا تھا وہ شفاعت جناب رسولؐ خدا کی اپنے بارے مین چاہتا تھا اور مدح و ثنا جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کی کرتا تھا اُسوقت نصاری متحیر ہوکر تعجب کرتے تھے اور یہ اعجاز مرتضوی دیکھکر اظہار اسلام کرتے تھے مومنین سنا آپ نے کہ نصاری تو یہ اعجاز باب مدینۂ علم کا دیکھکر مسلمان ہون اور بنی امیہ اور بنی عباس نے جو ادعاے اسلام کرتے تھے آل رسولؐ و رہادیان دین پر کیا کیا ظلم و ستم کیے آہ تمام حقوق غصب کیے اور بعض کو قتل کیا بعض کو زہر دیا اور ایسا آوارہ وطن کیا کہ بعد شہادت کے ایک مقام پر وہ خاصان خدا دفن بھی نہ ہوسے جیسا کہ شاعر کہتا ہے ؎

دَقُبُورُهُمْ شَتَّى بِكُلِّ مَحَلَّةٍ — وَبُيُوتُهُمْ لِلْبُومِ فِيهَا مَرْقَدٌ

اور اُن حضرات کی قبرین متفرق جگہ مین ہین اور ایک دوسرے سے جدا دفن ہوے اور اُنکے گھرون مین وہ جابر و ظالم ساکن ہوے جو بسبب خبث باطن کے بمنزلۂ بوم شوم تھے

فَبِأَرْضِ سَامِرَّا وَبَغْدَادٍ ثَوَى — بَعْضٌ وَبَعْضٌ فِي الْغَرِيِّ مُلْحَدٌ

بعضے نجف اشرف مین اور بعضے زمین بغداد مین اور بعضے زمین سامرہ مین دفن ہوے

قَبْرٌ بِطُوسٍ وَالْبَقِيعِ وَطَيْبَةٍ — وَبِكَرْبَلَا بَعْضُ الَّذِينَ اسْتُشْهِدُوا

ہاے افسوس کوئی زمین طوس مین کوئی مزار بقیع اور مدینۂ طیبہ مین دفن ہوا اور بعضے صحراے کربلا مین تشنہ لب شہید ہوے اور اُسی زمین مین تیسرے دن دفن ہوے آہ وہ مظلوم کربلا غریب نینوی جناب سید الشہدا ہین جنکی لاش اطہر خاک و خون مین آلودہ ہوئی اور سر اقدس نیزہ پر رہا اور بازار کوفہ و شام مین مع اہل حرم کے پھرایا گیا یہان تک کہ سامنے ابن زیاد اور یزید لعین کے بطور ہدیہ پیش کیا گیا مقام تصور ہو کہ جو سر انور آغوش رسول خداؐ اور بتولؑ عذرا مین رہا ہو جسکے گیسوئے مشکین جناب رسولؐ خدا اور فاطمۂ زہراؑ اور جبرئیلؑ آب سلسبیل سے دھوتے تھے اور گرد و غبار صاف کرتے تھے ہاے افسوس وہ سر نور خاک و خون مین آلودہ تنور خانۂ خولی مین رکھا گیا کبھی صندوق مین بند کیا گیا کبھی شاخ درخت پر لٹکایا گیا کبھی دروازہ

قصر پر آویزان کیا گیا کبھی طشت طلا مین رکھ کر زیر تخت سامنے یزید کے رکھا گیا اور وہ ملعون خوش و مسرور ہوکر لب و دندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کرتا تھا چنانچہ معصوم فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَى الثَّغْرِ الْمَقْرُوعِ بِالْقَضِيْبِ سلام ہو اُن دندان انور پر جن پر چھڑی لگائی گئی آہ کیسی عداوت تھی بنی امیہ کو آل رسول سے کہ بعد قتل کرنے کے بھی وہ آتش کینہ و حسد فرو نہ ہوئی چنانچہ ہدایۃ السعداء مین لکھا ہے کہ یزید لعین سر انور سے خون سلائی سے لیکر مثل سرمہ کے اپنی آنکھون مین لگاتا تھا کہ ٹھنڈھی ہون الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس ہفتم ذکر موت و حال اقربائے گذشتہ و آمدن سہ دوست بوقت آخر و سؤال و جواب ایشان و قبض روح سلیمان پیغمبر و متفرق دفن شدن آل رسول و حال سر انور امام حسین

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ حق سبحانہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے کہ ہر نفس ذائقہ موت چکھنے والا ہے واقعی مرحلہ موت ہر ذی روح کو درپیش ہے اور ذکر موت سے حب دنیا کم ہوتی ہے اور حب دنیا راس ہر خطا ہے اور یہ جاننا چاہیے کہ جو خالق حیات ہے وہی خالق ممات ہے جو پیدا کرنیوالا ہے وہی ناپید کرنیوالا ہے جو مرض مین کسی مصلحت سے مبتلا کرنیوالا ہے وہی شفا دینے والا ہے پس ہر حال مین راضی برضا رہنا اور صبر و شکر کرنا بہتر اور ثواب ہے اور ظاہر ہے کہ دو چیزین محل اعتماد نہین ہین ایک صحت و تندرستی دوسرے غنی و توانگری بسا ایسا ہوتا ہے کہ تندرست بیمار اور زندہ مردہ ہو گیا اور تونگر فقیر ہوگیا اور ہر شی دنیا کی فانی ہے نہ مال و اسباب نہ مکان عالیشان نہ اُنکے باشندے باقی رہینگے جیسا کہ حضرت

امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہین ؎

اَلَا يَا سَاكِنَ الْقَصْرِ الْمُعَلّٰى	سَتُدْفَنُ عَنْقَرِيْبٍ فِي التُّرَابِ
آگاہ ہوا اے رہنے والے قصر بلند کے عنقریب تو زمین مین دفن کیا جائیگا	
لَهٗ مَلَكٌ يُّنَادِيْ كُلَّ يَوْمٍ	لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ

اُسکو ایک فرشتہ ہر روز ندا دیتا ہے کہ آخر تجھے مرنا ہے اور یہ مکانات خالی اور ویران ہوجائینگے واقعی بعد ایک مدت کے وہ مکانات رفتہ رفتہ کہنہ اور منہدم ہوجاتے ہین اور بسا ایسا ہوتا ہے کہ کوئی مرمت بھی نہین کرتا یہی حالت انسان کی ہے کہ طفلی سے جوانی اور جوانی سے پیری ہوتی ہے اور اعضا سست ہاتھ پیرون کی قوت جاتی ہے بینائی و سماعت مین فرق ہوتا ہے کہ ختم ہوتی ہے اور دانت ایک بعد دوسرے کے گرتے ہین اور روٹی کے کھانے سے عاجز ہوتا ہے اور بال سفید ہوتے ہین درد و غم مین مبتلا رہتا ہے اور عزیز و اقربا اور احباب مرتے جاتے ہین یہ سب پے درپے پیام موت کے ہین آخر ملک الموت روح قبض کرتا ہے جو مرحلہ عظیم ہے حق سبحانہ تعالی ببرکت حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے کل مومنین و مومنات پر رحم فرمائے اور کل عقبات دنیا اور برزخ اور آخرت کو سہل و آسان کرے وَعَنِ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا بَلَغَ الرَّجُلُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ دَنَا الرَّحِيْلُ اور حضرت امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام سے منقول ہے فرمایا آن حضرت نے کہ جب سن آدمی کا ۴۰ برس کا ہوتا ہے تو ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ وقت کوچ کا قریب پہونچا زاد راہ درست کر اور حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہین فَاٰهٍ مِنْ قِلَّةِ الزَّادِ وَطُوْلِ الطَّرِيْقِ وَوَحْشَتِهَا افسوس افسوس کمی زاد راہ کی اور درازی راہ سفر اور اُسکی وحشت سے یہ کلام عبرت اُس بزرگوار کا ہے جنکے بارے مین فرمایا جناب رسول خدا نے ضَرْبَةُ عَلِيٍّ يَوْمَ الْخَنْدَقِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حضرت علی بن ابی طالب کی بروز جنگ خندق عبادت سے جن و انس کی افضل ہے روز قیامت تک آپ مقام غور ہے کہ

جب ایسا مقبول درگاہ خدا یہ فرمائے جو عین عبدیت اور ہدایت مومنین ہو تو واے ہو
ہماری غفلت پر ہم نے کونسا زادراہ مہیا کیا ہو جو یون غافل ہین اَیُّھَا النَّاسُ فَاذْکُرُوْا
اَقْرَانَکُمُ الَّذِیْنَ مَضَوْا قَبْلَکُمْ بِاَیْدٍ عَارِیَۃٍ ایہا الناس یاد کرو اپنے اُن عزیزون کو جو خالی
ہاتھ آگے تمھارے چلے گئے اور زیر زمین پنہان ہوگئے وَکَیْفَ مَحَا التُّرَابُ حُسْنَ صُوَرِھِمْ
وَکَیْفَ اَکَلَ الدُّوْدُ اَلْسِنَتَھُمْ اور کیسی مٹا دین خاک نے نیک صورتین اُنکی اور وہ زبانین
جن سے طرح طرح کے کلام کرتے تھے کیسا اُنکو کیڑون نے کھالیا وَضُیِّعَتْ اَمْوَالُھُمْ وَخَلَتْ
مِنْھُمْ مَجَالِسُھُمْ وَحَلُّوْا بِدَارٍ لَا تَزَاوُرَ بَیْنَھُمْ وَلَا مُوْنِسَ لَھُمْ اِلَّا الْحَسْرَۃُ وَالنَّدَامَۃُ اور
ضائع ہوے اموال اُنکے جو مشقتون سے جمع کیے تھے اور متصرف ہوے اُن اموال پر
وہ لوگ جنکا تصرف اُنھین ناگوار تھا اور خالی ہوگئے مکان اُنکے اور ایسے مکان مین ساکن
ہوے کہ نہ وہ کسی کو بظاہر دیکھنے آسکتے ہین اور نہ اُنکو کوئی دیکھنے جا سکتا ہو اور اب
کوئی اُنکا مونس وہمدم نہین ہو سواے حسرت وندامت کے پس حضرات یہ دنیا ناپائدار
بے اعتبار ہو جسوقت جسکی اجل آتی ہو ایک ساعت آگے پیچھے نہین ٹلتی چنانچہ خداوندعالم
فرماتا ہو لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ہر امت
کے لیے اجل ہو پس جب اُنکی اجل آگئی تو ایک ساعت آگے پیچھے نہین ٹلتی ہو اور فرماتا ہو
کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ سب کے لیے فنا ہو سواے ذات
اقدس باری تعالی کے پس ملائکہ اور جن وانس اور وحش وطیور اور آسمان وزمین اور جو کچھ
کہ درمیان اُنکے ہو سب ایک دن فنا ہونگے اور بقا ودوام ذات باری تعالی کے لیے ہو
اور خاصان خدا موت کو بہت دوست رکھتے تھے اور لقاے رحمت الٰہی کے مشتاق
رہتے تھے اور دنیا سے کنارہ کش تھے جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول
ہو فرمایا اُن حضرت نے کہ ایک روز حضرت عیسیٰ حضرت یحییٰ کی قبر پر تشریف لائے اور درگاہ
خدا مین دعا کی تاکہ اُنکو زندہ کرے پس حضرت یحییٰ زندہ ہوے اور قبر سے باہر تشریف لائے

اور کہا مجھ سے آپ کیا چاہتے ہین فرمایا تم میرے ساتھ دنیا مین رہو جس طرح کہ سابق مین
رہتے تھے حضرت یحییٰ نے کہا اے عیسیٰ ابھی حرارت شدت مرگ کی مجھ سے برطرف نہین
ہوئی ہو اب آپ چاہتے ہین کہ پھر دنیا مین رہکر دوبارہ شدت موت اور جانکنی کی اُٹھاؤن
یہ سنکر حضرت عیسیٰ اُن سے دست بردار ہوے اور حضرت یحییٰ قبر مین واپس چلے گئے
اللہ اکبر مقام غور ہو جب انبیا کا یہ حال ہو تو ہمارا کیا حال ہوگا وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَیْہِ
السَّلَامُ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ ثَلٰثَۃُ اَخِلَّاءٍ اور فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے
کہ مرد مسلم کے لیے تین دوست ہین کہ وقت موت کے مجسم ہوکر آتے ہین اور وہ شخص
کہتا ہو کہ تم میرے ساتھ آج کیا سلوک کروگے فَخَلِیْلٌ یَقُوْلُ اَنَا مَعَکَ حَتّٰی تَمُوْتَ وَھُوَ
مَالُہٗ فَاِذَا مَاتَ صَارَ لِلْوَرَثَۃِ پس ایک دوست کہتا ہو کہ مین تیرے ساتھ ہون تیری
زندگی تک اور وہ دوست مال اُسکا ہو جب وہ مریگا تو مال ورثہ باہم تقسیم کرینگے وَخَلِیْلٌ
یَقُوْلُ اَنَا مَعَکَ اِلٰی بَابِ قَبْرِکَ وَھُوَ وُلْدُہٗ اور ایک دوست کہتا ہو کہ مین تیرے ہمراہ
ہون تیری قبر تک وہ دوست اولاد اُسکی ہو کہ بعد دفن کے اپنی منزل کی طرف واپس
ہوتی ہو وَخَلِیْلٌ یَقُوْلُ اَنَا مَعَکَ حَیًّا وَّمَیِّتًا وَھُوَ عَمَلُہٗ اور ایک دوست کہتا ہو کہ
مین تیرے ساتھ ہون تیری زندگی اور موت مین وہ دوست عمل اُسکا ہو پس ہر شخص کو
فرمانبرداری خدا ورسول وامام برحق کی لازم ہو اور کار نیک مین عمر عزیز کو صرف کرنا چاہیے
ورنہ بعد موت کے ندامت ہوگی اور زندگی چند روزہ پر مغرور ہونا اور جاہ وحشم دنیا پر
اعتماد کرنا عبث ہو کیونکہ جب ملک الموت قصد آنیکا کرتا ہو تو کوئی اُسکو روک نہین
سکتا ہو اور جب ارادہ جانے کا کرتا ہو تو کوئی اُسکو ٹھہرا نہین سکتا ہو چنانچہ منقول ہو کہ
ایک دن حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے ملک وسلطنت کی سیر مین مشغول تھے اور فرمایا
مین ایک روز تو اپنا ملک وحشم وخدم دیکھون فَصَعِدَ عَلَی الْقَصْرِ وَقَامَ مُتَّکِئًا عَلٰی عَصَاہُ
یَنْظُرُ اِلٰی مُلْکِہٖ پس قصر بلند پر تشریف لے گئے اور حکم دیا آج کوئی میرے پاس نہ آوے

اور عصا ٹیک کے کھڑے ہوے اور اپنے ملک و بادشاہی کی طرف نظر کرتے تھے باوجودیکہ خدانے حضرت سلیمانؑ کو ملک عظیم عطا فرمایا تھا اور تمام جن وانس اور وحش وطیور اور ابر و ہوا سب تابع اُنکے تھے اور حکم دیا تھا کہ کوئی میرے پاس نہ آوے فَنَظَرَ شَخْصًا وَاحِدًا عِنْدَهُ قَالَ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا الَّذِیْ لَا اَرْتَشِیْ وَلَا اَخَافُ الْمُلُوْكَ پس ایک شخص کو اپنے پاس دیکھا پوچھا تو کون ہی جو بے اجازت ہماری چلا آیا اُسنے جواب دیا مین وہ شخص ہون نہ رشوت لیتا ہون نہ بادشاہون سے ڈرتا ہون اَنَا مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وَكَّلَنِیَ اللّٰهُ عَلٰی قَبْضِ الْاَرْوَاحِ مین ملک الموت ہون کہ خدانے مجھے واسطے قبض کرنے ارواح کے مقرر کیا ہی یہ سنکر حضرت سلیمانؑ نے مہلت بیٹھنے کی مانگی مگر ملک الموت نے مہلت کے بارے مین عذر کیا پس حضرت سلیمانؑ نے فرمایا ای ملک الموت جو تمھین حکم خدا ہوا ہی وہ بجالاؤ بس ملک الموت نے اُسی حال مین کہ استادہ تھے قبض روح کی سبحان اللہ خداوند عالم نے جناب رسول خدا خاتم انبیا اور اُنکے اہل بیت اطہار کو کیا مرتبہ عطا فرمایا ہی کہ ملک الموت سا ملک مقرب بھی بدون اجازت کے اُنکے گھر کے اندر نہین جاسکتا تھا مگر افسوس کہ ضین اہل بیت رسول خدا پر بعد اُن حضرت کے اشقیاے امت نے کیا کیا ظلم وستم کیے آہ تمام حقوق غصب کیے اور حرم سرا کے اندر بے تحاشا در آئے آہ بعد اسکے بعض کو قتل کیا اور بعض کو اسیر ومقید کیا اور ایسا آوارہ وطن کیا کہ ایک جگہ دفن بھی نہ ہوے

اَسَفًا عَلٰی بَیْتِ الرِّسَالَةِ قَدْ خَلَا	مِنْ ذِكْرِهِمْ وَمِنَ الصَّلٰوةِ الْمَسْجِدُ
اَسَفًا عَلٰی اٰلِ الرَّسُوْلِ فَاِنَّهُمْ	قُتِلُوْا وَبَعْضٌ بِالسُّمُوْمِ اسْتُشْهِدُوْا

افسوس ہی کہ گھر اہل بیت رسالت کا ایسا برباد و تباہ ہوا کہ کوئی گھر عالم مین ایسا تباہ و برباد نہ ہوا ہی اور نہ ہوگا وہ گھر جو مہبط جبرئیل ومیکائیل واسرافیل تھا اور ہر وقت جس گھر سے صدا تکبیر وتہلیل کی بلند تھی افسوس وہ گھر ذکر خدا سے خالی ہوگیا اور وہ مساجد جن سے

ہر وقت صداے تلاوت قرآن آتی تھی اب اُن مساجد سے آواز اذان اور نماز کی بھی نہین آتی ہی اور افسوس ہی کہ آل رسول جو بہترین خلق خدا اور باعث ایجاد عالم تھے بعض اُن مین سے قتل وذبح کیے گئے اور بعضے زہر دغا سے شہید کیے گئے

وَقُبُوْرُهُمْ شَتّٰی بِكُلِّ مَحَلَّةٍ	وَبُیُوْتُهُمْ الْیَوْمَ فِیْهَا مَنْ قَدْ
فَبِاَرْضِ سَامِرَّا وَبَغْدَادَ ثَوٰی	بَعْضٌ وَبَعْضٌ فِی الْغَرِیِّ مُلَحَّدُ

اور قبرین اُنکی جدا مختلف جگہ مین بنین اور اُنکے گھرون مین وہ جابر وظالم ساکن ہوے جو بسبب خبث باطن کے بمنزلہ بوم شوم تھے آہ بعضے اولاد رسول خدا سے جناب امام علی نقی اور امام حسن عسکری علیہما السلام ہین کہ وہ دونون بزرگوار زہر ستم سے شہید ہوکر زمین سامرہ مین دفن ہوے اور بعضے اولاد رسول خدا سے جناب امام موسی کاظم اور امام محمد تقی علیہما السلام ہین کہ ان دونون بزرگوارون کو آوارہ وطن کرکے ایک مدت تک بغداد مین قید کیا آخر اشقیاے بنی عباس نے زہر سے شہید کیا پس قبرین اُن کی مقابر قریش مین بنائی گئین اور بعضے اُن پیشوایان دین سے جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہین کہ ابن ملجم لعین نے ماہ رمضان مین اُن حضرت کو مسجد کوفہ مین تلوار زہر آلودہ سر انور پر لگائی جسکے صدمہ سے شہید ہوے اور نجف اشرف مین دفن ہوے

قَبْرٌ بِطُوْسٍ وَالْبَقِیْعِ وَطَیْبَةٍ	وَبِكَرْبَلَا بَعْضُ الَّذِیْنَ اسْتُشْهِدُوْا

اور ایک آل رسول سے غریب الغربا جناب امام علی رضا علیہ السلام ہین کہ مامون رشید نے مدینہ سے بمکر ودغا شہر طوس مین بلاکر زہر سے شہید کیا اور وہین دفن ہوے اور بعض آل رسول سے حضرت امام حسن اور امام زین العابدین اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام ہین جو مدینہ طیبہ مین زہر سے شہید ہوے اور مزار بقیع مین وہ حضرات ایک جگہ دفن ہوے اور بعضے اولاد رسول خدا سے جناب امام حسین علیہ السلام ہین کہ مصیبت جنکی عظیم ترین مصائب ہی آہ وہ حضرت مع اصحاب واقربا کے جنکا مثل ونظیر نہ تھا روز عاشورا

بھوکے پیاسے تیر و نیزہ اور تلواروں سے زخمی ہوئے اور مثل گوسفند کے زمین کربلا پر ذبح ہوئے اور لاشین اُنکی بے غسل و کفن بعد تین روز کے ایک جگہ دفن ہوئین اور کسی کی قبر کا اُن مین سے علیحدہ نشان نہین ہی سواے جناب امام حسینؑ علیہ السلام اور شاہزادۂ علی اکبر اور جناب عباسؑ کے کہ ان حضرات کو بنی اسد نے جدا جدا دفن کیا آہ کیونکر ویران و برباد نہ ہو وہ گھر کہ جس گھر سے اٹھارہ بنی ہاشم عترت جناب ابو طالبؑ سے ایک دن مین نیچے خاک کے پنہان ہو گئے حضرات سنا آپ نے کہ سب حضرات ائمہ ہدیٰ بعد شہادت کے دفن ہوئے اور سر اقدس کسی بزرگوار کا بجز ایک مظلوم کے لاش نور سے جدا نہ رہا مگر افسوس ہی سر انور پر اُس مظلوم کے کہ وہ ساتھ جسم اطہر کے دفن نہ ہوا بلکہ اشقیاے کوفہ نے بدن اطہر سے جدا کر کے نیزہ پر رکھا اور شہر بشہر پھرایا کبھی تنور خانۂ خولی مین رکھا کبھی صندوق مین بند کیا کبھی دروازون پر لٹکایا کبھی طشت طلا مین زیر تخت سامنے یزید کے رکھا اور وہ لعین سر اقدس کو دیکھ کر خوش و مسرور ہوا اور لب و دندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کرنے لگا

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

مجلس ہشتم ذکر موت و حال احتضار و مومن صالح و تشریف فرما شدن ائمہ ہدیٰ و حال امام حسینؑ بوقت نزع

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ حق سبحانہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی کہ ہر نفس ذائقہ موت کا چکھنے والا ہی اور فرماتا ہی خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا خلق کیا موت اور زندگی کو تاکہ تمھارا امتحان ہو کون تم مین سے از روے عمل کے بہتر ہی پس جو عمل نیک کرے اُسکے لیے آخرت مین جنت اور نعمتہاے جنت ہی اور جو عمل بد کرے اُسکے لیے جہنم اور عذاب جہنم ہی اور فرماتا ہی ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ بعد اسکے بتحقیق کہ تم لوگ البتہ مردہ ہوگے پھر تم لوگ بروز قیامت اُٹھاے جاؤگے اور زندہ ہوگے واقعی مومنین اگر انسان مدت دراز تک بھی اس دار دنیا مین بسر کرے

تو آخر موت ہی اور زن و مرد چھوٹے اور بڑے موت کے نزدیک برابر ہین جس وقت جسکی موت آتی ہی ایک ساعت آگے پیچھے نہین ٹلتی نہ ایک چشم زدن پس و پیش ہو سکتا ہی پس موت کے برحق ہونے کا اعتقاد لازم ہی اور ذکر موت سے حب دنیا کم ہوتی ہی اور بعث و نشر اور حساب اعمال کا اعتقاد بھی لازم ہی خدا کل مومنین و مومنات پر بحق حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ آسان کرے اور ہر عقبہ سے نجات رہے اور علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے روایت کی ہی کہ وقت احتضار کے حال ہر شخص کا متغیر ہوتا ہی پس بحکم خدا مال اُسکا اُسکی نظر مین آتا ہی اور وہ متمثل ہو کر اپنے تئین اُسکو دکھاتا ہی اُسوقت وہ شخص کہتا ہی کہ مین نے عمر اپنی تیری تحصیل و جمع کرنے مین بسر کی اور تیرے صرف کرنے مین بخل کیا اور اب عمر میری ختم ہوئی اور ہاتھ میرا ہر چیز سے کوتاہ ہوا ہی پس تو میرے کس کام آئیگا اور میری کیا دستگیری کریگا مال کہیگا مجھ سے ایک کفن ملیگا اور باقی ورثہ اور حقدار لیجائینگے اگر ورثہ راہ خدا مین صرف کرینگے تو تجھے حسرت ہوگی کہ کیون عمر اپنی جمع کرنے مین صرف کی اور ثواب اور لوگ لینگے اور تو مال و ثواب دونون سے محروم رہا اور بجز حسرت و حساب کے تجھے اور کچھ باقی نہ رہا اور اگر ورثہ معصیت خدا مین صرف کرینگے تو تجھے حسرت ہوگی کہ ثواب سے محروم رہا اور گناہ مین اُنکے شریک ہوا پس جب مال سے مایوس ہوگا تو اولاد اُسکی متمثل ہو کر سامنے اُسکے آئینگے اُن سے بھی مثل مال کے کلام کریگا وہ کہینگے کہ ہم تیری قبر تک تیری رفاقت کرینگے اور تجھے تنہا وہان چھوڑ کر اپنے گھر کی طرف واپس آئینگے بعد اسکے متوجہ ہوگا طرف اعمال خیر کے مثل نماز و روزہ اور حج اور زکوۃ و خمس وغیرہ کے اور اُن سے کہیگا کہ مین نے تمھاری نسبت بہت کمی کی اور تم مجھ پر بہت دشوار تھے آج مین نے دنیا سے قطع امید کر کے تمھاری طرف رخ کیا ہی اب تم میرے ساتھ کیا سلوک کروگے اور کہان تک میری رفاقت کروگے اعمال اُسکے جواب دینگے اگرچہ تو ہم سے گریز کرتا تھا اور ہماری نسبت بے پروائی کرتا تھا لیکن ہم ہمیشہ تیرے دوست تھے اور خیر خواہی تجھپر ظاہر کرتے تھے اب ہم تیرے

رفیق قبر مین رہینگے بعد اسکے کہ تو ہر شخص سے محروم و تنہا رہا ہو ہم تیرے انیس و جلیس روز قیامت تک رہینگے اور تیری شفاعت کرینگے اور بہشت مین تیرے مونس و جلیس ہونگے بعد اسکے جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور آل اطہار اُنکی مع جبرئیل و ملک الموت کے سامنے اُسکے تشریف لائینگے اور ارواح مقدسہ اپنی اُسکو دکھائینگے پس اگر محتضر صالح و نیک ہوگا تو ملک الموت کہینگے ای دوست خدا خائف و دلگیر نہ ہو قسم بخدا مین تیرے حال پر شفیق تر ہون تیری مادر شفیقہ سے اور نگاہ کر یہ حضرت محمد و آل محمد صلّی اللہ علیہ و آلہ ہین اور تیرے رفیق ہین اُسوقت جانب خدا سے ایک فرشتہ آواز دیگا ای روح پاکیزہ مومن کہ دل محبت حضرت محمد و آل محمد صلّی اللہ علیہ و آلہ مین دیا اور اُنکی محبت و اطاعت مین قائم رہا ان حضرات کے ساتھ جا اور داخل بہشت ہو اور جناب رسول خدا اُس مومن سے فرمائینگے ای دوست خدا مین رسول خدا ہون اور تیرے لیے دنیا و مافیہا سے افضل و بہتر ہون بعد اسکے جناب امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ اور جناب حسنینؑ اور سب ائمہ طاہرین علیہم السلام اپنے تئین اُسے دکھائینگے اور اسما اپنے بیان فرمائینگے اور اپنی حضوری خدمت و رفاقت کی اُسکو بشارت دینگے پس یہ خوشخبری باعث اُسکی تسلی و تسکین کی ہوگی اور آنکھین کھولکر اُن حضرات کو مشاہدہ کریگا اور اُس فرشتہ کی آواز اور ان حضرات کی بشارت سنیگا اور حق سبحانہ تعالیٰ اُسکی آنکھون کا پردہ اُٹھائیگا اور مکان اور نعمتین جو اُسکے واسطے جنت مین مہیا فرمائی ہین اُسکو دکھائیگا اور دنیا کو بھی ساتھ عمدہ حالت کے اُسکے پیش نظر کریگا اور درمیان دنیا و آخرت کے اختیار دیگا جسکو چاہو پسند کر و پس وہ مومن دنیا سے منھ پھیر کے طرف آخرت کے باشتیاق تمام رغبت کریگا اُسوقت سوائے موت کے کوئی چیز اُسکی نظر مین بہتر و خوبتر نہوگی کیونکہ ایک لذت آخرت کی ادراک کرتا ہی پس آمادۂ مرگ ہو کر راضی برضا ہوتا ہی اُسوقت جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور جبرئیل علیہم السلام ملک الموت سے فرماتے ہین کہ یہ دوست خدا و رسول اور شیعۂ آل رسول ہی اسکے ساتھ محبت و ملائمت سے پیش آؤ پس

ملک الموت سامنے اُسکے آکر کہتے ہین کہ ای دوست خدا دنیا مین تو نے ولایت علی بن ابیطالب علیہ السلام کی پناہ لی اور آل رسول علیہم السلام سے محبت و الفت بدل و جان اختیار کی اور عذاب خدا سے اپنے تئین خلاص کیا اور غم اور خوف اور ہول قیامت سے امین ہوا اور جس سے تو خوفناک تھا اُس سے امان دیکھی اور جو تو چاہتا تھا وہ پایا اب بشارت ہو تجھے کہ تو جنت مین حضرت محمد و آل محمد صلّی اللہ علیہ و آلہ کا رفیق ہوگا بعد اسکے روح اُسکی بکمال آسائش و نرمی اُسکے بدن سے نکال لینگے جیسے خمیر سے بال نکال لیتے ہین اُسوقت رنگ اُسکا سفید ہوتا ہی اور لب کھنچتے ہین اور بینی اونچی ہوتی ہی اور بائین آنکھ سے آنسو جاری ہوتے ہین اور پیشانی عرق موت سے تر ہوتی ہی پس ان علامتون سے جو ظاہر ہو وہ نشان اُسکی رحمت اور سعادت اور خوبی عاقبت کا ہی بلکہ جسکے جنازہ پر مومن صالح پرہیزگار نماز جنازہ پڑھے یہ بھی خوبی عاقبت اُس میت کی ہی حضرات یہ مرتبہ تو اُس مومن کا ہی جسکو بولایت و محبت حضرات ائمہ ہدیٰ علیہم السلام اور اُنکی اطاعت و پیروی سے حاصل ہوا اب تصور کیجیے کہ اُن حضرات کا پیش خدا کیا مرتبہ عالی ہوگا جسکا اندازہ سوائے خدا کے کوئی نہین کر سکتا ہی مقام غور ہی دستور عالم ہی کہ وقت احتضار کسی مومن یا مومنہ کے عزیز و اقربا اور اولاد یا احباب گرد و پیش اُسکے رہتے ہین کوئی سورۂ یٰسین اور والصافات کی تلاوت کرتا ہی اور کوئی دعاے عدیلہ پڑھتا ہی جو عقائد حقہ پر شامل ہی کوئی اُسکو قبلہ رو کرتا ہی اور کوئی بستر نرم پر دست و پا کو نرمی سیدھا کرتا ہی اور کوئی منھ مین شربت ٹپکاتا ہی اور یہ اہتمام اُسکے وقت آخر کرتے ہین کہ حتی الامکان شور و غل نہ ہو اور کوئی بعد رحلت کے تحت الحنک باندھتا ہی اور اُسکی آنکھین بند کرتا ہی آہ اب کیا حاجت بیان ہی فدا ہو جان ہماری اُس تشنہ لب اور مظلوم غریب الوطن پر جو وقت آخر زخمون سے چور چور ریگ گرم پر حرارت آفتاب مین خاک و خون آلودہ پڑا تھا اور بجز اعدا کے کوئی گرد و پیش بھی نہ تھا جو دست و پا سیدھے کرتا اور دہن خشک مین

پانی ٹپکاتا افسوس عوض اسکے یہ مصیبت گذری جیسا کہ حجت خدا فرماتے ہین فَهَوَیْتَ اِلَی الْاَرْضِ جَرِیْحًا تَطَأُکَ الْخُیُوْلُ بِحَوَافِرِهَا وَتَعْلُوْکَ الطُّغَاةُ بِبَوَاتِرِهَا ای جد مظلوم آپ زخمی ہوکے زمین پر تشریف لائے کہ گھوڑے ظالمون کے اپنے سمون سے بے ادبی کرتے تھے اور اشقیا تلوارین کھینچے ہوسے آپ کے قتل کرنے پر ٹوٹے پڑتے تھے قَدْ رَشَحَ لِلْمَوْتِ جَبِیْنُکَ وَاخْتَلَفَتْ بِالْاِنْقِبَاضِ وَالْاِنْبِسَاطِ شِمَالُکَ وَیَمِیْنُکَ تحقیق کہ آپ کی پیشانی انور پر عرق موت کا آگیا تھا اور اُس حالت مین آپ دست چپ سمیٹ لیتے تھے اور دست اُسے پھیلا دیتے تھے اور کبھی آپ دست راست کھینچ لیتے تھے اور دست چپ پھیلا دیتے تھے الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس نہم ذکر اجر رسالت مودت آل رسول و فضائل علی مرتضیٰ و محبین ایشان و انجام دشمن ایشان و حال تصنار دوست و دشمن اہلبیت رسالت و مصائب امام حسین

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًا حق سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہی ای حبیب ہمارے کہدو اپنی امت سے کہ مین اجر وعوض اپنی تبلیغ رسالت کا تم سے نہین چاہتا ہون مگر محبت ومودت اپنے اقربا کی اور جو شخص کوئی حسنہ حاصل کریگا محبت ودوستی اہل بیت مین تو زیادہ کرونگا مین واسطے اُسکے اُس مین ثواب ونیکی کو اور صاحب کشاف نے لکھا ہی جسوقت یہ آیہ نازل ہوا تو صحابہ نے جناب رسولخدا کی خدمت مین عرض کیا یا رسول اللہ یہ اہل قرابت آپ کے کون ہین جنکی محبت ہم پر خدا نے واجب کی ہی اُن حضرت نے فرمایا وہ علی بن ابی طالب اور فاطمہ زہرا اور حسن اور حسین علیہم السلام ہین اور فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جو شخص میرے اہلبیت پر ظلم وستم کرے اور مجھ کو اذیت دے بسبب رنجیدہ کرنے میری عترت کے تو بہشت اُسپر حرام ہی پس حضرات ثابت ہوا کہ محبت ومودت اہل بیت رسالت منجملہ اصول دین وارکان

اسلام سے ہی اور خلاف اُسکا کفر ہی اور منشا خارج ہونے کا اسلام سے ہی اور مستلزم ناصبی ہونے کو ہی پس خوشا بحال اُسکا جو دوست ہو اہل بیت رسالت کا اور وا اسے ہو اُس پر جو دشمن ہو اُنکا یا اُنکے دشمنون کو دوست رکھے کیونکہ جو اُنکے دشمنون کا دوست ہی وہ بھی اُنکا دشمن ہی اگرچہ اظہار نہ کرے اسواسطے کہ محبت ومودت اہل بیت رسالت اور محبت دشمنان اہل بیت رسالت کے باہم ضد ہی یہ دل انسان مین یکجا جمع نہین ہوسکتے پس جس دل مین محبت ومودت آل رسول کی ہی وہ شیعہ ومومن اور ناجی ہی اور جس دل مین محبت دشمنان آل رسول کی ہی وہ منافق اور ناصبی اور خارج از اسلام ہی اور شواہد التنزیل مین ابوامامۂ باہلی سے روایت کی ہی جسکا حاصل یہ ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے حق سبحانہ تعالیٰ نے انبیا کو مختلف درختون سے پیدا کیا ہی اور مجھکو اور علی کو ایک درخت سے خلق کیا مین اُس درخت کی اصل ہون اور علی اُسکی فرع ہین اور فاطمہ اُسکا شگوفہ اور حسن اور حسین اُسکے میوے ہین اور شیعہ ہمارے اُس درخت کے پتے ہین پس جو شخص اُس درخت کی ایک شاخ سے متمسک ہوگا وہ نجات پائیگا اور جو شخص اس درخت سے منحرف ہوگا وہ گمراہ ہوگا اور ہلاکت ابدی کو پہونچیگا اور اگر کوئی شخص ہزار برس عبادت خدا کرے اور درمیان کوہ صفا ومروہ کے اسقدر عبادت کرے کہ مثل مشک بوسیدہ کے ہوجائے اور ہزار برس پیادہ پا حج کرے اور مثل کوہ اُحد کے سونا راہ خدا مین تصدق کرے اور وہ دوست اہل بیت رسالت کا نہ ہو تو وہ ہرگز بوئے بہشت نہ سونگھیگا نہ وہ داخل جنت ہوگا بلکہ خداوند عالم اُسکو منھ کے بھل داخل جہنم کریگا واقعی حضرات راہ آخرت بہت سخت ودشوار ہی لہذا دنیا مین اُسکا زاد راہ فراہم کرنا چاہیے اور بعد موت خدا کو اپنے سے راضی کرنا ممکن نہین ہی پس چاہیے کہ حالت حیات مین عقائد حقہ درست کرے اور احکام الٰہی کو موافق حکم رسول وامام بحق کے بجالائے اور گناہون سے توبہ کرے اور خدا کو راضی کرے ورنہ آخرت مین ندامت ہوگی اور سواے دخول نار کے چارہ نہین ہی کیونکہ بروز قیامت گروہ گروہ

کفار و اشرار اور منافقین داخل نار کیے جائینگے آور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اگر خداوند عالم قرآن مجید مین معصیت و گناہ کرنے سے نہ ڈراتا اور وعدہ جہنم کا نہ کرتا تو بھی بندہ کو بوجہ کثرت عطاے نعمات کے نافرمانی کرنی نہ چاہیے بلکہ شکر منعم کا واجب ہی مگر جب انسان لذات دنیا مین ہمہ تن متوجہ ہوتا ہی تو آخرت کا خیال بھی نہین کرتا ہی بہرحال انسان کے لیے چھ منزلین ضرور ہین منزل اول صلب پدر منزل دوم بطن مادر منزل سوم دنیاے فانی منزل چہارم قبر منزل پنجم محشر منزل ششم دار آخرت جو ابدی ہے وہان بڑے بڑے سات طبقے درک اسفل مین ہین اور آٹھ درجے عظیم الشان رفعت مین ہین پس محب اور دوست آل رسول کے مطیعان خدا درجات رفعت مین اور غاصب و ظالم اور دشمن آل رسول کے نافرمان خدا درک اسفل مین جائینگے جسکا تصفیہ خود حق سبحانہ تعالے نے فرمایا ہی هَلْ يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ کیا اصحاب جہنم اور اصحاب جنت برابر ہوسکتے ہین اصحاب جنت ہی فائز و رستگار ہین اور فرماتا ہی فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ایک گروہ جنت مین جائیگا اور ایک گروہ دوزخ مین جائیگا اور جسقدر دوزخ پُر ہوگا اُسی قدر وہ پکاریگا هَلْ مِنْ مَزِيدٍ آیا اور کوئی ہی یعنی لاؤ اُسکو پس گروہ گروہ کفار و اشرار اور منافقین داخل نار کیے جائینگے اور قسیم النار والجنۃ ہمارے آقا علی مرتضیٰ ہونگے دشمنون کو داخل نار اور دوستون کو داخل جنت فرماینگے

خوشا خوشا دین و دنیاے ما
کہ ہم چون علیؑ ہست مولاے ما

الغرض کیا مجال بشر کی کہ فضائل و مناقب اُس بزرگوار کے بیان کرسکے جنکی مدح و ثنا خدا و رسول نے فرمائی ہو جو اول آل رسول و تمام انبیا و اوصیا اور ملائکہ سے افضل ہین بعد رسول خدا اسکے قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا كَرَّارًا غَيْرَ فَرَّارٍ يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ اخرجہ فریقین

لکھتے ہین فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے بروز جنگ خیبر ہر آئینہ عطا کرونگا مین صبح کو علم اپنا ایسے شخص کو جو کرار غیر فرار ہی خداوند عالم فتح و ظفر خیبر کی اُسی کے ہاتھ پر عطا فرمائیگا وہ ایسے شخص ہین کہ خدا اور اُسکے رسول کو دوست رکھتے ہین اور خدا و رسول اُنکو دوست رکھتے ہین اس ارشاد رسول سے صاف ظاہر ہی کہ وہ شخص مکرر حملے کرنے والے اور جہاد راہ خدا سے بھاگنے والے نہین ہین اور وہ دوست خدا و رسول ہین اور خدا و رسول اُنکے دوست ہین جیسا کہ سہل بن ساعدی سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین کہ جب صبح ہوئی تو اصحاب باامید اس منصب جلیل کے مسلح ہوکر حاضر خدمت جناب رسول خدا ہوے اور ہر شخص کو تمنا تھی کہ علم مجھکو عنایت فرمائینگے یہ دیکھکر اُن حضرت نے فرمایا علی ابن ابیطالب کہان ہین اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ اُنکو درد چشم کی شکایت ہی فرمایا اُنکو میرے پاس لاؤ جب علی مرتضیٰ سامنے اُن حضرت کے لائے گئے تو لعاب دہن اپنا اُن حضرت نے اُنکی آنکھون مین لگایا جسکی برکت سے ایسی صحت ہوئی کہ پھر کبھی درد چشم نہ ہوا پس اُن حضرت نے علم اپنا علی مرتضیٰ کو عنایت فرماکر طرف خیبر کے روانہ کیا اور خدا نے اُنکے ہاتھ پر فتح و ظفر عطا فرمائی اس مقام پر بعض متعصبین نے محبت اُن دو نفر کے جو پہلے واسطے جنگ کے بھیجے گئے تھے اور بے نیل مقصود واپس آے اور عذر کیا کہ ہم کو خوف ہوا کہین دشمن علم نہ چھین لین کرار غیر فرار کو ترک کیا ہی تاکہ فرار کے دھبہ سے وہ دونون محفوظ رہین اور اصحاب مین بڑے بڑے ابرار اخیار اور شجاع و بہادر موجود تھے تخصیص اُن دو نفر کی کیا تھی جو پہلے یکے بعد دیگرے سردار لشکر کرکے بھیجدیے گئے تھے یہ اس لیے تھا تاکہ علی العموم لوگون پر اُنکی قلعی کھل جائے کہ وہ کیسے مسلمان تھے اور جناب رسول خدا بوحی الٰہی اُنکے حالات سے آگاہ تھے جو کچھ کہ بعد اُن حضرت کے اُن دونون سے ہونیوالا تھا اور جہاد راہ خدا سے جو بحکم نبی یا امام برحق ہو فرار کرنا گناہ کبیرہ ہی پس جس سے گناہ کبیرہ بلکہ بہت سے کبائر سرزد ہوے ہون اور زبانی کلمہ گو ہون وہ دوست خدا و رسول نہین ہوسکتے نہ خدا و رسول

اُسکے دوست ہوسکتے ہین یہ منصب جلیل اُس بزرگوار کو سزاوار ہی جو بعد رسولخدا کے اعلم و افضل ہو تمامی مخلوقات سے ہر شرف و بزرگی مین اور کامل الایمان ہو اور سہو و نسیان سے پاک ہو اور عصمت و طہارت اُسکی ثابت ہو وہ آیات قرآن مجید اور احادیث نبوی سے سوائے امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام کے جملہ صحابہ مین کوئی پایا نہین جاتا ہی اور عقل سلیم بھی یہی پسند کرتی ہی وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ اَنَّہٗ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ یُقَبِّلُ الْحُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ وَھُوَ یَقُوْلُ مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَذُرِّیَّتَہُمَا لَمْ تَلْفَحِ النَّارُ وَجْہَہٗ وَلَوْ کَانَتْ ذُنُوْبُہٗ بِعَدَدِ رَمْلِ عَالِجٍ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ ذَنْبًا یُخْرِجُہٗ مِنَ الْاِیْمَانِ اور بحار الانوار وغیرہ مین ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہی وہ کہتے ہین کہ ایک مرتبہ دیکھا مین نے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ اپنے پارۂ جگر حسین بن علی علیہما السلام کے بوسے لیتے تھے اور پیار کرتے تھے اور فرماتے تھے جو شخص دوست رکھے میرے نور عین حسنؑ و حسینؑ اور ان دونون کی ذریت کو تو آتش جہنم منھ اُسکا نہ جلائیگی اگرچہ گناہ اُس شخص کے بعدد ریگ صحرائے عالج کے ہون مگر یہ کہ ایسا گناہ کرے جو اُسکو ایمان سے نکال دے اور منقول ہی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایک مرتبہ خطبہ مین فرمایا ایہا الناس مین وصیت کرتا ہون تم لوگون سے واسطے محبت و دوستی کرنے کے میرے بھائی اور وصی اور پسر عم علی بن ابی طالب علیہ السلام سے کوئی دوست اُنکا نہین ہی مگر مومن اور کوئی دشمن اُنکا نہین ہی مگر منافق آگاہ ہو دوست علیؑ کا میرا دوست ہی اور دشمن علیؑ کا میرا دشمن ہی اور جزا میرے دشمن کی عذاب جہنم ہی اور روایت مین ہی کہ شب معراج جانب خدا سے ایک فرشتہ آیا اور جناب رسول خدا کی خدمت مین عرض کیا کہ آپ ان انبیا سے جو کہ جمع ہین پوچھیے تم لوگ کس

امر پر مبعوث ہوئے ہو پس اُنھون نے حضرت کو جواب دیا کہ ہم خدا کی وحدانیت اور آپ کی نبوت اور علی بن ابی طالبؑ کی ولایت پر مبعوث ہوئے ہین اور روایت مین ہی فرمایا جناب رسولؐ خدا نے جو شخص مرجائے درآنحالیکہ محبت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی اُسکے دل مین ہو وہ شہید مرا ہی اور جو شخص کہ محبت و دوستی محمدؐ و آل محمدؐ پر مرجائے وہ آمرزیدہ و رستگار مرا ہی اور جو شخص مرجائے محبت آل محمدؐ پر وہ باتوبہ مرا ہی اور جو شخص مرجائے محبت آل محمدؐ پر وہ بایمان کامل مرا ہی اور جو شخص مرجائے محبت آل محمدؐ مین تو اُسکو ملک الموت اور منکر و نکیر بہشت کی بشارت دینگے اور جو شخص مرجائے محبت آل محمدؐ مین تو اُسکو ملائکہ طرف جنت کے لیجائینگے اس طرح سے جیسے عروس کو آراستہ کر کے شوہر کے گھر لیجاتے ہین اور جو شخص مرجائے محبت آل محمدؐ مین تو اُسکی قبر مین جنت کی طرف دروازے کھولے جائینگے اور جو شخص مرجائے محبت پر آل محمدؐ کی تو حق سبحانہ تعالی ملائکہ کو ساتھ اپنی رحمت کے اُسکی قبر پر بھیجیگا اور جو شخص مرجائے محبت آل محمدؐ پر تو وہ دین حق پر مرا ہی اور جو شخص دشمنی آل محمدؐ پر مرجائے تو وہ بروز قیامت اسطرح سے آئیگا کہ درمیان دونون آنکھون کے لکھا ہوگا کہ یہ رحمت خدا سے محروم و ناامید ہی اور وہ شخص کافر مرا ہی اور جو شخص مرجائے بغض و عداوت آل محمدؐ پر تو ہر آئینہ وہ بوئے بہشت کو نہ سونگھیگا پس حضرات جو مومن یا مومنہ کہ محبت و دوستی آل محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ پر مرے تو اُسکا بڑا مرتبہ ہی چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ وغیرہ نے روایت کی ہی کہ وقت احتضار و جانکنی ہر شخص کے جناب سید المرسلین اور حضرت امیر المومنین اور آل طاہرین اُنکی اور جبرئیل و ملک الموت سامنے اُسکے تشریف لاتے ہین اور ارواح مقدسہ اپنی اُسکو دکھاتے ہین پس اگر محتضر مومن صالح ہو تو ملک الموت اُس سے کہتا ہی ای دوست خدا خوفناک و دلگیر نہ ہو قسم بخدا مین تجھپر مہربان تر ہون تیری مادر مہربان سے اور نگاہ کر کہ یہ حضرت محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہین یہ سب حضرات

رفیق تیرے ہین پس وہ حضرات اپنے تئین اُسکو دکھاتے ہین اور اپنے اسماے مقدسہ بیان فرماتے ہین اور اپنی خدمت ورفاقت مین فائز ہونے کی بشارت دیتے ہین اور جانب خداسے فرشتہ ندا دیتا ہی اے روح پاکیزۂ مومن کہ دل محبت و دوستی محمد وآل محمد مین دیا ہی اور خدمت واطاعت اور پیروی مین اُنکی قائم رہا آ و ہمراہ اُنکے داخل بہشت ہو پس جب ملک الموت روح اُسکی بنرمی وآسانی نکال لیتا ہی جیسے خمیر سے بال نکال لیتے ہین تو بعد اسکے جب غسال میت کو غسل وکفن دیتا ہی تو ملائکہ بھی اُسکی روح کو آب مشک بہشت سے غسل دیتے ہین اور جامہاے بہشت سے کفن دیتے ہین اور روح میت کی وہ مومن ہو یا کافر جسوقت کہ بدن سے نکلتی ہی اپنے بدن کے اوپر پرواز کرتی ہی اور غسل وکفن اور دفن وغیرہ ہر چیز کو دیکھتی ہی اور ہر امر سے خبر رکھتی ہی پس اگر وہ مومن صالح ہی تو قسم دیکر کہتا ہی کہ جلد مجھے قبر مین پہونچاؤ کہ مین مشتاق جنت ہون اور حضوری خدمت محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہون اور مفارقت سے اُنکی نہایت بیتاب ہون پس جب اُسکو تابوت مین رکھکر اُٹھاتے ہین تو ملائکہ اور ارواح عزیز و اقربا اور احباب مومنین اُس کے استقبال کے لیے آتے ہین اور کدورت ومفارقت اقربا واحباب اور اشیاے دنیا سے جو اُس سے جدا ہوے ہین تسلی وتشفی دیتے ہین اور مژدۂ راحت ونعمت بہشت سے دلداری ونوازش کرتے ہین اور جب اُسکو قبر مین رکھتے ہین تو قبر کہتی ہی خوشا بحال تمھارے کہ تم دار دنیا سے یہان آئے جسوقت کہ تم میری پشت پر چلتے تھے اور قدم رکھتے تھے تو مین تم کو دوست رکھتی تھی اور مشتاق تمھاری تھی آج دیکھو کہ کیونکر تمھاری خدمت مین رہونگی اور میری صحبت وہمنشینی سے تم کو کسقدر آرام وراحت ملیگی پس بعد دفن جب کوئی مومن میت کی قبر کی زیارت کرتا ہی تو روح یعنی جان اُسکی مطلع اور خوش ہوتی ہی اور جب سلام کرتا ہی تو قبل طلوع آفتاب کے وہ جواب دیتا ہی بعد اسکے چپ رہتا ہی حضرات دستور عالم ہی کہ جب کوئی شخص انتقال کرتا ہی تو عزیز واقربا اور احباب اُسکو غسل وکفن دیتے ہین اور نماز جنازہ پڑھ کے دفن کرتے ہین

اور اگر وہ شخص کوئی مسافر وغریب الوطن ہی تو اہل شہر یا قریہ وہان کے لوگ ثواب اُخروی جان کر متکفل اُسکی تجہیز وتکفین کے ہوتے ہین مگر افسوس ہی حال پر مظلوم کربلا غریب نینوی جناب سید الشہداؑ کے کہ اُس مظلوم کو اشقیاے کوفہ نے کنارۂ نہر فرات پر بحکم ابن سعد بروز عاشورا تشنہ لب شہید کیا اور بعد شہادت کے لاش اطہر کو ریگ گرم صحراے کربلا پر بے لباس کے چھوڑ دیا اور کوئی متوجہ طرف نماز جنازہ اور دفن کے نہ ہوا نہ غسل دیا گیا نہ کفن ملا نہ حنوط کیا گیا نہ تابوت بنایا گیا جیسا کہ ان فقرات زیارت مفجعہ سے بھی ظاہر ہی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ دَمُهُ غُسْلُهُ وَشَيْبَتُهُ قُطْنُهُ وَالتُّرَابُ كَافُوْرُهُ وَنَسْجُ الرِّيَاحِ أَكْفَانُهُ وَالْقَنَاةُ الْخَطِّيُّ نَعْشُهُ وَفِي قُلُوْبِ مَنْ وَالَاهُ قَبْرُهُ سلام ہو آپ پر اے مظلوم کربلا جسکا غسل اُسکے خون بدن سے ہوا اور ریش نورانی بجاے پنبہ کے ہوئی اور خاک صحرا بجاے کافور کے ہوئی اور بعوض پارچہ ہاے کفن کے ریگ گرم صحرا ہوئی جو اُڑ اُڑکے اُس جناب کی لاش اطہر پر جمتی جاتی تھی اور بجاے جنازہ کے سر انور نیزہ پر رہا اور شہر بشہر پھرایا گیا اور دل مین مومنین کے قبر اُس شہید راہ خدا کی ہوئی ہے

فِدَاءٌ لَكَ رُوْحِي يَا حُسَيْنُ وَعِتْرَتِي — وَأَنْتَ عَفِيْرٌ فِي التُّرَابِ جَدِيْلُ
وَجِسْمُكَ عُرْيَانٌ طَرِيْحٌ عَلَى الثَّرَى — عَلَيْكَ خُيُوْلُ الظَّالِمِيْنَ تَجُوْلُ

فدا ہو جان اور اولاد ہماری آپ پر اے حسین مظلوم کہ آپ افتادہ خاک آلودہ اپنے خون مین لوٹ رہے تھے کہ امت جفاکار نے آپ کو شدت تشنگی مین ذبح کیا اور جسم اطہر آپ کا جو آغوش رسول خدا اور بتول عذرا مین پلا تھا جس پر حلہ ہاے جنت آراستہ ہوتے تھے وہ ریگ گرم پر بے لباس کے تمازت آفتاب مین زمین پر پڑا تھا اور گھوڑے ظالمون کے آپ کے بدن مجروح پر دوڑتے پھرتے تھے

آن قصہ کہ کس نتواند شنیدنش — یارب براہل بیت چہ آمد ز دیدنش

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ

مجلس دہم ذکر موت و حساب عمر انسان و حال نفس او ودر خواب و انجام او و مکافات گناہان مومن و انتقال و غسل و کفن و دفن او و احترام روح مومن و حال اسیری امام زین العابدین علیہ السلام

قَالَ اللهُ تَعَالیٰ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ حق سبحانہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی ہر نفس ذائقہ موت کا چکھنے والا ہی یعنی دنیا مین کسی کو دوام نہین ہی بعد اسکے پھر ہماری طرف رجوع کروگے وَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ اَکْثَرُ اَعْمَارِ اُمَّتِیْ مَابَیْنَ السِّتِّیْنَ وَ السَّبْعِیْنَ وَ اَقَلُّ مَنْ یَتَجَاوَزُ عَنْهَا اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے اکثر عمرین میری امت کی درمیان ساٹھ و ستر برس کے ہین اور بہت کم کوئی اس سے بڑھجائیگا آور حضرت امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ موت کسی شخص یا کسی قوم و قبیلہ پر منتہی نہین ہی بلکہ قیام قیامت تک ہر ذی حیات کے لیے جاری ہی آور فرمایا اگر قضا نہ ہو تو اجل خود سپر ہوتی ہی پس جب اجل آتی ہی تو ایک ساعت آگے پیچھے نہین ٹلتی ہی واقعی مومنین اگر انسان اس دار دنیا مین ستر برس سے زیادہ بھی زندگی کرے تو آخر موت ہی اور انسان کی عمر کا حساب اکثر یہ یون ہی ؎

اِذَا عَاشَ امْرَأٌ سِتِّیْنَ عَامًا	فَنِصْفُ الْعُمْرِ تَمْحَقُهُ اللَّیَالِیْ

اگر انسان ساٹھ برس زندگی کرے تو نصف عمر اسکی راتون مین گھٹتی ہے ؎

وَ نِصْفُ النِّصْفِ یَمْضِیْ لَیْسَ یَدْرِیْ	لِغَفْلَتِهٖ یَمِیْنًا عَنْ شِمَالٍ

اور نصف اس نصف کا جو سن جوانی تک گذرتا ہی ایسی غفلت مین گذرتا ہی کہ داہنے اور بائین ہاتھ مین تمیز نہین کرتا ہی ؎

وَ ثُلْثُ النِّصْفِ اٰمَالٌ وَ حِرْصٌ	وَ شُغْلٌ بِالْمَکَاسِبِ وَ الْعِیَالِ

ور ثلث اس عمر کا جو سن وقوف و کہولت ہی آرزو و حرص اور کسب معاش اور عیالداری مین گذرتا ہی

وَ بَاقِی الْعُمْرِ اَسْقَامٌ وَ شَیْبٌ	وَ هَمٌّ بِارْتِحَالٍ وَ انْتِقَالِ

اور باقی عمر وہ بیماری اور پیری اور درد و رنج اور انتظار رحلت و انتقال مین گذرتی ہی

یُحِبُّ الْمَرْءُ طُوْلَ الْعُمْرِ جَهْلًا	وَ قِسْمَتُهٗ عَلیٰ هٰذَا الْمِثَالِ

انسان طول عمر کو نادانی سے دوست رکھتا ہی حالانکہ اسکی تقسیم کی مثال اس طرح سے ہی آور عیاشی علیہ الرحمہ نے روایت کی ہی کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کوئی شخص خواب مین نہین جاتا ہی مگر یہ کہ نفس اسکا طرف آسمان کے جاتا ہی اور روح اسکی بدن مین رہتی ہی اور درمیان نفس اور روح کے ایک شعاع پیدا ہوتی ہی مانند شعاع آفتاب کے پس اگر حکم خدا قبض روح کا ہوتا ہی تو روح بھی چلی جاتی ہی اور اگر حکم خدا ابقاے روح کا ہوتا ہی تو نفس واپس آتا ہی جیسا کہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی اَللهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا خدا قبض کرتا ہی نفسون کو وقت موت انکی کے آور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ آدمی کے بدن مین نفس اور روح دونون ہین پس نفس وہ ہی کہ عقل و تمیز اس سے متعلق ہی اور روح وہ ہی کہ نفس اور تحرک اسکے ساتھ قائم ہی واقعی جب انسان کی یہ حالت ہی تو عاقل کو لازم ہی کہ لیٹتے وقت بھی توبہ کرکے لیٹے کیا معلوم بعد اسکے کیا ہوگا بسا ایسا ہوتا ہی کہ سوتے کے سوتے ہی رہ گئے پس غافل رہنا اور ہمہ تن تحصیل دنیا مین عمر عزیز کو صرف کرنا کام عقلا کا نہین ہی اور عاقل فکر و ذکر آخرت سے غافل نہین رہتا ہی آور فرمایا جناب رسول خدا نے جس شخص مین یہ تین صفتین ہونگی وہ منافق ہی اگرچہ وہ نماز و روزہ ادا کرتا ہو اور اپنے تئین مسلم بھی گمان کرتا ہو اول جب کلام کرے تو جھوٹ بولے دوم جب وعدہ کرے اسکا خلاف کرے سوم جب امانت دار ہو اس مین خیانت کرے آور فرمایا ان حضرت نے تین شخص ہین کہ خداوند عالم ان سے بروز قیامت کلام نہ کریگا یعنی انکی طرف نظر رحمت نہ کریگا اول وہ شخص کہ دیکر احسان کرے دوم وہ شخص جو قسم دروغ

[illegible]

کھا کر متاع خرچ کرے سوم وہ شخص جو تکبر و غرور سے گوشہ چادر کو زمین پر کھینچتا ہوا چلے
واقعی یہ حالات فی زماننا دنیاداروں مین بہت شائع بلکہ داخل وضعداری ہین حق
سبحانہ تعالی ہر مؤمن و مومنہ کو محفوظ رکھے کیونکہ مومنین حریص تر آخرت کے ہین اور
منافقین حریص تر دنیا کے ہین ظاہر مین اظہار اسلام کرتے ہین باطن مین سب کردار کفر
کے ہین جو انکے اسلاف کے تھے وہ یزیدی اپنی عداوت و عناد دلی سے باز نہین
ہین حسد و کینہ سے مملو ہین یزید نے دنیا مین چند روز کی ثروت فانی مین جو کچھ کہ پایا وہ
ظاہر ہی اور آخرت مین جو کچھ پائیگا اسکی خبر جناب رسول خدا فرما گئے ہین وہی اسکے
تابعین بھی پاوینگے ظالمین او معاندین اور قاتلین آل رسول کا انجام بد آیات قرآن مجید
اور احادیث نبوی سے ظاہر ہی اسوقت اپنے کیے ہوے سے شرمندہ ہونگے مگر وہ
شرمندگی کچھ مفید نہ ہوگی اس لیے کہ دنیا کھیتی آخرت کی ہی جیسا انسان دنیا مین بوئیگا ویسا
ہی آخرت مین پائیگا بازگشت سب کی آخر خدا کی طرف ہی وہان سوال افعال و اعمال نیک
و بد کا ضرور ہوگا جسنے جو کچھ کیا ہوگا اسکا عوض ضرور پائیگا جنت و دوزخ پر ہونگے
وعدہ خدا سچ ہی اور وہ صادق الوعد ہی الغرض ہر شخص کو موت کا بڑا مرحلہ درپیش ہی کسی
ذی حیات کو اس سے چارہ نہین ہی غور کیجیے کہ ابتداے خلقت حضرت آدم سے تا این دم
بنی آدم کہان گئے برابر قافلہ یکے بعد دیگرے چلے جاتے ہین اور موت کے نزدیک شاہ
و فقیر جوان و پیر کبیر و صغیر زن و مرد سب برابر ہین جسوقت جسکی اجل آتی ہی ایک ساعت
آگے پیچھے نہین ٹلتی ہی حق سبحانہ تعالی ہر مومن و مومنہ پر مرحلہ موت کو آسان فرمائے علامہ مجلسی
علیہ الرحمہ وغیرہ نے لکھا ہی احادیث مین وارد ہی کہ خداوند عالم نے بہ سبب دعاے بعض
انبیا و اوصیا کے بعض اموات کو زندہ کیا اور ان سے کچھ حالات موت اور قبر وغیرہ کے
پوچھے بعد اسکے فرمایا اگر تم چاہو تو ہم درگاہ خدا مین دعا کرین کہ تم کو دنیا مین رکھے اور پھر
ایک مدت تک تم یہان بسر کر وپس انکے جواب مین عرض کیا کہ سو برس یا زیادہ گذرے ہین

جب ہم نے دنیا سے رحلت کی تھی اور ہر شخص نے بقدر اپنے مرتبہ کے تلخی موت کی
چکھی ہی لیکن اب تک اسکی تلخی ہمارے کام و دہن سے نہین گئی اب دوبارہ ہم کو اسکی
تاب و طاقت نہین ہی اللہ اکبر ایسے خائف تھے باوجودیکہ وہ سب مومنین تھے اور یہ
بھی وارد ہی کہ مومن صالح اور مؤمن غیر صالح کا مرتبہ یکسان نہین ہی پس سائر مومنین جو
خداوندی خالق اور انبیا و اوصیا کا اعتقاد درست رکھتے ہین اور حضرات ائمہ ہدی کے
محب و موالی ہین اور عبادت و طاعت اور حسنات بعمل لاتے ہین اور کفر و شرک اور
گمراہی سے نجات پاتے ہین لیکن بہ سبب ضعف و نقصان ایمان یا صحبت بد کے فریب
شیطان سے پیروی نفس اماره اور معصیت و سیئات مین بھی مبتلا رہتے ہین پس ایسے
محبین کا بتدریج علاج ہوتا ہی اور کفارہ انکے گناہون کے ہوتے ہین جیسے کوئی
طبیب دانا اپنے بیمار عزیز کو بکمال مہربانی طرح طرح کی غذا اور دوا دیتا ہی پہلے سہل و نرم
اور لذیذ تر چیزین مثل لعاب و شیر کے بعد اسکے مسہل پھر رفتہ رفتہ دواے بدمزہ اور تلخ دیتا
ہی یہان تک کہ اس بیماری سے شفا اور نجات پاتا ہی ویسا ہی حکیم حاذق خلاق عالم بہ نسبت
طبیب دانا کے جو مہربان ہو بیمار عزیز پر اور بہ نسبت مادر مہربان کے جو اپنے شیرخوار بچے
پر مہربان ہو بمراتب مہربان تر ہی مومنین پر وہ اپنے فضل و کرم سے بکمال رحمت و شفقت
محبین غیر صالحین کی معصیت کو طرح طرح کی بلا و آزار دنیا سے تلافی کرتا ہی تاکہ دنیا سے
آمرزیدہ و رستگار جائین مثل تنگی معاش اور پریشانی اور قرض اور مرض اور درد کے اور
شرمندگی عیال اور عزیز و اقربا اور احباب و ہمسایہ سے اور بیماری اور مرگ انکی کے یا جور
و جفا سے کسی ظالم کی جو رنج و الم اور غم مؤمن کو پہونچے اپنے نفس یا غیر سے جانی ہو یا مالی
یا کلامی تو وہ کفارہ اسکے گناہ کا ہوتا ہی یہان تک کہ اگر خواب بد دیکھے جس سے رنجیدہ ہو
یا کانٹا اسکے پانؤن مین چبھے یا کسی سے کوئی کلمہ بد حاضرانہ یا غائبانہ سنے تو وہ کفارہ گناہ
ہوتا ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جسقدر ایمان مومن کا زیادہ ہوتا ہی

اُسکی معیشت کی تنگی زیادہ ہوتی ہی اور فرمایا آنحضرت نے کہ حق تعالی نے ہمارے شیعونکے لیے
دولت وسلطنت ہاے باطلہ مین مقرر نہین فرمایا ہے مگر قوت ضروری اُنکا اگر چاہین مشرق
و مغرب کو جائین تو قدر معین سے زیادہ ہاتھ نہ آئیگا پس حضرات ہر حال مین شیعہ اور
مومن کو صبر و شکر کرنا اور راضی برضا رہنا لازم ہی اور چون وچرا بیکار ہی کیونکہ عالم دنیا
محل امتحان اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ ہی پس مومن کو دنیا مین جو قیدخانہ ہی آرام
کہان اور اگر گناہ اُسکے اس سے زیادہ ہون کہ بلاہاے دنیا سے تلافی نہ ہو تو وقت
موت کے جانکنی مین تلافی ہوگی اور اگر توبہ نہ کی ہو تو جانکنی سخت تر ہوگی اور اگر اس سے
بھی گناہ اُسکے زیادہ ہون تو عذاب قبر اور فشار قبر سے اُسکی تلافی ہوگی اور اگر بپناہ بخدا
اس سے بھی گناہ اُسکے زائد ہون کہ عذاب و فشار قبر اور عالم برزخ سے بھی جو بعد موت ہی
پاک وصاف نہ ہو تو شدت خوف و ہول قیامت اور گرمی اور بھوک اور پیاس اور ہجوم
عام اور تنگی مقام اور ذلت وخواری اور خوف وبیم اور حساب وعقاب روز قیامت سے
پاک ہوگا اور یہ سب تلافی اُسکے گناہون کی ہوکر آخر کار بطفیل وشفاعت حضرات ائمۂ اطہار
نجات پاکر مومنین صالحین مین انشاء اللہ داخل ہوگا اور ساقی کوثر جام کوثر سے سیراب
فرمائینگے جس سے اُس مومن کو کمال فرحت ولذت اور قوت حاصل ہوگی اور حضرت امیر
المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اگر خداوند عالم معصیت کرنے سے نہ ڈراتا اور وعدۂ جہنم
کا نہ کرتا تو بھی بندہ کو بوجہ کثرت عطاے نعمات کے نافرمانی خالق کی کرنی نہ چاہیے بلکہ شکر
منعم کا واجب ہی واقعی جب انسان لذات دنیا مین مشغول ہوتا ہی تو منعم کا خیال نہین رہتا
اور یہ شرف بھی اولیاء اللہ کو ہی جو اپنے منعم کا شکر ہر حال مین ادا کرتے ہین جنکے مراتب ومدارج
عالیہ ہین پس بطفیل اُنکے کیا تفضل ورحمت خدا ہے نسبت اپنے بندون کے کہ درگاہ خدا
مین ہر مومن ومومنہ کے استقبال روح کا بڑا اہتمام ہوتا ہی خصوصاً باکی اور زائر امام حسینؑ کا

بہت احترام ہوتا ہی چونکہ خداوند عالم جسم وجسمانیات سے منزہ ومبرا ہی تو اُسکی جانب سے
خلیفۃ اللہ اور ولی اللہ یعنی حضرت محمد مصطفیٰ اور جناب علی مرتضیٰ مع ملائکہ ہر ایک کے پاس
تشریف فرما ہوتے ہین پس جب مومن صالح دار دنیا سے انتقال کرتا ہی اور غسل وکفن
دیکر نماز جنازہ پڑھ کے دفن کرتے ہین تو بعد اسکے دو فرشتے نکیر ومنکر بکمال حسن وجمال
اُسکے پاس آتے ہین اور ایک بائین طرف اور دوسرا داہنی طرف اُسکے کھڑے رہتے
ہین اور پھر روح اُسکے بدن مین کمر تک پھیر دیتے ہین اور اُس سے سوال کرتے ہین کہ تیرا
خدا کون ہی اور رسول کون ہی اور امام کون ہی اور دین وکتاب اور قبلہ کیا ہی پس جب وہ
جواب باصواب دیتا ہی تو قبر اُسکی بمقدار نظر نگاہ چشم یا بمسافت ایک مہینہ راہ کے واسطے
اُسکے موافق اُسکے عمل ومرتبہ کے کشادہ کرتے ہین اور ملائکہ اُسکی قبر کو حریر ودیباے جنت کا
فرش کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اب براحت وآرام مثل عروس کے سو رہو بعد اسکے ایک صورت
نورانی بغایت خوبی ومحبوبی ظاہر ہوتی ہی کہ ایسی شکل حسن وخوبی کی کبھی نہین دیکھی تھی پس
وہ مومن پوچھتا ہی کہ تو کون ہی وہ کہتی ہی اے دوست خدا مین علم واعتقاد حق اور عمل صالح تیرا
ہون کہ مونس ومصاحب تیرا ہونگا بعد اسکے ملائکہ دروازہ بہشت کا اُسکی قبر کی طرف کشادہ
کرتے ہین کہ بوے خوش اور ہواے خنک جنت کی ہمیشہ اُسکی قبر مین داخل ہو اور راستے بدن
پر چلے اُسوقت اُسکی روح کو قبر سے نکال لیتے ہین اور روضہاے جنت اور غرفہاے بہشت
مین ہمسایہ حضرت محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ مین رکھتے ہین تاکہ ان حضرات کو دیکھے اور
ہمیشہ اُس سے مستفیض رہے اور طرح طرح کے آب وطعام اور نعمتہاے جنت مین روز قیامت
تک ساتھ اُنکے رفیق وشریک رہے اور اپنے عزیز وقربا اور احباب کے ساتھ روضہاے
جنت اور غرفہاے بہشت مین مشغول صحبت وتنعم ہووے اور جو روح تازہ دنیا سے اُنکے
پاس جنت مین پہونچتی ہی تو اُسکے عزیز واقربا اور احباب اُسکا استقبال کرتے ہین اور اُس سے
باقیماندون کا حال دریافت کرتے ہین پس اگر وہ مر گئے ہون تو افسوس کرتے ہین کہ وہ یہان

نہ آئے شاید اعمال اُنکے اچھے نہ تھے وہ دوسرے مقام پر گئے اور جو زندہ ہون تو اُنکا انتظار کرتے ہین یہان تک کہ وہ بحکم خدا اُن تک پہونچتے ہین حضرات سنا آپ نے کہ جو روح تازہ جنت مین پہونچتی ہی تو اُسکے عزیز و اقربا اور احباب اُسکا استقبال کرتے ہین اور باقیماندون کا حال اُس سے دریافت کرتے ہین آپ تصور کیجیے کہ جب روح اقدس جناب سید الشہداؑ کی روز عاشورا جنت مین اپنے آبا و اجداد طاہرین اور عزیز و اقربا سرداران صالحین کے پاس پہونچی ہوگی تو بعد استقبال کے باقیماندون کا حال ضرور پوچھا ہوگا آہ اُسوقت اُس مظلوم نے کیا جواب دیا ہوگا غالبًا یہ جواب دیا ہو کہ بعد میری شہادت کے میرے اہل بیت کے خیمون مین اشقیاے امت نے آگ لگائی اور اہل حرم کے مقنعے اور چادرین تک چھین لین اور مجمع عام مین اسیر و مقید کیا آیا یہ بیان کیا ہوگا کہ میرے فرزند بیمار و ناتوان کو طوق و زنجیرون مین جکڑ کے شتر برہنہ پر سوار کیا اور پانوٴن اُنکے شکم ناقہ سے باندھے اور تازیانون سے اذیت دیتے ہین اور اسی طرح سے طرف کوفہ و شام کے لے گئے چنانچہ اس مصیبت کو خود سید سجاد بیمار کربلا ارشاد فرماتے ہین ؎

أُقَادُ ذَلِيلًا فِي دِمَشْقَ كَأَنَّنِي	مِنَ الزَّنْجِ عَبْدٌ غَابَ عَنْهُ نَصِيرٌ

مجھے اس مذلت سے دمشق مین اسیر کرکے لائے ہین جس طرح سے کوئی شخص کسی غلام حبشی کو قید کرکے لاتا ہی اور غلام بھی وہ غلام جسکا آقا مر گیا ہو اور کوئی اُسکی نصرت و حمایت کرنیوالا نہ ہو

وَجَدِّي رَسُولُ اللهِ فِي كُلِّ مَشْهَدٍ	وَشَيْخِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَمِيرٌ

حالانکہ تمام عالم جانتا ہی کہ جد امجد میرے جناب رسولؐ خدا اور دادا میرے امیر المومنین جناب علی مرتضیٰؑ سردار اوصیا ہین گویا یہ مطلب تھا کہ جسکے آبا و اجداد باعث ایجاد عالم ہون آہ وہ اس طرح سے مع اہل حرم کے شہر بشہر پھرائے جاوین ؎

فَيَا لَيْتَ لَمْ أَبْلُغْ دِمَشْقَ وَلَمْ أَكُنْ	يَرَانِي يَزِيدُ فِي الْقُيُودِ أَسِيرٌ

کاشکہ مین دمشق مین نہ پہونچتا اور یزید بد گوہر اشرار مجھے اسیر سامنے اپنے نہ دیکھتا آہ بیمار کربلا فرماتے ہین

جب اشقیا ہم کو سامنے یزید کے لے گئے تو اُسوقت ہم بارہ نفر اہل بیت رسالت سے طوق و زنجیرون مین جکڑے ہوے اور ریسمان ستم سے بندھے ہوے تھے افسوس ہزار افسوس اسی طرح سے اعدا نے ہجوم عام مین سامنے یزید کے ٹھہرایا اور وہ شقی دیکھ کر خوش و مسرور ہوا اور ہر ایک کا نام و نسب دریافت کیا آہ اُسوقت امام زین العابدینؑ کے دل پر کیا صدمہ ہوا ہوگا کیونکہ دشمن کے سامنے اس حال سے جانا بڑی توہین ہی

آن قصۂ کہ کس نتواند شنید نشس	یارب بر اہل بیت چہ آمد ز دیدنش

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس یازدہم ذکر بعض حروف مقطعات و تاکید محبت جناب حسنینؑ و خبر شہادت ایشان بیان فرمودن جناب رسول خدا و انجام ظالمان و قاتلان ایشان و احوال جانکنی و موت و حال قبر و عذاب دشمن آل رسولؐ و مصائب حسنینؑ و فریاد اہل حرم آن حضرات بروضۂ جناب رسول خدا صلعم

قَالَ اللهُ تَعَالٰی حٰمٓ عٓسٓقٓ كَذٰلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ اللهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ خداوند عالم قرآن مجید مین فرماتا ہی حٰمٓ عٓسٓقٓ اسی طرح وحی کرتا ہی تیری طرف اور اُنکی طرف جو قبل تیرے تھے وہ خدا جو غالب و دانا ہی مفسرین نے لکھا ہی کہ یہ حروف مقطعات اسرار و رموز ہین کہ سوائے نبیؐ اور وصی نبی کے اُن اسرار کو کوئی نہین جانتا ہی اور یہ حروف رموز ہین اُن چیزون سے جو خدا نے اپنے حبیب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو عنایت کی تھین مانند اسکے کہ حا سے مراد حوض کوثر ہی اور میم سے مراد ملک ممدود اور عین سے عزت اور سین سے سنا و رفعت اور قاف سے قیام مقام محمود ہی اور ثعلبی نے یون روایت کی ہی ابن عباسؓ کہتے ہین کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام سے ان حروف مقطعات سے سوال کیا

اُن حضرت نے فرمایا حا سے مراد حرق ہے اور میم سے مہلکہ اور عین سے عذاب اور سین سے
مسخ اور قاف سے قعر جہنم ہے مؤید اسکے وہ قول ہے کہ بعد نزول اس آیہ کے جناب رسول خدا
کی پیشانی انور پر غم و اندوہ ظاہر ہوا اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیون رنجیدہ
ہوئے فرمایا مجھے اطلاع ہوئی ہے کہ امت میری آفت و بلا مین مبتلا ہوگی کہ وہ خسف[1]
اور مسخ[2] اور قذف[3] ہے اور یہ اُسوقت ہوگا جب دجال العین خروج کریگا اور عیسٰی ظاہر ہونگے
اور قائم آل محمدؐ ظہور کرینگے اور عیسی اُنکی اقتدا و پیروی کرینگے پس مراد اس سے وحی خدا ہے
اپنے حبیب پر ساتھ واقع ہونے حوادث و فتن کے جو بعد اُن حضرت کے ظاہر ہونگے آہ
مومنین بعد رحلت اُن حضرت کے کیسے کیسے حوادث و فتن ظاہر ہوئے حالانکہ وہ جناب تمسک
ثقلین کی مکرر تاکید فرماتے تھے اور اپنے اہل بیت کی مودت و محبت پر امت کو مامور فرمایا
تھا اور خدا نے مودت آل رسول کو اجر رسالت قرار دیا ہے اور جناب رسول خدا نے اُنکے
فضائل اپنے اصحاب سے بیان فرمائے تھے جو تمام انبیا و اوصیائے سلف اور ملائکہ سے
افضل و ستر اللہ اور حجج اللہ ہین چنانچہ بحار الانوار مین منقول ہے عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَخِيْهِ مُوْسٰى
اَنَّهٗ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِيَدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَقَالَ مَنْ اَحَبَّ
هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا فَهُوَ مَعِيْ فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ علی بن جعفر نے
اپنے بھائی امام موسی کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے فرمایا اُن حضرت نے ایک مرتبہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے حسنین علیہما السلام کے ہاتھ پکڑے ہے اور فرمایا جو شخص ان
دونون میرے فرزندون کو اور ان دونون کے والدین علی مرتضی اور فاطمہ زہرا علیہما السلام کو
دوست رکھے پس وہ شخص بروز قیامت میرے ساتھ میرے درجہ مین ہوگا سبحان اللہ کسقدر
اُن حضرت کو اہتمام تھا حسنین علیہما السلام کے بارے مین کہ اپنی امت سے اکثر اُنکے فضائل
و مراتب عالیہ بیان فرماتے تھے اور اُنکے مصائب سے آگاہ کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ
جناب رسول خدا کسی سفر کو تشریف لے گئے اتفاقاً اثنائے راہ مین ایک جگہ اُن حضرت کی سواری کا

[1] زمین در فرو رفتن ۱۲ منہ [2] منقلب شدن صورتی بصورت دیگر ۱۲ منہ [3] مراد سنگ باریدن ۱۲ منہ

گھوڑا رک گیا اور آگے نہ بڑھا فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ بُكَاءً شَدِيْدًا وَاسْتَرْجَعَ فَقَالَ
هٰذَا جِبْرَائِيْلُ يُخْبِرُنِيْ عَنْ اَرْضٍ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَا پس جناب رسول خدا بشدت روئے
اور فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون ابھی جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے ایک زمین سے کہ
اُسے کربلا کہتے ہین حسین مظلوم شہید ہوگا كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِلٰى مَصْرَعِهٖ وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ
اِلٰى اَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ حَوْلَهٗ مُطَرَّحِيْنَ وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى السَّبَايَا عَلٰى اَقْتَابِ الْمَطَايَا
آہ گویا مین اسوقت دیکھتا ہون اپنے فرزند اور اُسکے مقتل و مدفن کی طرف اور گویا مین
دیکھتا ہون اُسکے اصحاب و اقربا اور اولاد کو کہ گرد اُسکے خاک و خون مین آلودہ پڑے ہین
اور گویا مین دیکھتا ہون کہ اُسکے اہل بیت و اہل حرم کو اسیر و مقید کرکے شتران برہنہ پر سوار
کیا ہے ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ مِنْ سَفَرِهٖ مَهْمُوْمًا مَغْمُوْمًا بَاكِيًا حَزِيْنًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ
وَاَصْعَدَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مَعَهٗ وَوَعَظَ النَّاسَ بعد اسکے جناب رسول خدا نے اُس سفر سے
مہموم و مغموم اور محزون روتے ہوئے طرف مدینہ کے مراجعت فرمائی اور مسجد مین وہ حضرت
منبر پر تشریف لے گئے اور حسنین کو بھی اپنے پاس بٹھایا اور ایک فرزند کے سر انور پر داہنا
ہاتھ اور دوسرے دلبند کے سر اطہر پر بایان ہاتھ رکھکے ایک خطبۂ بلیغ و طویل شامل وعظ
و نصائح اپنے اصحاب کے ارشاد کیا ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَهٰذَانِ اَطَائِبُ عِتْرَتِيْ
وَمَنْ اُخَلِّفُهُمَا بَعْدِيْ فِيْ اُمَّتِيْ وَقَدْ اَخْبَرَنِيْ جِبْرَئِيْلُ اَنَّ وَلَدِيْ هٰذَا مَقْتُوْلٌ بِالسَّمِّ وَ
الْاٰخَرُ شَهِيْدٌ مُضَرَّجٌ بِالدِّمَاءِ قَالَ فَضَجَّ النَّاسُ بِالْبُكَاءِ وَالْعَوِيْلِ بعد اسکے درگاہ خدا مین
عرض کیا بار الٰہا مین بندہ تیرا محمد مصطفی ہون کہ واسطے تبلیغ رسالت کے تو نے مجھے اپنی
مخلوقات پر مبعوث کیا ہے اور یہ دونون فرزند میرے کہ میری اطیب ذریت و عترت سے ہین
جنکو مین اپنی امت مین بطور امانت کے چھوڑے جاتا ہون بتحقیق کہ جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ
یہ ایک فرزند میرا حسن زہر سے شہید ہوگا اور یہ دوسرا پارۂ جگر میرا حسین تلوار سے تشنہ لب
قتل کیا جائیگا اور اپنے خون مین آلودہ ہوگا پس تو انکی شہادت مین برکت دینا اور انکو سرداروں

شہداء سے ... نا اور انکے قاتلون کو اپنی برکت و رحمت سے محروم رکھنا اور بدترین عذاب سے اُنکا ... کرنا راوی کہتا ہی کہ یہ سنکر سب لوگ جو مسجد مین تھے رونے لگے اور صدا ... ہوئی اُسوقت حضرت نے فرمایا آج تم لوگ میرے اہلبیت کے حال پر رو ... اور بعد میرے عنقریب اکثر تم مین سے روگردانی کرینگے اور نصرت اُنکی نہ کرینگے ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ مُخَلِّفٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ وَهُمَا لَنْ يَّفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ اَلَا وَاِنِّيْ لَا اَسْئَلُكُمْ فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى بعد اسکے فرمایا مین تمہارے درمیان دو چیزین نفیس و بزرگ چھوڑے جاتا ہون ایک قرآن مجید اور دوسری عترت طاہرہ اہلبیت میرے اور وہ دونون ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہونگے جب تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہونگے آگاہ ہو کہ مین تبلیغ رسالت پر اجر و عوض تم سے نہین چاہتا ہون مگر محبت و دوستی میرے اہلبیت کی پس تمھین لازم ہی کہ بعد میرے اُنکے حال کے کفیل رہنا اور اُنکی اطاعت سے دست بردار نہ ہونا راوی کہتا ہی کہ بعد اسکے جب تک جناب رسول خدا زندہ رہے یہ غم والم خاطر اقدس سے نہ گیا اور کسی نے پھر اُن حضرت کو خندان نہ دیکھا ایسا صدمہ قلب اقدس پر تھا یہانتک کہ دنیا سے رحلت فرمائی اب کیا حاجت بیان ہی خیال کیجیے کہ کس کس طرح سے اُن حضرت نے اپنی امت سے تاکید فرمائی اپنے اہلبیت کے بارے مین مگر اشقیائے امت نے کچھ رعایت و طاعت نہ کی اور انتقال کرتے ہی اُن حضرت کے اہلبیت رسالت پر دست ظلم و ستم دراز کیا اور تمام حقوق اُنکے غصب کیے اور وہ اشقیا حب جاہ و مال مین مصروف ہوے اور ثروت چند روزہ پر مغرور ہو کے خود بھی گمراہ ہوے اور اکثر بندگان خدا کو فریب دیکر گمراہ کیا اور دنیا و آخرت مین مورد نفرین اور مستحق سخت ترین عذاب ہوے چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ وغیرہ لکھتے ہین کہ جس نے آل رسول کے حقوق غصب کیے اور اُنپر ظلم و ستم کیا اور اُنکے درپے آزار ہوے یا جس نے اُن سے قتال و جدال کیا اور برسر مقابلہ آیا یا جس نے اُنکو بمکر و دغا زہر دیا اور قتل و ذبح کیا یا جس نے اُنکی مخالفت کی اور اُن سے عناد رکھا

اور اُنکے ظالمون کی اعانت و مدد کی یا جو کوئی اُنکے دشمنون کے جور و جفا پر راضی ہوا اور آیندہ راضی ہووے اور اہلبیت رسالت کی عصمت و طہارت اور فضیلت و شرافت اور ولایت و امامت سے انکار کرے تو وہ کافر و مشرک و دشمن خدا و رسول ہی اور کوئی عمل اُسکا مقبول نہین ہی اور جو کوئی ایسے لوگون سے محبت و الفت رکھے تو وہ اُنکے ساتھ محشور ہوگا اور اُنکے ہمراہ درک اسفل مین رہیگا کیونکہ جو کوئی پتھر سے بھی محبت رکھیگا تو وہ اُسکے ساتھ محشور ہوگا اور آخرت مین اُسکے ہمراہ رہیگا پس جب کافر و منافق کی موت آتی ہی تو خدا دو فرشتون کو بھیجتا ہی تاکہ اُس سے کہین يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اِرْجِعِيْ اِلَى الْجَحِيْمِ وَالْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ای نفس خبیثہ رجوع کر طرف جہنم اور عذاب سخت کے پس ایسے اشرار اور سائر کفار کے وقت احتضار و جانکنی جناب رسول خدا و علی مرتضیٰ اور جبرئیل امین علیہم السلام ملک الموت سے فرماتے ہین کہ یہ دشمن خدا اور رسول و آل کا ہی جیسا کہ وہ ہی ویسا ہی اُسکے ساتھ پیش آؤ اور اُسوقت ظلمت و تاریکی اُسکو گھیرے ہوے ہوگی پس ملک الموت اُسکے سامنے آکر کہیگا کہ ای دشمن خدا خوشخبری ہو تجھے غضب خداوند قہار اور عذاب نار دوزخ کی ای ملعون جس چیز سے تو ڈرتا تھا وہ تیرے درپیش ہوئی اور تو اُس تک پہونچا ہی یہ کہکر روح اُسکی بشدت و سختی تمام نکال لینگے اور بعد دفن کے وہ بر ہوت وادی حضرموت مین محبوس و مبہوت رہیگی اور بدن پر تین سو شیطان معین و مقرر ہونگے اور وہ سب اُسکے منہ اور ڈاڑھی پر تھوکینگے اور اُسکو اذیت و آزار دینگے اور ملائکہ اُسپر قبر تک نفرین کرینگے یہ حال دیکھ کر وہ شقی گریہ و زاری کریگا اور وقت غسل و کفن اور دفن کے لوگون سے قسم دیکر کہیگا کہ ٹھہر جاؤ اور جلدی نہ کرو مین جانتا ہون کہ اسکے بعد عذاب سخت تر اس سے ہی پس جب وہ داخل قبر ہوگا تو اُسوقت دو فرشتے نکیر و منکر بصورت مہیب بکمال غضب و غصہ آکر کہینگے کہ ای دشمن خدا بتا خدا اور رسول اور امام تیرا کون ہی پس وہ جنکا اعتقاد رکھتا ہوگا اور جنکی پیروی کی ہوگی وہ بیان کریگا اور جنکا اعتقاد نہ رکھتا ہوگا اور نہ کبھی اطاعت و پیروی اُنکی کی ہوگی اُسکے جواب مین متحیر

اُسکے قفل الگ جائیگا اور اُسکی گردن مین ایک ریسمان پڑیگی اُسوقت نکیر و منکر ایک ایسا
گرز آتشین اُسکے سر پر مارینگے جو مخلوق صدا اُسکی سُنے وہ ڈر جائے یہان تک کہ جو حیوان
اثنا مین چرنے کے وہ آواز ہولناک سنے تو دہشت سے وحشتناک ہو جائے سوائے
انسان کے کہ خدا نے اُنکے کانون سے اُس آواز کو پنہان کیا ہی تاکہ انتظام عالم مین خلل نہو
بعد اسکے اُسکی قبر کو نہایت تنگ کرینگے اور قبر اُسکو ایسا فشار دیگی کہ مغز سر اُسکا ناخونون
سے باہر نکل آئیگا اور دروازہ دوزخ کا اُسکی قبر کی طرف کھولینگے اور ہوائے گرم آتش کی
ہمیشہ اُسکے بدن تک پہونچیگی اور وہ اپنی جگہ دوزخ مین دیکھیگا اور عقرب و مار سیاہ
آتش دوزخ کے بکثرت روز قیامت تک اُسپر مسلط رہینگے اور اُسکو اذیت و آزار دینگے
پس بروز قیامت مخلد بنا رہو گا جو بحکم خدا روشن ہوئی ہی جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہی وَیَتَجَنَّبُهَا
الْاَشْقَى الَّذِی یَصْلَى النَّارَ الْکُبْرٰى اور دوری کرتا ہی وہ شقی کہ آتش بزرگ مین در آویگا ثُمَّ
لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰى بعد اُسکے نہ اُس مین وہ مریگا اور نہ زندہ ہو گا پس ظاہر ہی کہ بدبخت
ترین انسان یعنی کافر اور منافق دوزخ مین نہ مریگا تاکہ آسائش پاوے اور نہ زندہ ہو گا
کہ اُس سے راحت دیکھے پس وہ زندگی اُسکو وبال ہوگی اور ہمیشہ اُسکے زوال کی تمنا کریگا
اس لیے کہ وہ زندگی مستلزم طرح طرح کے ابدی عذاب کی ہوگی اور قدرت خدا کی آگ روشن
کی ہوئی سہل و آسان نہین ہی وہان آتشین لباس پہنایا جائیگا اور مار و عقرب آتشین اُنپر
مسلط ہونگے اور کفار و اشرار مانند ہیزم کے سوختہ ہونگے اور طرح طرح کے عذاب مین مبتلا
رہینگے اور آتش دوزخ سیاہ و تاریک ہی اُسکی حدّت و تیزی کا حال حدیث مین وارد ہی
کہ ایک جز نوے جز سے ستر مرتبہ پانی مین دھوکے ایک فرشتہ دنیا مین لایا تاکہ بنی آدم
اُس سے منتفع ہون اور تمام آتش دنیا اُسی سے پیدا کی گئی اگر بدون غوطہ کے لاتے تو
کوئی اُسکو بجھا نہ سکتا اور نہ تحمل اُسکا کرسکتا اور روز قیامت جب اُس آگ کو پھر لیجا کر دوزخ
مین رکھینگے تو وہ شدت حرارت دوزخ سے ایسا فریاد کریگی کہ کوئی نبی مرسل و ملک مقرب

باقی نہ رہیگا مگر یہ کہ اُس آواز کے خوف سے زانو کے بھل گرینگے اور دوسری حدیث مین
یون ہی کہ خداوند عالم نے جب آدمؑ کو دنیا مین بھیجا تو جبرئیلؑ کو حکم دیا کہ مالک دربان
دوزخ سے تھوڑی سی آگ لیکر آدمؑ کے پاس لیجاؤ تاکہ وہ اپنے لیے کھانا پکائین پس
جبرئیل نے مالک کے پاس جاکر آگ طلب کی اُسنے کہا کتنی آگ چاہیے جبرئیلؑ نے کہا
بقدر ایک چیونٹی کے مالک نے کہا اگر اتنی آگ دونگا تو ساتون آسمان اور ساتون زمین کو
جلا دیگی یہ سنکر جبرئیلؑ نے کہا کہ بمقدار نصف چیونٹی کے دے مالک نے کہا اگر اتنی
آگ دنیا مین جائے تو اُسکی حرارت و گرمی سے آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ برسیگا
اور نہ زمین سے کوئی برگ اُگیگا اُسوقت جبرئیلؑ نے درگاہ خدا مین عرض کیا ای معبود
میرے کس قدر آگ لون ارشاد ہوا کہ بقدر ایک ذرہ کے پس حضرت جبرئیلؑ نے ایک
ذرہ لیکر اُسکو ستر نہرون مین ستر مرتبہ غوطہ دیا اور دنیا مین لاکر ایک کوہ بلند کی چوٹی پر
رکھا اور اُس پہاڑ کو پگھلا کر وہ آگ اُڑکے دوزخ مین اپنی جگہ پر پہونچی اور حرارت اُسکی
اور پتھرون مین باقی رہی اور یہ تمام آگ دنیا کی اُسی حرارت سے پیدا ہوئی ہی حضرات
یہ حال تو ایک ذرۂ آتش کا سنا آپ نے جو ستر مرتبہ پانی مین غوطہ دیا گیا تھا پس تصور
کیجیے کہ خود دوزخ کا کیا حال ہو گا مگر وائے ہو اُن اشقیا پر جنھون نے کچھ خوف معاد
اور عذاب آخرت کا نہ کیا اور نہ تاکید اور حکم رسولؐ خدا پر عمل کیا اور اُنکے ایک فرزند
امام حسن علیہ السلام کو زہر دیا اور جنازہ پر تیر باران کیے اور روضۂ رسولؐ مین دفن
نہ ہونے دیا اور دوسرے دلبند امام حسین علیہ السلام کو بکمال ظلم و ستم مع اہل و عیال
اور بچۂ شیرخوار کے آوارہ وطن کیا اور کوفیون نے مہمان بلاکر بہ مکر و دغا مع اصحاب
و اقربا و اولاد کے ہر طرف سے گھیر کر صحرائے کربلا مین بحکم ابن سعد تشنہ لب قتل و ذبح
کیا آہ اسپر بھی اکتفا نہ کی بلکہ بکمال عداوت خیمون مین آگ لگائی اور اسباب لوٹ لیا

سلہ از بہشت دنیا پیدا نباقرستاد نکہ زمین معمور و آباد ان شود ۱۲ سلہ ربط آخر ۱۲ ق

اور جناب حسنینؑ کے اہل حرم کے مقنع و چادرین تک چھین لین اور مجمع عام مین اسیر
و مقید کر کے شہر بشہر پھرایا اور روح اقدس جناب رسول خدا کو ایسا رنجیدہ او رحزین کیا
کہ جسکے صدمہ سے روضۂ انور ہلنے لگا آہ اُسوقت اُن حضرت کا کیا حال ہوا ہوگا جب
بیمار کربلا اسیر رنج و بلا مع اہل حرم ستم رسیدون کے قید شام سے رہائی پا کر روتے
ہوئے وارد مدینہ اور داخل مسجد نبی ہوئے جسکے متصل روضۂ رسول ہے پس جناب
زینبؑ نے دونون بازو در وازۂ مسجد رسول کے اپنے ہاتھون سے پکڑ لیے وَنَادَتْ
يَا جَدَّاهُ اِنِّي نَاعِيَةٌ اِلَيْكَ اَخِي الْحُسَيْنَ اور روتے ہوئے فریاد کی اے نانا رسول خدا
مین آپ کو خبر مرگ سنانے آئی ہون اپنے برادر مظلوم امام حسینؑ کی مین پرسا دیتی ہون
آپ کو آپ کے فرزند کا آہ وہ نور نظر آپ کا صحراے کربلا مین تشنہ لب شہید ہوا قَالَ
فَعَنَّ الْقَمْرُ حَنِيْنُنَا عَالِيًا وَضَجَّ النَّاسُ بِالْبُكَاءِ وَالنَّحِيْبِ راوی کہتا ہے کہ اُسوقت قبر اطہر
ہلنے لگی اور آواز رونے کی بلند ہوئی یہ سنکر لوگ حاضرین مسجد رونے لگے اور فریاد کرنے
لگے اور روضۂ رسول مین شور گریہ و بکا بلند ہوا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس دوازدہم فضائل شیعہ و علامات ایشان و فضائل سعد بن معاذ و نافرمانی کنعان بن نوح نبی و انجام او و مصائب امام حسینؑ و فریاد کردن اہل حرم آنحضرت و ویران شدن خانۂ نبوت بظلم بنی امیہ

عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ مِنَ الشِّيْعَةِ اَنْتُمْ اَهْلُ الرِّضَا عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
بِرِضَاهُ عَنْكُمْ وَالْمَلَائِكَةُ اِخْوَانُكُمْ فِي الْخَيْرِ فَاِذَا اجْتَهَدْتُمْ عَاوَدُوْا وَاِذَا غَفَلْتُمْ اجْتَهَدُوْا
وَاَنْتُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ دِيَارُكُمْ لَكُمْ جَنَّةٌ وَقُبُوْرُكُمْ لَكُمْ جَنَّةٌ لِلْجَنَّةِ خُلِقْتُمْ وَفِي الْجَنَّةِ نَعِيْمُكُمْ
وَاِلَى الْجَنَّةِ تَصِيْرُوْنَ کافی وغیرہ مین جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا

اُن حضرت نے ایک مرد شیعہ سے کہ تم اہل رضا ہو خدا تم شیعون سے راضی ہوا اور ملائکہ
تمھارے برادران ایمانی ہین اور امور خیر مین شریک تمھارے اور مددگار ہین پس جسوقت
تم مصروف خیر ہو تو مشغول دعا ہوا اور جسوقت غافل ہو اُسوقت کوشش کر کے اپنے تئین
غفلت سے نکالو اور تم شیعہ ہمارے خیر البریہ یعنی بہترین خلائق ہو شہر تمھارے بمنزلہ
جنت کے ہین قبرین تمھاری بمنزلہ جنت کے ہین جنت ہی کے لیے تم خلق کیے گئے ہو
او رجنت مین تمھارے نعمات ہین رجوع تمھاری طرف جنت کے ہے وَعَنِ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اَنَّهُ قَالَ هُمْ شِيْعَتُنَا اَهْلَ الْبَيْتِ جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ لِاَنَّهُ بَلَّغَهُمْ اَقْصٰى مَا يَرْجُوْا
ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ فَاِنَّ الْخَشْيَةَ مِلَاكُ الْاَمْرِ وَالْبَاعِثُ عَلٰى كُلِّ خَيْرٍ اور حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا اُن حضرت نے کہ خیر البریہ سے مراد ہم اہل بیت
رسالت کے شیعہ ہین کہ جزا اُنکی نزدیک اپنے پروردگار کے جنات عدن یعنی باغہائے
جنت ہین اُن باغون مین نہرین جاری ہین کہ ہمیشہ ہمارے شیعہ جنت مین ساکن رہینگے
اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ بھی خدا سے راضی ہوے اس لیے کہ خدا نے اپنے فضل
و کرم سے اُنکو اُنکی غایت آرزوؤن اور امیدون کو پہونچایا جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے
کہ یہ ثواب واسطے اُس شخص کے ہے جو خوف کرے اپنے پروردگار سے اس لیے کہ خوف
خدا اصل چیز ہے اور باعث ہوتی ہے ہر خیر و خوبی کی آور فضائل و مراتب شیعون کے
بہت ہین منجملہ اُنکے منقول ہے کہ اہل جنت بقدرت خدا جوان ہونگے اگرچہ ... سے پیر
ہو کے رحلت کی ہو اور حسن و جمال شیعون کا دیکھ کر منافقین تمنا کرینگے کاشکہ ہم شیعۂ
ابو ترابی ہوتے تاکہ یہ مراتب و مدارج جو وہ رکھتے ہین ہم بھی رکھتے اب مقام شکر ہے کہ
یہ مرتبہ شیعیان اور دوستداران حضرات ائمہ ہدی کو اُن حضرت کے طفیل و برکت او رعلو
درجات سے حاصل ہے کہ خدا نے شیعون کو اُس گروہ سے خلق کیا ہے جو خیر البریہ ہے یعنی

تمامی امتون کے مومنین سے بہتر ہین اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے جناب امام جعفر صادق
علیہ السلام سے روایت کی ہی فرمایا اُن حضرت نے جو شخص معراج نبی اور قبر مین سوال
نکیرین سے اور بہشت و دوزخ سے انکار کرے وہ ہمارے شیعون مین سے نہین ہی اور
جناب امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا جو شخص معراج جناب رسولؐ خدا کا ایمان نہ لاوے
اسنے اُن حضرت کی تکذیب کی اور ایک حدیث مین وارد ہی فرمایا ہمارا شیعہ اور مومن وہ
شخص ہی جو جناب رسولؐ خدا کی معراج اور شفاعت اور قبر مین سوال نکیرین کا اور بہشت
و دوزخ اور صراط و میزان اور حساب اعمال و روز قیامت زندہ ہونے کا ایمان لاوے
پس حضرات ظاہر ہی کہ جو ان چیزون کا مقر نہ ہو وہ شیعہ اور مومن نہین ہی نہ وہ آخرت
مین نجات پائیگا اور منقول ہی کہ ایک دن جناب امیر المومنین علیہ السلام روے انور
چھپائے ہوے تشریف فرما ہوے اور سعد بن معاذ نے پہچانکر سلام کیا اور مصافحہ
کیا اور ہاتھون کو بوسہ دیا اُسوقت مجمع اصحاب سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نے فرمایا ای بندگان خدا اہل فضل کی فضیلت کو اہل فضل ہی پہچانا کرتے ہین بعد اسکے
سعد بن معاذ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا ای سعد تم کو بشارت ہو خدا تمھارا خاتمہ شہادت
پر کریگا اور تمھارے سبب سے ایک جماعت کفار دوزخ مین جائیگی اور تمھارے مرنے
سے عرش حرکت مین آئیگا اور تمھاری شفاعت سے اسقدر محب و موالی داخل جنت
ہونگے جنکی تعداد بنی کلیب کے جانورات کے برابر ہوگی اور فرمایا اُن حضرت نے جو
ولایت علی بن ابی طالب علیہ السلام کا منکر ہی وہ جنت کو آنکھ ہی سے نہ دیکھیگا اور
جو ولایت و امامت علیؑ بن ابی طالبؑ کا زبان و دل و عمل سے مقر ہی وہ دوزخ کو آنکھ ہی
سے نہ دیکھیگا اور امت رسولؐ مین تہتر فرقے ہین مگر اُن مین سے ایک ہی فرقہ ہی جس نے
شر کو ترک کیا اور خیر کو اختیار کیا ہی وہی ناجی ہی جو حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو
دوست رکھتا ہی اور اُنکا پیرو ہی اور اُنکے دشمنون سے بیزاری کرتا ہی جو باعث نجات

ابن امیہ بن عبد الشمس ۱۲ ق

آخرت کا ہی اور اُنکے روز سرور مین خوش و مسرور ہوتا ہی اور اُنکے
روز غم مین غمگین ہوتا ہی اور مجالس فضائل و مصائب بپا کرتا ہو جسمین ذکر و
یادگاری ہی آل رسولؐ کی جو مظلوم و مقتول ہوکر دنیا سے رحلت کر گئے ہین وَفِی الْخَبَرِ اَنَّ النَّبِیَّ
دَخَلَ یَوْمًا عَلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا رَاَیْتُكَ اَقْبَلْتَ عَلٰی مِثْلِ هٰذَا
الْاِقْبَالِ اور حدیث مین وارد ہی کہ ایک روز جناب رسولؐ خدا امیر المومنین علیؑ بن ابی طالبؑ
کے گھر مین داخل ہوے پس اُن حضرت نے عرض کیا آج جس طرح آپ شاد و فرحناک تشریف فرما
ہوے ہین اس طرح سے کبھی مین نے آپ کو تشریف لاتے نہین دیکھا ہی فَقَالَ جِئْتُ
لِاُبَشِّرَكَ اِعْلَمْ اَنَّ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ نَزَلَ عَلَیَّ جِبْرَئِیْلُ وَقَالَ لِیْ اَلْحَقُّ یُقْرِئُكَ السَّلَامُ وَ
یَقُوْلُ اَبْشِرْ عَلِیًّا وَشِیْعَتَهٗ اِنَّ الطَّائِعَ وَالْعَاصِیَ مِنْهُمْ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اُن حضرت
نے فرمایا یا علیؑ اسوقت مین تم کو بشارت دینے آیا ہون آگاہ ہو کہ ابھی جبرئیلؑ میرے پاس
آئے اور مجھ سے کہا کہ حق سبحانہ تعالی بعد تحفہ سلام کے فرماتا ہی ای حبیب ہمارے علیؑ اور
اُنکے شیعون کو بشارت دو تحقیق کہ ہر نیک و بد اُنکے شیعون سے اہل جنت سے ہی فَلَمَّا
سَمِعَ مَقَالَتَهٗ خَرَّ سَاجِدًا ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ اِلَی السَّمَاءِ وَقَالَ شَهِدَ اللّٰهُ عَلَیَّ اَنِّیْ وَهَبْتُ
نِصْفَ حَسَنَاتِیْ لِشِیْعَتِیْ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ شَهِدَ اللّٰهُ عَلَیَّ اَنِّیْ وَهَبْتُ لِشِیْعَةِ عَلِیٍّ عَلَیْهِ
السَّلَامُ نِصْفَ حَسَنَاتِیْ وَقَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ اَیْضًا مِثْلَهُمَا جب اُن
حضرت نے یہ خوشخبری سنی تو فورًا سجدۂ شکر بجالائے بعد اسکے دونون ہاتھ طرف آسمان
کے بلند کرکے فرمایا خدا شاہد ہی کہ مین نے اپنے نصف حسنات اپنے شیعون کو ہبہ
کیے یہ سنکر جناب سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا خدا شاہد ہی کہ مین نے
بھی اپنے نصف حسنات شیعیان علی بن ابی طالب علیہ السلام کو ہبہ کیے یہ سنکر
جناب حسنین علیہما السلام نے بھی مثل اپنے والدین کے اپنے اپنے نصف حسنات
شیعون کو ہبہ کیے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَكْرَمَ مِنِّیْ فَشَهِدَ اللّٰهُ

تمامی امتون کے مومنین سے بھی [illegible] فاوحی اللہ عزوجل الی رسولہ
[illegible] تو بیٹھکر یہ فیلکر جناب رسول خدا

علیہ وآلہ نے فرمایا ای آل عبا تم مجھ سے کریم تر نہین ہو خدا شاہد ہی مین نے بھی اپنے نصف حسنات شیعیان علیؑ کو ہبہ کیے اُسوقت دریاے رحمت الٰہی جوش مین آیا اور اپنے رسول کی طرف وحی کی کہ تم خمسۂ نجبا ہم سے زیادہ کریم وجواد نہین ہو تحقیق کہ ہم نے شیعیان ودوستداران علیؑ کو بخشدیا اور اُنکے گناہونکو بھی محو کیا اللہ اکبر کیا رحمت جناب باری ہی شیعیان علی مرتضی علیہ السلام پر جب خدا نے اُنکے گناہ بھی مٹا دیے اور بخشدیے اور پنجتن پاک نے اپنے اپنے نصف حسنات ہبہ فرمائے تو اب اُسکے عوض مین نعمتہاے جنت اور مراتب عالیہ جنت کا کیا اندازہ ہوسکتا ہی جو شیعون کو مرحمت ہوگا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم آل رسول پر ہمارے شیعون کا حق ہی کیونکہ وہ بسبب قبول کرنے ہماری ولایت ومحبت کے ہمارے اعداسے اذیت وتکلیف اور رنج والم اُٹھاتے ہین سبحان اللہ یہ مرتبہ ہی شیعیان ودوستداران حضرت امیر المومنین اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کا کہ معصوم فرمائین اُنکا ہم پر حق ہی علاوہ اس عطوفت کے دو امر بزرگ وسیلۂ اعظم نجات آخرت کے خاص شیعون کے حصہ مین ہین جیسا کہ شاعر کہتا ہے

دلا ہیچ دانی کہ در نشئتین
خلاص ونجاتت بہ مہر شود وشین
دو امر عظیم است قدرش بدان
ولاے علیؑ وبکا بر حسینؑ

مگر شیعہ ہونا شرط ہی جیسا کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو شخص امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے محبت رکھے اور آنحضرت کی متابعت کرے وہ شیعہ ہی اور منقول ہی کہ ایک شخص نے جناب امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت مین عرض کیا مین آپ کا شیعہ ہون آنحضرت نے فرمایا کیا تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے مانند ہوگیا ہی جنکے بارے مین خداوند عالم فرماتا ہی وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ جَآءَ